بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

لندن

فروری، مارچ ۲۰۲۰ء جمادی الثانی، رجب، شعبان، ہجری قمری ۱۴۴۱ تبلیغ، امان، ہجری شمسی ۱۳۹۸ شمارہ ۱

مَیں تھا غریب وبیکس وگمنام وبے ہنر کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’نہایت امن کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنی غرض کو صاف کرے اور خالصتاً رو بخدا ہو۔ اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو صاف کرے اور بڑھائے اور وجہ اللہ کی طرف دوڑے۔ وہی اس کا مقصود اور محبوب ہو اور تقویٰ پر قدم رکھ کر اعمال صالحہ بجا لاوے۔ پھر سنت اللہ اپنا کام کرے گی۔ اس کی نظر نتائج پر نہ ہو بلکہ نظر تو اسی ایک نقطہ پر ہو، اس حد تک پہنچنے کے لئے اگر یہ شرط ہو کہ وہاں پہنچ کر سب سے زیادہ سزا ملے گی تب بھی اسی کی طرف جاوے یعنی کوئی ثواب یا عذاب اس کی طرف جانے کا اصل مقصد نہ ہو، محض خدا تعالیٰ ہی اصل مقصد ہو۔ جب وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف آئے گا اور اس کا قرب حاصل ہوگا تو یہ وہ سب کچھ دیکھے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہ گزرا ہوگا اور کشوف اور خواب تو کچھ چیز ہی نہ ہوں گے۔ پس مَیں تو اس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اور یہی اصل غرض ہے‘‘۔

(الحکم جلد ۱۰ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

فہرست مضامین

صفحہ

مضمون	صفحہ
قال اللہ تعالیٰ ،قال الرسول ﷺ ،کلام الامام علیہ السلام	4
خلاصہ خطبات جمعہ ارشادفرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	5
پیشگوئی مصلح موعود	15
رمضان المبارک	20
مسجد دارالسلام کا افتتاح	28
سیرت النبیؐ	33
جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ	37
نرم زبان کا استعمال	43
ظاہری صفائی	45
حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ	48
محترم خواجہ رشیدالدین قمر صاحب	51
بچوں کی دنیا	52
گل دستہ	58

امیر جماعت برطانیہ
رفیق احمد حیات

مبلغ انچارج
عطاء المجیب راشد

نگران
منصور احمد شاہ

مدیر اعلیٰ
ولید احمد

ادارتی بورڈ
لطیف احمد شیخ ، مبارک صدیقی، رانا عبدالرزاق خاں

پروف ریڈنگ
محمد احمد عمر ، افضال ربانی، رانا عبدالرزاق خاں

ٹائپ سیٹنگ
لطیف احمد شیخ، سید حسن خان،

میگزین ڈیزائن
اظہر مانی

سرورق ڈیزائن
مرزا ندیم احمد

ایڈیٹر انگریزی
احمد بھنو ، ندیم وندرمین

سرورق ڈیزائن
تنویر کھوکھر

مینیجر - شیخ طاہر احمد

ترسیل
رفیق صالح ناصر، ابراہیم خان، ارسلان توقیر ملک، دانیال احمد صدیقی، مبشر شہزاد، عادل عرفان، وقار خالد، ولید احمد ، جلیس حامد، یاسر احمد، اویس احمد ،تصدق خان ، کامل محمود، عادل محمود ۔

قال اللہ تعالیٰ

قال اللہ تعالیٰ

فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْالِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ

پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

(سورۃالبقرۃ آیت ۱۵۳ ترجمہ از حضرت خلیفتہ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

قال الرسول ﷺ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ فِی الطَّرِیْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ فَاَخَّرَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فغفَرَ لَہٗ.

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی پائی۔ اس نے اس کو ہٹا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کو بصورت شکریہ قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

(حدیقۃ الصالحین ایڈیشن ۲۰۱۵ء صفحہ ۴۲/۴۳)

کلام الامام علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں۔ ان کا خیال کر کے اس کا شکریہ کرے اور غور کرے کہ اتنے قویٰ اس کو کس نے عطا کئے ہیں۔ انسان شکر کرے یا نہ کرے۔ یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن اگر فطرت سلیم رکھتا ہے اور سوچ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہوگا کہ کیا ظاہری اور کیا باطنی ہر قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔ چاہے تو ان کو شکر کی وجہ سے ترقی دے اور چاہے تو ناشکری کی وجہ سے ایک دم ضائع کر دے۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۲)

خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطباتِ جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

بدری صحابہ کرامؓ کی سیرت مبارکہ کا ایمان افروز تذکرہ

۲۶ر جولائی ۲۰۱۹ء بمطابق ۲۶ر وفا ۱۳۹۸ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج بھی میں بدری صحابہ کا ذکر ہی کروں گا۔ پہلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت مُظَہِّرؓ بن رَافِع۔ تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارثہ بن حارث سے تھا۔ غزوہ بدر، غزوہ اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ یحییٰ بن سہل بن اَبُو حَثْمَہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مُظَہِّرؓ بن رَافِع حارثی میرے والد کے پاس ملک شام سے چند طاقتور مزدور اپنے ساتھ لے کر آئے تا کہ وہ ان کی زمینوں میں کام کر سکیں۔ جب یہ خیبر میں پہنچے تو وہاں تین دن قیام کیا۔ وہاں یہود نے ان مزدوروں کو حضرت مُظَہِّر کے قتل پر اکسانا شروع کر دیا اور دو یا تین چھریاں مخفی طور پر انہیں دے دیں۔ جب حضرت مُظَہِّرؓ خیبر سے باہر نکلے اور ثبار نامی جگہ پر پہنچے جو خیبر سے چھ میل کے فاصلے پر واقعہ ہے تو ان لوگوں نے حضرت مُظَہِّرؓ پر حملہ کر دیا اور پیٹ چاک کر کے انہیں شہید کر دیا۔ شہادت کا واقعہ 20 ہجری میں پیش آیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت مالکؓ بن قُدَامَہ ہے۔ تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو غَنم سے تھا۔ غزوہ بدر غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت خُرَیمؓ بن فاتِک ہے۔ تعلق بنو اسد سے تھا۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں فوت ہوئے۔ پھر جن صحابی کا ذکر ہے حضرت مُعَمَّرؓ بن حارِث ان کا نام ہے۔ تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو جُمَح سے تھا۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں 23 ہجری میں ہوئی تھی۔ پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے ظُہَیرؓ بن رَافِع۔ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارِثہ بن حارِث سے تعلق رکھتے تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ، غزوہ بدر، احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عَمروؓ بن اِیَاس ہے۔ یمن سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوہ بدر اور اُحد میں شامل ہوئے۔ پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت مِدلج بن عَمروؓ ہے۔ تعلق قبیلہ بَنُو سُلَیم کے خاندان بَنُو حَجر سے تھا۔ غزوہ بدر، اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ وفات پچاس ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں ہوئی تھی۔ پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عبداللہؓ بن سُہَیل ہے۔ تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو عامِر بن لُؤَیّ سے تھا۔ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت یَزِیدؓ بن حارِث صحابی ہیں

جن کا اب ذکر ہوگا۔تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو اَحْمَر بن حَارِثَہ سے تھا۔غزوہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اوراسی جنگ میں شہادت کارتبہ حاصل کیا۔پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عُمَیرؓ بن حُمام ہے۔تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُوسَلَمَہ کے خاندان بَنُوحَرَام بن کَعب سے تھا۔یہ بدر کے دن شہید ہونے والوں میں شامل تھے۔اسلام میں انصار کی طرف سے سب سے پہلے شہید حضرت عُمَیرؓ بن حُمام ہیں۔حضرت حُمَیدؓ انصاری ایک صحابی تھے جن کا اب ذکر کروں گا۔حضرت زُبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی پتھریلی زمین کے ایک کاریزہ یعنی کھیتوں کو پانی دینے والی جو چھوٹی نالی ہوتی ہے اس کے متعلق ان کا ایک انصاری شخص سے جھگڑا ہو گیا جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ الاصابۃ، اسدالغابۃ اور صحیح بخاری کی شرح ارشادالساری میں یہ لکھا ہے کہ انصار کے جس شخص کی حضرت زبیرؓ سے تکرار ہوئی وہ حضرت حُمید انصاریؓ تھے جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔حضرت عَمروؓ بن مُعاذ بن نُعمان اَوسی ایک صحابی تھے۔اپنے بھائی حضرت سعدؓ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔غزوہ اُحد میں شہید ہوئے۔حضرت مسعودؓ بن رَبیعہ بن عمرو ایک صحابی ہیں۔تعلق قبیلہ قَارَہ سے تھا۔غزوہ بدر، اُحد، خندق اور اس کے علاوہ تمام دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔وفات تیس ہجری میں ہوئی۔اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور جو ان کی نیکیاں تھیں ہم بھی ان کو جاری رکھنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگلے جمعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ یہاں برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔اس کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لیے دعا کریں۔

جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہونے والے مہمانوں اور کارکنان کو قیمتی نصائح

۲؍اگست ۲۰۱۹ء بمطابق ۲؍ظہور ۱۳۹۸ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔آلٹن

حضور انور نے تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آج پھر جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔گذشتہ ماہ جرمنی،کینیڈا،امریکہ کا جلسہ سالانہ ہوا۔دنیا کے بہت سارے ممالک میں جلسے ہوئے اور بڑی شان سے ہم ہر جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے وعدے پورے ہوتے دیکھتے ہیں۔ تاہم یوکے کے جلسہ سالانہ کی اپنی ایک حیثیت اس لحاظ سے بن چکی ہے کہ دنیا کی نظر خاص طور پر اس طرف رہتی ہے، اپنوں کی بھی، غیروں کی بھی اور ہر ایک لحاظ سے اس جلسے کو بین الاقوامی جلسے کی حیثیت دی جانے لگی ہے۔اب جرمنی کا جلسہ بھی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔بہت سے ملکوں کی وہاں بھی نمائندگی تھی

اور حاضری کے لحاظ سے بھی شاید جرمنی کے جلسے کی حاضری یہاں سے زیادہ ہو، لیکن پھر بھی مرکزی جلسہ یوکے کا ہی ہے اور یہاں شمولیت کی باہر کے لوگوں کی کوشش زیادہ ہوتی ہے کیونکہ خلافت کا مرکز یہاں ہے۔اس لحاظ سے یہاں جلسے کے کارکنان کی ذمہ داری بھی بہت بڑھ جاتی ہے اور پھر یہاں حدیقۃ المھدی میں جو یہ عارضی شہر بنایا گیا ہے اس کے انتظامات بھی خاص توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے میں رہنے والے احمدی بوڑھے، جوان، بچے، عورتیں، لڑکیاں گذشتہ 35 سال سے جب سے کہ خلافت کا مرکز یہاں منتقل ہوا اور جلسوں کا انعقاد خلیفہ وقت کی موجودگی میں ہوا جلسے کے انتظامات کر رہے ہیں اور ڈیوٹیاں بڑی خوش دلی سے دے رہے ہیں۔اپنی اپنی جگہ پر ہر شعبہ ہی بڑا اہم ہے۔ان تمام شعبوں میں کام کرنے کے لئے ہزاروں کارکنان، کارکنات کو کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔میں ہمیشہ کارکنوں کو کہا کرتا ہوں کہ جس شوق اور جذبے سے آپ نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔آپ کا کام ہے کہ اس جذبے کو آخر وقت تک قائم رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والوں کو جن تین باتوں کے کرنے کا فرمایا ہے وہ سب ایسی ہیں جو ایک دوسرے کے حقوق سے، معاشرے کو پُر امن بنانے سے تعلق رکھتی ہیں۔پہلی بات یہ کہ اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔فضول قسم کی باتیں کر کے بدامنی پیدا نہ کرو۔آپس میں رنجشیں پیدا نہ کرو۔ایک مومن لغو اور بیہودہ باتیں نہیں کرتا۔دوسرے یہ کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرو کہ پڑوسی کا بہت بڑا حق ہوتا ہے کہ اس کی عزت کی جائے اور اس کا خیال رکھا جائے۔یہاں جو اس جلسے میں شامل ہونے والے ہیں، آنے والے مہمان بھی، کام کرنے والے بھی اور مہمانوں کے لیے جو کارکنان کام کر رہے ہیں وہ بھی سب ایک دوسرے کے پڑوسی بھی ہیں۔پس اس لحاظ سے مہمانوں کو بھی کام کرنے والوں کی عزت اور احترام کرنا چاہیے اور کارکنوں کو بھی مہمانوں کی عزت اور احترام کرنا چاہیے۔اور تیسری بات یہ بتائی کہ اپنے مہمان کا احترام کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسے کے دوران اپنے دائیں بائیں نظر رکھیں۔اسی طرح چلتے پھرتے ہوئے بھی اپنے ماحول پہ نظر رکھیں۔سیکیورٹی کے حوالے سے انتظامیہ جو بھی ہدایت دے اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جلسے کی کامیابی اور اپنے جلسے میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے اور ہر شریر کی شرارت سے بچنے کے لیے مستقل دعا کرتے رہیں۔جماعت کی ترقی حاسدوں کو حسد میں بڑھاتی چلی جا رہی ہے۔اس لئے دعاؤں کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ان دنوں میں پاکستان میں بھی احمدیوں کے حالات کے متعلق دعا کریں۔وہاں بھی لگتا ہے کہ حالات دوبارہ مخالفت کی طرف جا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی امن کی زندگی عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔مخالفین کے نئے یا پرانے منصوبوں کو ناکام و نامراد کر دے۔

حضور انور نے آخر میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی ایک نئی سمارٹ ٹی وی ایپ کا نماز جمعہ کے بعد افتتاح کے اعلان کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ سب کو اس سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ سالانہ یوکے میں خدمات دینے والے کارکنان کا شکریہ اور مہمانوں کے تاثرات

۹؍اگست ۲۰۱۹ء بمطابق ۹؍ظہور ۱۳۹۸ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔مورڈن لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گذشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کا سہ روزہ جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچا تھا۔اللہ تعالیٰ کی اَن گنت برکات ان جلسوں کے ساتھ منسلک ہیں جن کے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حامل بنتے ہیں۔میں تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں جو کسی بھی شعبے سے منسلک تھے۔معاون سے لے کر افسر تک، عورت، مرد، بچے، جوان، بوڑھے ہر ایک بے نفس ہو کر اپنی ڈیوٹیاں اور

فرائض سرانجام دے رہا تھا اور غیر مہمانوں کے سامنے اپنے عمل سے اسلام کی حقیقی تصویر یہ لوگ پیش کر رہے تھے۔ خاص طور پر معاونین شکریے کے مستحق ہیں کہ جو ایک بڑی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور اصل کام تو ان معاونین کا ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ جلسے کے کارکنان کے علاوہ مستقل مرکزی دفاتر کے کارکنان ہیں۔ ایم ٹی اے کے کارکنان ہیں۔ اس میں یوکے کے رہنے والے والنٹیئر بھی ہیں اور دوسرے ممالک سے بھی آئے۔ بعض ڈاکیومنٹریز پیش کی گئیں ان کی تیاری کے لئے کام کرنے والے اور کچھ وہاں سٹوڈیو میں پروگرام ہوئے ان میں کام کرنے والے۔ غرض کہ ہر شعبہ جلسے کے دنوں میں اپنا بڑا فعال کردار ادا کرتا ہے۔ پھر ریویو آف ریلیجنز کی نمائش ہوتی ہے اس کا بڑا اثر ہوتا ہے اور آرکائیو کی نمائش ہے۔ مخزنِ تصاویر ہے۔ تو یہ سب شعبے جو کام کر رہے ہیں اور تمام کارکنان جنہوں نے جلسے سے پہلے کام کیا ہے یا بعد میں، سب اپنا ایک اہم کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ لوگ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔

حضور انور نے جلسہ میں شامل بعض مہمانوں کے تاثرات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمارے مرکزی پریس اینڈ میڈیا آفس کی رپورٹ کے مطابق اس وقت تک کل ایک سو تراسی (183) میڈیا رپورٹس نشر ہو چکی ہیں۔ اس رپورٹ کے ذریعہ ایک سو تہتر ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ میڈیا جس نے کوریج دی ہے وہ بی بی سی ریڈیو فور، بی بی سی ورلڈ سروس، بی بی سی ایشین نیٹ ورک، ٹیلیگراف (ڈچ نیشنل نیوز پیپر)، سکائی نیوز، آئی ٹی وی، ایکسپریس ہے۔ ہفنگٹن پوسٹ ہے، پریس ایسوسی ایشن (نیوز ایجنسی)، ای ایف ای (سپینش نیوز ایجنسی)، یاہو نیوز، اور یوکے، برازیل، ہالینڈ، سپین، ارجنٹینا، پانامہ، کولمبیا، چلی، پیرو، وینزویلا، کیمرون، نائیجیریا، بیلجیئم، گھانا، اٹلی وغیرہ کافی ملکوں میں یہ ساری کوریج ہوئی ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ انیس (19) چینلز پر الحمد للہ یہ کوریج ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے لوگوں کی، افراد جماعت کی جلسے میں شمولیت کے علاوہ غیروں کے بھی بہت سارے تاثرات ہیں جنہوں نے جلسے کے دنوں میں یہ پروگرام دیکھے اور بڑے متاثر ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جلسے میں شامل ہونے والے احمدیوں کے لئے بھی یہ جلسہ سالانہ ان کے ایمان میں ترقی کا باعث بنائے۔ اور جو باتیں انہوں نے سنی اور سیکھیں ان کو ہمیشہ اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں۔ اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ پریس اور میڈیا کے ذریعہ جو خبریں دنیا کو پہنچی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کرے کہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والی ہوں اور ان کے لئے احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرنے کا باعث بنائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی وفات پر فرمایا کہ یہ 30 جولائی 2019ء کو ربوہ میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ انا لِلّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مجیب الرحمٰن صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور ان کے والد محترم مولانا ظل الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ تھے۔ بے شمار ان کی خدمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے تمام جماعتی کام جو ان کے سپرد کئے جاتے تھے وہ وقف کی روح سے کرنے کی کوشش کی اور اس کا خوب حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ حضور انور نے بعد نماز جمعہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

بدری صحابہ حضرت قتادہؓ بن نعمان انصاری
اور حضرت عبد اللہؓ بن مظعون کی سیرت کا تذکرہ

۱۶؍ اگست ۲۰۱۹ء بمطابق ۱۶؍ ظہور ۱۳۹۸ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج میں بدری صحابہ کا ذکر کروں گا جو گذشتہ کافی عرصے سے چل رہا ہے۔ پہلا ذکر حضرت قتادہؓ بن نعمان انصاری کا ہے۔ تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوظفر سے تھا۔ غزوہ بدر، احد،

خندق اور بعد کے دیگر تمام غزوات میں شمولیت کی توفیق ملی۔ غزوہ احد کے روز حضرت قتادہؓ کی آنکھ پر تیر لگا جس سے ان کی آنکھ کا ڈیلا بہ کر باہر آ گیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! یہ تیر لگا ہے تو میرا ڈیلا باہر آ گیا ہے اور بات یہ ہے کہ میں اپنی بیوی سے بڑی محبت کرتا ہوں۔ اگر اس نے میری آنکھ کو اس طرح دیکھا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھ سے نفرت نہ کرنے لگے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈیلے کو اپنے ہاتھ سے واپس رکھ دیا اور صحیح جگہ پر قائم ہو گیا اور بینائی لوٹ آئی۔ اور بڑھاپے میں بھی دونوں آنکھوں میں سے یہ والی آنکھ زیادہ قوی اور زیادہ صحیح تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آنکھ میں اپنا لعاب لگایا تھا اس کے نتیجے میں وہ دونوں میں سے حسین تر ہو گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہؓ بن نعمان نے ایک مرتبہ سورہ اخلاص ہی پر ساری رات گزار دی۔ ساری رات سورۃ اخلاص پڑھتے رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اس کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! سورۃ اخلاص نصف یا تہائی قرآن کے برابر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے بیان کیا کہ میں نے ایک مرتبہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے عرض کیا کہ ہم اللہ کی کتاب میں جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی کا ذکر پاتے ہیں کہ مومن بندہ جو نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کچھ مانگ رہا ہو وہ اس گھڑی کو نہیں پاتا مگر اللہ اس کی وہ حاجت پوری کر دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''یا گھڑی کا کچھ حصہ یا ایک تھوڑا سا وقت ہے''۔ میں نے عرض کیا کہ جی یا ''گھڑی کا کچھ حصہ''۔ پھر میں نے عرض کیا کہ وہ کون سی گھڑی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دن کی آخری گھڑیوں میں سے ہے۔ یعنی دن ڈھلنے کے قریب ہے۔ میں نے کہا وہ نماز کی گھڑی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ مومن بندہ جب نماز پڑھ لے اور بیٹھ جائے اور صرف نماز ہی اسے روکے ہوئے ہو تو وہ نماز میں ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ جمعہ اور رمضان کو آپس میں ایک مشابہت حاصل ہے اور وہ یہ کہ جمعہ بھی قبولیتِ دعا کا دن ہے اور رمضان بھی قبولیتِ دعا کا مہینہ ہے۔ جمعہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کے لئے مسجد میں آ جائے اور خاموش بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں لگا رہے، امام کا انتظار کرے اور بعد میں اطمینان کے ساتھ خطبہ سنے اور نماز باجماعت میں شامل ہو تو اس کے لئے خاص طور پر خدا تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں اور پھر ایک گھڑی جمعے کے دن ایسی بھی آتی ہے کہ جس میں انسان جو دعا بھی کرے قبول ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے جن صحابی کا ذکر میں اس وقت کروں گا ان کا نام عبداللہؓ بن مظعون ہے۔ تعلق قریش کے قبیلہ بنو جمح سے تھا۔ حضرت عبداللہؓ بن مظعون غزوہ بدر کے علاوہ غزوہ احد اور خندق اور دیگر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہؓ بن مظعون نے حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں 30 ہجری میں بعمر ساٹھ سال وفات پائی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔

بدری صحابہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا ذکر

۲۳ / اگست ۲۰۱۹ء بمطابق ۲۳ / ظہور ۱۳۹۸ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت المبارک۔ اسلام آباد (ٹلفورڈ سَرے) یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ بدری صحابہ کے ذکر میں آج میں جن صحابی کا ذکر کروں گا ان

کا نام ہے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔تعلق قبیلہ بنو عجلان بن حارثہ سے تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصمؓ بن عدی کو قبا اور مدینہ کے بالائی حصہ ’’عالیہ‘‘ پر امیر مقرر فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم ؓ کو واپس بھجوایا لیکن آپ ؓ کو اصحابِ بدر میں شمار کیا اوران کے لئے اموالِ غنیمت میں سے بھی حصہ مقرر فرمایا۔حضرت عاصم ؓ غزوہ احد اور غزوہ خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔45ہجری میں حضرت معاویہؓ کے دورِحکومت میں مدینے میں وفات پائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ دہلی کے سفر پر گئے تو دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا بڑی خوبصورت مسجد ہے لیکن فرمایا کہ ’’مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔‘‘ اس زمانے میں بہت ساری مساجد تھیں، ویران تھیں۔ ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔‘‘ آپؐ نے فرمایا’’ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی‘‘ شروع میں ’’اور بارش کے وقت (مسجد کی) چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔‘‘ فرمایا کہ ’’مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیا داروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے۔‘‘ آپؑ نے فرمایا کہ مسجدوں کے واسطے یہ حکم ہے ’’کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔‘‘ پس یہ ہے مسجد کی اصل حقیقت۔آج کل مسلمانوں کے ایک طبقے کا مسجدوں کی آبادی کی طرف بھی رجحان ہوا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ رجحان بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد ہوا ہے۔آج کل خاص طور پر پاکستان وغیرہ میں ان کی آبادی کی طرف بھی بعض لوگوں نے توجہ کی ہے لیکن یہ تقویٰ سے خالی مسجدیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عمروؓ بن عوف ہے۔ان کی ولادت مکہ میں ہوئی اور ابن سعد کے مطابق یہ یمن سے تھے۔غزوہ بدر، احد، خندق اور اس کے علاوہ دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت معنؓ بن عدی ہے۔۔بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے۔غزوہ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شامل ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عُروہؓ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو لوگ آپؐ پر روئے اور انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم یہ چاہتے تھے کہ آپؐ سے پہلے مرجاتے۔ہمیں اندیشہ تھا کہ آپؐ کے بعد فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔ حضرت معنؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں چاہتا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مر جاتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ میں جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسی طرح تصدیق نہ کرلوں جیسا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی تھی۔جس طرح میں نے آپؐ کو نبی مانا تھا اسی طرح وفات کے بعد بھی اس بات کی تصدیق نہ کرلوں کہ خلافت راشدہ کا وہی نظام جس کی پیش گوئی آپؐ نے فرمائی تھی وہ جاری ہو چکا ہے اور اسی کو جاری رکھنا ہے اور منافقین اور مرتدین کے جال میں نہیں آنا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معنؓ کا حضرت زیدؓ بن خطّاب کے ساتھ عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ان دونوں اصحاب نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں جنگِ یمامہ میں 12 ہجری میں شہادت پائی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو بھی نبوت کے مقام کو پہچاننے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا تعلق پیدا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

بدری اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا ذکر

۳۰ راگست ۲۰۱۹ء بمطابق ۳۰ ظہور ۱۳۹۸ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ بدری صحابہ کے ذکر میں آج میں جن صحابی کا پہلے ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عُتبہؓ بن مسعودھُذَلی۔ آپؓ قبیلہ بنوھُذیل سے تھے۔ حضرت عُتبہؓ بن مسعود اصحاب صُفّہ میں سے تھے۔ صفہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مختلف تواریخ سے تفصیل لے کر لکھا ہے۔ لکھتے ہیں کہ مسجد کے ایک گوشے میں ایک چھت دار چبوترہ بنایا گیا تھا جسے صُفّہ کہتے تھے۔ یہ ان غریب مہاجرین کے لئے تھا جو بے گھر بار تھے۔ ان کا کوئی گھر نہیں تھا۔ یہ لوگ یہیں رہتے تھے اور 'اصحاب الصفہ' کہلاتے تھے۔ ان کا کام گویا دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنا، عبادت کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا تھا۔ ان لوگوں کا کوئی مستقل ذریعہ معاش نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی خبر گیری فرماتے تھے۔ عربی زبان میں چبوترے کو صفہ کہتے ہیں اور اسی بنا پر ان بزرگوں کو اصحابِ صفہ کہا جاتا ہے۔ ان میں سے کسی کے پاس چادر اور تہ بند دونوں چیزیں کبھی ایک ساتھ جمع نہ ہو سکیں۔ چادر کو گلے سے اس طرح باندھ لیتے تھے کہ رانوں تک لٹک آتی تھی، کپڑے پورے نہیں ہوتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی بزرگوں میں سے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے ستر اشخاص کو دیکھا کہ ان کے کپڑے ان کی رانوں تک بھی نہیں پہنچتے تھے، جسم پہ کپڑا لپیٹتے تھے تو وہ گھٹنوں سے اوپر مشکل سے پہنچتا تھا۔ مختلف روایتوں کے مطابق اہل صفہ کی تعداد مختلف وقتوں میں مختلف رہی تھی۔ کم سے کم بارہ افراد اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ یہاں تک کہ تین سو افراد ایک وقت مقام صفہ میں مقیم رہے تھے بلکہ ایک روایت میں ان کی کل تعداد چھ سو صحابہ کرام بتائی گئی ہے۔ بعد میں انہی اصحاب میں سے بہت سے بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز ہوئے یعنی اصحابِ صفہ جو تھے یہ نہیں کہ بعد میں وہیں بیٹھے رہے بلکہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہام ہوا تھا جس میں اصحابِ صفہ کا ذکر ہے۔ عربی الہام تھا کہ ''اَصحَابُ الصُّفَّةِ وَمَا اَدرٰکَ مَا اَصحَابُ الصُّفَّةِ تَرٰی اَعیُنَهُم تَفِیضُ مِنَ الدَّمعِ. یُصَلُّونَ عَلَیکَ. رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعنَا مُنَادِیًا یُّنَادِی لِلاِیمَانِ وَ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُّنِیرًا۔ صفہ کے رہنے والے اور تُو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تُو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ یہ جو اصحابِ صفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گزرے ہیں، بڑی شان والے لوگ تھے اور بڑے مضبوط ایمان والے لوگ تھے اور انہوں نے جو اخلاص و وفا کا نمونہ دکھایا ہے وہ ایک مثال ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا ہے کہ تمہیں بھی میں بعض ایسے لوگ عطا کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ صحیح بخاری میں حضرت عُتبہؓ بن مسعود کا ذکر ان صحابہ کرام کی فہرست میں کیا گیا ہے جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت عُتبہؓ بن مسعود کی حضرت عمرؓ بن خطاب کے دورِ خلافت میں 23 ہجری میں مدینے میں وفات ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عُبادہؓ بن صامِت ہے۔ یہ انصاری تھے۔ بیعتِ عَقَبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک تھے۔ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوعوف بن خزرج کے سردار تھے۔ غزوہ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں شریک تھے۔ 34 ہجری میں رَملہ فلسطین میں فوت ہوئے۔ حضرت عبادہؓ کے حوالے سے اَور روایتیں ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ خطبے میں بیان ہوں گی۔

حضور انور نے آخر میں مکرم طاہر عارف صاحب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی 26 اگست کو کینسر سے وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ بعد

ازاں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ حاضر پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

بدری صحابی حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا ذکر

۶ ستمبر ۲۰۱۹ء بمطابق ۶ تبوک ۱۳۹۸ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت المبارک۔ اسلام آباد (ٹلفورڈ سرے) یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گذشتہ خطبے میں حضرت عُبادہؓ بن صامت کا ذکر مکمل نہیں ہوا تھا۔ حضرت عُبادہؓ بن صامت سے حدیثوں کی بہت ساری دوسری روایات بھی مروی ہیں۔ ایک روایت ہے کہ حضرت عُبادہؓ بن صامت نے بیان کیا کہ میں نے اہلِ صفہ میں سے کچھ لوگوں کو قرآن پڑھایا اور لکھنا سکھایا تو ان میں سے ایک شخص نے میرے پاس ہدیہ میں کمان بھیجی۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ کوئی مال تو ہے نہیں، کوئی ایسی نقد چیز تو ہے نہیں، سونا چاندی تو ہے نہیں، نہ کوئی کرنسی ہے اور میں اس سے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا۔ ایک کمان ہی ہے ناں، میرے کام آئے گی۔ اگر کبھی جہاد کا موقع ملا تو تیر اندازی کے کام آئے گی۔ اللہ کے رستے میں استعمال ہونی ہے۔ بہر حال کہتے ہیں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم آگ کا طوق پہننا پسند کرتے ہو تو اسے قبول کرلو۔ یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ آگ کا ایک طوق تمہارے گلے میں پہنایا جائے تو ٹھیک ہے لے لو۔ گویا کمان قرآن پڑھانے کی اجرت کے طور پر تھی جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا۔ پس وہ لوگ جو انفرادی طور پر قرآن کریم پڑھانے کو ذریعہ آمد بنا لیتے ہیں ان کے لئے بھی اس میں رہنمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت راشدؓ بن حُبَیش سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عُبادہؓ بن صامت کی عیادت کے لئے ان کے ہاں تشریف لائے جب کہ وہ بیمار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون لوگ ہیں؟ تو لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت عُبادہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے سوال کیا ہے کہ شہید کون لوگ ہیں؟ تو جو بہادری اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنے والا اور ثواب کی نیت رکھنے والا ہو وہ شہید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر صرف اتنا ہی ہے تو اس طرح تو پھر میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ کے راستے میں قتل ہو جانا شہادت ہے۔ طاعون کی وجہ سے مر جانا بھی شہادت ہے۔ ایک وبا جو پھیلی ہے اس میں اگر مومن بھی کسی وجہ سے لپیٹ میں آ جاتے ہیں اور وہ اچھے مومن ہیں تو وہ ایسی صورت میں شہادت ہے۔ پھر پانی میں غرق ہو جانا بھی شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنا بھی شہادت ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت کو اس کا بچہ اپنے ہاتھ سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔ یعنی ایسی عورت جو بچے کی پیدائش کے وقت خون بہنے کی وجہ سے مر جاتی ہے یا نفاس کی حالت میں جو چالیس دن تک رہتی ہے اس عرصے میں بھی بچے کی پیدائش کی وجہ سے اور اسی حالت میں کمزوری کی وجہ سے فوت ہو جاتی ہے تو فرمایا کہ اسے بھی اس کا بچہ کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔ یعنی بچہ اس کو جنت میں لے جانے کا باعث بن جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طاعون ایک نشان کی صورت میں بتایا گیا تھا۔ اس کے لئے اب یہ نشانی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو ماننے والے، صحیح ایمان لانے والے ہیں ان کے اوپر اس کا حملہ نہیں ہوگا۔ لیکن عمومی طور پر اگر وبا پھیلی ہوئی ہے اور ایک مومن ہے اور کامل مومن ہے وہ اگر اس وجہ سے مرتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شہید ہے۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرمائے جنہوں نے ہمیں بعض ایسی باتیں پہنچائیں جو ہمارے لئے روحانی علم کے علاوہ عملی زندگی گزارنے کے لئے بھی ضروری تھیں۔

حضور انور نے آخر میں مکرم سعید سوقیہ صاحب سیریا، مکرم الطیب العبیدی صاحب تیونس اور مکرمہ محترمہ امۃ الشکور صاحبہ جو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور بعد نماز جمعہ مرحومین کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی وجہ سے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کرنے کا اعلان بھی فرمایا۔

اجتماع انصاراللہ میں انصار کو نصائح
نیز بدری اصحاب نبوی ؐ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۱۳؍ستمبر ۲۰۱۹ء بمطابق ۱۳؍تبوک ۱۳۹۸ ہجری شمسی
بمقام کنٹری مارکیٹ۔ہیمپشائر یوکے

حضور انور نے تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ بدری صحابہ کے بیان کا جو سلسلہ میں نے شروع کیا ہوا ہے وہی آج بھی بیان کروں گا لیکن اس سے پہلے انصاراللہ کو اجتماع کے حوالے سے یہ بھی بتادوں کہ وہ صحابہ جن میں انصار بھی تھے اور مہاجر بھی تھے انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کیں اور نہ صرف قربانیوں کے بلکہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے اور اخلاص و وفا کے عجیب نمونے دکھائے۔آپ میں سے اکثر جو اس وقت یہاں موجود ہیں،جو انصاراللہ کی عمر کے ہیں؛وہ انصار بھی ہیں اور مہاجر بھی ہیں۔وہ اس لحاظ سے اپنے جائزے لیتے رہیں کہ ہمارے سامنے جو نمونے پیش کئے گئے تھے ان پر ہم کس حد تک چلنے والے اور عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلا جو بیان ہے وہ حضرت نُعیمان بن عَمروؓ کا ہے۔بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر انصار کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔غزوہ بدر،احد،خندق اور باقی تمام غزوات میں شریک رہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نُعیمان کے لئے سوائے خیر کے کچھ نہ کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔حضرت نُعیمانؓ کی وفات حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں 60 ہجری میں ہوئی تھی۔دوسرا ذکر جو آج ہوگا وہ حضرت خُبیبؓ بن اِساف کا ہے۔تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو جُشَم سے تھا۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت خُبیبؓ نے ان کی بیوہ یعنی حضرت ابوبکرؓ کی بیوہ حَبِیبَہ بنتِ خارجہ سے شادی کی تھی۔غزوہ بدر کے علاوہ غزوہ احد،غزوہ خندق اور دیگر غزوات میں شامل ہوئے۔ایک روایت کے مطابق خُبیبؓ کا مدینے میں پڑاؤ تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے روانہ ہوگئے۔تب یہ راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور اسلام قبول کیا۔خُبیب بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا حضرت خُبیبؓ کو غزوہ بدر کے روز ایک زخم پہنچا تھا جس سے ان کی پسلی ٹوٹ گئی۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اسے اس کی معین جگہ پر کر کے اس کو صحیح اور درست کر دیا جس کے نتیجے میں حضرت خُبیبؓ چلنے لگے۔ایک دوسری روایت میں یہ ذکر ہے کہ حضرت خُبیبؓ نے بیان کیا کہ ایک جنگ کے موقع پر میرے کندھے پر ایک بہت گہرا زخم لگا جو میرے پیٹ تک پہنچ گیا اور اس کے نتیجے میں میرا ہاتھ لٹک گیا۔پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اپنا لعابِ مبارک لگایا اور اسے ساتھ جوڑ دیا جس کے نتیجے میں وہ بالکل صحیح ہو گیا اور میرا زخم بھی ٹھیک ہو گیا۔وفات کے متعلق ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ حضرت خُبیبؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی تھی جبکہ دوسرے قول کے مطابق ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی تھی۔بہرحال اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضور انور نے آخر میں محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد سرور صاحب ربوہ جو 24 اگست کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں کی وفات پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے خاص طور پر یہ بیٹے (محمد ذکریا صاحب) جو لائبیریا میں مبلغ سلسلہ ہیں اور وفات کے وقت اپنی والدہ کو مل نہیں سکے۔اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو ان کی والدہ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ان کی والدہ کے درجات بلند فرمائے۔پھر

فرمایا کہ محترم محمد شمشیر خان صاحب جو نانڈی فجی کے صدر جماعت تھے۔ ان کی بھی 5 ستمبر کو وفات ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر فرمایا کہ مکرمہ فاطمہ محمد مصطفیٰ صاحبہ کردستان حال ناروے کا۔ ان کی وفات 13 جون کو ہوئی تھی لیکن کوائف تھوڑے لیٹ پہنچے ہیں اس لئے دیر سے جنازہ پڑھایا جا رہا ہے۔ 88 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ انہوں نے 2014ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے۔ ان کی بیٹی کے بھی ایمان کو مضبوط رکھے اور ان کے بچوں کو بھی اور باقی جو بچے ابھی احمدی نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ ان کے بھی دل کھولے اور ان کی دعائیں ان کے حق میں قبول ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

(سورة البقرة: 44)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو
اور زکوٰۃ ادا کرو
اور جھکنے والوں کے ساتھ
جھک جاؤ

بیویوں کے حقوق ادا نہ کرنا ظلم اور زیادتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بعض ایسی فطرت کے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ بیویوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے ان پر ظلم اور زیادتی کر رہے ہوتے ہیں، گھر کے خرچ میں باوجود کشائش ہونے کے تنگی دے رہے ہوتے ہیں، بیویوں کے حق مہر ادا نہیں کر رہے ہوتے، حالانکہ نکاح کے وقت بڑے فخر سے کھڑے ہو کر سب کے سامنے یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہاں ہمیں اس حق مہر پر نکاح بالکل منظور ہے۔ اب پتہ نہیں ایسے لوگ دنیا دکھاوے کی خاطر حق مہر منظور کرتے ہیں کہ یا دل میں یہ نیت پہلے ہی ہوتی ہے کہ جو بھی حق مہر رکھوایا جا رہا ہے لکھوا لو کونسا دینا ہے، تو ایسے لوگوں کو یہ حدیث سامنے رکھنی چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اس نیت سے حق مہر رکھواتے ہیں ایسے لوگ زانی ہوتے ہیں۔ اللہ رحم کرے اگر ایک فیصد سے کم بھی ہم میں سے ایسے لوگ ہوں، ہزار میں سے بھی ایک ہوں تو تب بھی ہمیں فکر کرنی چاہئے، کیونکہ پرانے احمدیوں کی تربیت کے معیار اعلیٰ ہوں گے تو نئے آنے والوں کی تربیت بھی صحیح طرح ہو سکے گی۔ اس لئے بہت گہرائی میں جا کر ان باتوں کو خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27 فروری 2004
الفضل ربوہ 11 مئی 2004 ص 2)

پیشگوئی مصلح موعود

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں سورہ الصّف میں فرماتا ہے،

ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ
الصف ﴿۱۰﴾

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبے) پر کلیتہً غالب کردے خواہ مشرک برا منائیں

ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ
الجمعہ ﴿۳﴾

وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ
الجمعہ ﴿۴﴾

ترجمہ: وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

سورہ صف کی مذکورہ بالا آیات جو کہ کم و بیش انہیں الفاظ میں سورہ الفتح میں بھی آئی ہیں۔ یعنی جو ہدایت اور دین حق اللہ نے نازل کیا آنحضرت ﷺ پر اسے دین کے ہر شعبے پر غالب ہونا ہے۔ لیکن سورہ صف کے بعد اگلی سورہ جو سورہ جمعہ ہے، جو کئی لحاظ سے نہ صرف آخری زمانے اور آخرین سے تعلق رکھتی ہے بلکہ قرآنی مضامین کی ترتیب کے لحاظ سے بھی اسلام کے ہر پہلو کے ساتھ غلبے کی مزید تشریح بھی کرتی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ یہ غلبہ دو وقتوں اور دو پہلوؤں میں ظاہر ہوگا۔ ایک تو آنحضرت ﷺ کی ابتدائی بعثت کے ساتھ جو آج سے چودہ سو برس قبل مکہ میں ہو چکی اور دین کی تعلیم مکمل ہوگئی۔ اور دوسری صورت میں جب دین کی تعلیم کا ہر پہلو سے عملی اظہار اور اسکی سچائی ہر زمانے اور تمدنی ترقی میں بھی ثابت ہو جائے گی۔

جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے وجود تو آسمانی سلسلوں کی بنیادی اینٹ ہی ہوا کرتے ہیں لیکن ان سلسلوں پر عمارت بعد میں انبیاء کے خلفاء اور جماعتوں کے قیام سے ہی کھڑی ہوا کرتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔
(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67)۔

غرض جو تخم حضرت مسیح موعودؑ نے سورہ جمعہ کی اس پیشگوئی کے مطابق آ کر بویا تھا اور ضرور تھا کہ اسکی آبیاری کے لئے بھی کوئی آسمانی نظام قائم ہوتا۔ اور جب ہم اس حوالے سے احادیث کو دیکھتے ہیں تو جہاں آنے والے موعود مسیح کا ذکر ملتا ہے وہاں اس کی موعود اولاد کا ذکر بھی ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق بیان کردہ علامات میں ایک بہت بڑی علامت اُس کی شادی اور اولاد ہونا بھی بیان فرمائی ہے چنانچہ روایت میں آتا ہے: یَنۡزِلُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ، فَیَتَزَوَّجُ وَیُوۡلَدُ لَہٗ۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ السلام الفصل الثالث)

یعنی جب عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے تو وہ شادی کریں گے اور اُن کی اولاد بھی ہوگی۔

بظاہر عام سی بات لگتی ہے کہ ایک شخص شادی کرے گا اور اسکے اولاد بھی ہوگی۔ مگر جب اللہ تعالیٰ ایسی خبر دیتا ہو اور وہ بھی اپنے سب سے برگزیدہ اور خاتم النبین ﷺ کے ذریعے اور پھر اپنے دین کامل اسلام کے لیظہرہ علی الدین کلہ کی تکمیل کے ضمن میں تو ایسی خبر اور پیشگوئی اور جس اولاد کے بارے میں یہ پیشگوئی کی گئی ہو وہ معمولی اور عام اولاد نہیں ہوسکتی۔ بلکہ یہ وہ اولاد ہونی تھی جو دنیا کے لئے بابرکت اور اسلام کے فتح نصیب جرنیلوں کی صورت میں سامنے آنی تھی اور اسلام کو سب دنیا پر غالب کرنے کے لئے مذکورہ بالا قرآنی پیشگوئیوں کا مصداق بنی تھی۔ یہی وہ اولاد ہونی تھی جس نے دراصل اس تخم کی تخم ریزی کرنی تھی جو خدا کے مسیح محمدیؑ کے ہاتھ سے آخری زمانہ کے ساتویں ہزار کے آغاز میں جو جمعہ کا یوم بنتا ہے، میں ہونی تھی۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ناگہانی وفات ہوئی جو جماعت کے لئے ایک زلزلے سے کم نہ تھی، تو اس وقت اس پسر موعود جو جوانی کی عمر میں قدم تو رکھ چکا تھا مگر دنیاوی لحاظ سے اور دنیا کی نظر میں ابھی ایک بچے سے بڑھ کر نہ تھا۔ ایسے میں اس پسر موعود نے جس عزم اور جواں مردی کا اظہار کیا وہ اسے وہی مصلح موعود ثابت کرنے کے لئے کافی تھا جو دراصل اول رنگ میں سبز اشتہار میں درج پیشگوئی کا مخاطب اور مصداق تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر ایک عہد اللہ تعالیٰ سے باندھا اور وہ عہد ثابت کرتا ہے کہ مصلح موعود کے تاج کا یہی شہزادہ حقدار تھا۔ وہ عہد کیا تھا آیئے حضرت مصلح موعودؓ کی اپنی زبانی دیکھتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ

میں آپ کی لاش کے سرہانے جاکر کھڑا ہوگیا اور میں نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے دعا کی کہ اے خدا! یہ تیرا محبوب تھا جب تک یہ زندہ رہا اس نے تیرے دین کے قیام کے لئے بے انتہا قربانیاں کیں۔ اب جبکہ اُس کو تُو نے اپنے پاس بلا لیا ہے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ ممکن ہے ایسا کہنے والوں یا ان کے باقی ساتھیوں کے لئے اس قسم کی باتیں ٹھوکر کا موجب ہوں اور جماعت کا شیرازہ بکھر جائے۔ اس لئے اے خدا! میں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو میں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔ اُس وقت میں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے اور یہی ایک چیز تھی جس نے انیس سال کی عمر میں ہی میرے دل کے اندر ایک ایسی آگ بھر دی کہ میں نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت میں لگا دی اور باقی تمام مقاصد کو چھوڑ کر صرف یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کام کے لئے تشریف لائے تھے وہ اب میں نے ہی کرنا ہے۔ وہ عزم جو اُس وقت میرے دل کے اندر پیدا ہوا تھا، آج تک میں اُس کو نت نئی چاشنی کے ساتھ اپنے اندر پاتا ہوں اور وہ عہد جو اُس وقت میں نے آپ کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا وہ خضرِ راہ بن کر مجھے ساتھ لئے جاتا ہے۔'' (قومی ترقی کے دو اہم اصول۔ انوار العلوم جلد 19 صفحہ 75-74)

اور تاریخ گواہ ہے کہ ہستی منزلوں پر منزلیں مارتی ہوئی اور ہر منزل کو ایک سنگ میل بناتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتی رہی۔ آج انکی پیدائش کی پیشگوئی ہی خدا کی قدرت کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اب مختصر طور پر پیشگوئی کا کچھ پس منظر بھی بیان کرتا چلوں۔

ابتداء میں جب حضرت مسیح موعودؑ کی معرکتہ الآرا تصنیف براہین احمدیہ چھپ کر منظر عام پر آئی تو اہل اسلام نے سکھ کا سانس لیا کہ کوئی تو اسلام کے لئے اٹھا۔ کیونکہ اس وقت اسلام مسیحیت اور آریہ سماج کی طرف سے سخت حملوں کا نشانہ تھا۔ اس کتاب کا چرچا نہ صرف ہندوستان میں ہوا بلکہ مکتوبات نے اس کا شہرہ بیرون ہندوستان بھی پہنچا دیا۔ مخالفین اسلام کا منہ بند کرنے والے ایسے دلائل اس کتاب میں پیش کئے گئے جن کا رد ممکن نہیں رہا۔ دوسری طرف عقل اور منطق کے ساتھ الٰہی الہامات اور آسمان نشانات دکھانے کا چیلنج ایسا فرقان تھا جس کے آگے مخالفین بے بس نظر آتے تھے۔ گویا صداقت اسلام اور مقام مصنف کا جادو سر چڑھ کر بولنے لگا۔ ادھر جب مخالفین اسلام اس کا کوئی رد نہ کرسکے تو ایک اور راہ نکالی۔ 1885ء میں بعض ساہوکاران و دیگر ہندو صاحبان قادیان کا ایک خط حضرت اقدسؑ کی خدمت میں موصول ہوا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ

''جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے

رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک سال تک ہمارے پاس آ کر قادیان میں ٹھہرے تو خدائے تعالیٰ اس کو ایسے نشان دربارۂ اثبات حقیقت اسلام ضرور دکھائے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالاتر ہوں۔ سو ہم لوگ جو آپ کے ہمسایہ اور ہمشہری ہیں، لندن اور امریکہ والوں سے زیادہ تر حق دار ہیں لیکن ہم لوگ ایسے نشانوں پر کفایت کرتے ہیں جن میں زمین و آسمان کے زیر و زبر کرنے کی حاجت نہیں اور نہ قوانین قدرتیہ کے توڑنے کی کچھ ضرورت۔ ہاں ایسے نشان ضرور چاہئیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راست بازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے اور قبولیت دعا سے قبل از وقوع اطلاع بخشتا ہے یا آپ کو اپنے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کرتا ہے اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے اور سال جو نشانوں کے دکھانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ ابتدائے ستمبر 1885ء سے شمار کیا جاوے گا جس کا اختتام ستمبر 1886ء کے اخیر تک ہو جائے گا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 94-92)

اس خط کے آخر پر دس سرکردہ ہندو صاحبان کے نام درج ہیں۔

اس خط کے موصول ہونے پر حضرت اقدس علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا:

'' صاحبان ارسال کنندگان درخواست مشاہدہ خوارق۔ بعد ما وجب۔ آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے، مجھ کو ملا۔ چونکہ یہ خط سراسر انصاف و حق جوئی پر مبنی ہے اور ایک جماعت طالب حق نے جو عشرہ کاملہ ہے اس کو لکھا ہے اس لئے یہ تمام تر شکر گذاری اس کے مضمون کو قبول منظور کرتا ہوں اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان عہود کے پابند رہیں گے کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں تو ضرور خدائے قادر مطلق جل شانہ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو۔ یہ عاجز آپ صاحبوں کے پُر انصاف خط کے پڑھنے سے بہت خوش ہوا ''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 95)

اس مطالبے کے پیچھے حقیقت خواہ کچھ بھی تھی لیکن مطالبے کے مبنی بر انصاف ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اس چیلنج کو قبول فرما لیا۔ چنانچہ تائید الٰہی سے آپ نے جو ہوشیار پور میں چلہ کشی و اعتکاف کا ارادہ کیا اور یوں اس تاریخی سفر ہوشیار پور کا پروگرام بنا۔ تاکہ یکسوئی اور الحاح کے ساتھ تنہائی میں خدا سے دعائیں کر سکیں۔ جسکے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عظیم الشان نشان جو الٰہی نوشتوں میں پہلے سے ہی درج تھا، عطا فرمایا۔ اور جسکا اعلان حضرت مسیح موعود نے 20 فروری 1886ء کو اشتہار کے ذریعے کیا۔ جسکے الفاظ یہ ہیں۔

'' مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انھیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمھارا مہمان آتا ہے اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو

اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول و الآخر، مظہر الحق و العلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 102-100)

اس اشتہار کے ایک ماہ بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار 22 مارچ 1886ء میں اسی پیشگوئی کے ضمن میں مزید شائع فرمایا اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے ایک اور وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''......ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی 9 برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے، بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 113)

ان پیشگوئیوں میں آنے والے موعود پسر کی 52 علامات بیان کی گئیں تھیں جن سے انحراف آج تو بالکل بھی ممکن نہیں رہا ہے۔ اس پیشگوئی میں جس عظیم اور موعود پسر کو بطور نشان عطا کئے جانے کی خدا نے خبر دی تھی وہ وہی تھا جس نے آئندہ چل کر نظام الدین اور معین الدین بننا تھا۔ یہ دونوں الہامی نام تھے جو صفاتی رنگ میں اس پسر موعود کو عطا کئے گئے تھے۔ نظام الدین حضرت اماں جان کو حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش سے پہلے ایک خواب میں دکھایا گیا جبکہ معین الدین کا لفظ خود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو ایک کشف میں دکھایا گیا جس میں حضرت مسیح موعود کو محی الدین کے نام سے موسوم کیا گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنی زندگی میں ہی بخوبی پہچان چکے تھے کہ یہی وہ موعود مصلح ہے۔ چنانچہ آپ نے اسکا واضح اظہار کرتے ہوئے ایک جگہ اس پیشگوئی کی تصدیق میں فرمایا،

''جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 374-373)

پھر ایک اور جگہ فرمایا،

''پھر ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے جو موجود ہیں ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے (لڑکے) کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا۔ جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے''۔

(ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 299)

اور آپ علیہ السلام ہی نہیں بلکہ حضرت حکیم مولوی نورالدین جو بعد ازاں خلیفہ اول بھی ہوئے بھی پہچانتے تھے کہ یہی وہ بیٹا ہے جو اس پیشگوئی کا مصداق بننے والا ہے۔ اور پھر جب ایک غیر معمولی کم عمر میں یہ پسر موعود خلافتِ مسیح کے عظیم المرتبت مقام پر فائز ہوگیا تو دیگر عشاق بھی چاہنے لگے کہ اب یہ اعلان ہو ہی جائے کہ یہی وہ پسر موعود ہے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس معاملے میں اپنے والد کے نقش قدم پر ہی رہے کہ خدا کی طرف سے ملنے والے براہ راست علم کے بغیر یہ ممکن نہیں۔ اس حوالے سے آپ کا موقف تھا کہ اگر آپ مصلح موعود ہیں بھی تو اس کے دعوے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ کسی مجدد کے لئے دعویٰ ضروری نہیں ہوتا۔ تاہم کسی مامور مجدد کے لئے دعویٰ ضروری ہوتا ہے۔ لیکن بعد ازاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باقاعدہ تصدیق کے نتیجے میں آپ نے اس بابت دعویٰ بھی فرما دیا اور یوں ان مجددوں کی صف میں شامل ہوگئے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ،

رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا کہ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ۔ ان الفاظ کا میری زبان پر جاری

ہونا میرے لئے اس قدر عجوبہ تھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ”سب سے پہلی چیز جو اس منصب کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ میرا ایک الہام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مجھے ہوا اور میں نے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو بتا دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو اپنے الہامات کی کاپی میں لکھ لیا۔ وہ الہام میں نے بارہا سنایا ہے۔ پہلے میں اسے صرف خلافت کے متعلق سمجھتا تھا لیکن اب میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہے کہ اس الہام میں میرے اس منصب کی طرف اشارہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملنے والا تھا۔ وہ الہام یہ تھا کہ، اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھے گا۔“ (خطباتِ محمود۔جلد 25 صفحہ 69-87)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جب جماعت پر ایک نہایت نازک وقت تھا ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت حکیم مولوی نور الدینؓ کے ایک ہاتھ پر تمام جماعت کو اکٹھا کر کے قدرت ثانیہ کا آغاز کیا۔ جنہوں نے اس نازک وقت میں خدائی وعدوں کے مطابق جماعت کو ایک بار پھر خوف سے امن کے سایہ میں لا کھڑا کیا۔ اور فتنہ پردازوں کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ اس وقت بہت سے اندرونی فتنے جو آپ کے وجود کی وجہ سے سر اٹھا نہ سکے تھے، دب گئے اور جماعت ایک بار پھر مستحکم نظر آنے لگی۔ مگر ابھی چند سال ہی گزرے تھے کہ قدرت ثانیہ کے اس مظہر اول کی بھی 1914 میں وفات ہوگئی۔ اور جماعت پر ایک بار پھر خوف کے بادل نظر آنے لگے۔ ایسے میں خدا کی قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر یہی پسر موعود بنے۔ جو کہ ابھی اپنی جسمانی عمر کے محض چھبیسویں برس میں تھے۔ جبکہ دوسری طرف صدر انجمن کے سرکردہ بزرگان بھی موجود تھے۔ ایسے وقت میں جو ابتلاء جماعت کو پیش آئے وہ کوئی معمولی نہیں تھے اور وہ اندرونی فتنے جو بظاہر خلافت اولیٰ میں دب گئے تھے انہوں نے پوری قوت سے دوبارہ سر اٹھا لیا۔ تاریخ سب کے سامنے ہے کہ کس طرح دنیاوی وسائل اور بظاہر بڑی بڑی شخصیات ایک طرف اور یہ بظاہر ایک نوجوان ایک طرف جسکے پاس نہ مالی وسائل اور نہ ہی کوئی دنیاوی جتھہ لیکن خدا کا ہاتھ اسکے سر پر تھا۔ اور پھر خدا نے ایک عالم کو پھیرا دکھایا اور یہی وجود عظیم الشان فتوحات سمیٹتے ہوئے تیز تیز بڑھنے لگا۔ زمانہ اسکے قدموں میں سمٹتا نظر آنے لگا۔ اس پسر موعود نے اس الٰہی جماعت کو ایک مضبوط نظام میں پرو دیا گویا تسبیح کے دانے ہیں جو ایک عروہ وثقی میں پروئے ہوئے ہیں۔ دنیا کے سامنے ایک ایسا نظام ہر لحاظ سے پیش کر دیا جس پر آئندہ زمانوں میں بھی عمل پیرا ہونے کے لئے راہنمائی موجود ہے۔ غرض ہر شعبے میں دینی، علمی، روحانی اور دنیاوی ترقی کے راستے دکھا کر انکی طرف جدید دور کے تقاضوں کے مطابق دنیا بھر کی راہنمائی کردی۔ اور نہ صرف راہنمائی کی بلکہ دنیا کو ایک باقاعدہ نظام بنا کر اور بہترین انداز میں چلا کر دکھا دیا۔ ایسا نظام جس میں دنیا کے لئے سیاسی، قانونی اور معاشرتی ہر رنگ میں نمونہ موجود ہے۔ جماعت کو اندرونی اور بیرونی طور پر مستحکم بنیادوں پر استوار کر دیا۔ گویا اسلامی تعلیمات کی حقیقی تعبیر دنیا کو ہر پہلو سے دکھا دی۔ اور انہیں بنیادوں کا کمال ہے کہ آج جماعت منزل بہ منزل مارتی ترقی ہی کرتی جارہی ہے۔ اور خلافت کا نظام نہ صرف مستحکم ہو چکا ہے بلکہ جماعت اس حد تک بلوغت کو پہنچ چکی ہے کہ اب خلافت اور نظام کو اندرونی اور بیرونی طور پر بقا کی جنگ کا سامنا نہیں ہے۔ جنہوں نے اس پسر موعود کے سامنے ابلیسیت کے رنگ میں اطاعت اور فرمانبرداری سے یہ کہہ کر انکار کیا تھا کہ وہ اس سے بہتر ہیں، آج انکے نام لیوا شاید انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اور بلوں میں گھس کر بیٹھے ہیں۔ جبکہ اس پسر موعود کے تابعین دنیا کے 207 سے زائد ممالک میں خلافت کے سایے تلے آسمانوں پر اڑ رہے ہیں۔

واحد اللہ جاوید

رمضان المبارک

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرۃ: 184)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پھر محض اور محض اپنے فضل سے ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ ایک مہینہ جو اپنی بے شمار برکات لے کر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں تمہارے پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ کس لئے فرض کیا گیا ہے؟ کیا اس لئے کہ تم صبح سے شام تک بھوکے رہو؟ نہیں، بلکہ اس لئے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اصل چیز یہی تقویٰ ہے جو بے شمار برکات کا حامل بناتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔‘‘ تبتّل اور انقطاع کا مطلب ہے کہ خدا سے لو لگانا اور دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دینا۔ گویا کہ ان دنوں میں ایسی حالت ہو کہ ان میں دنیا کی خواہشات سے تعلق توڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر عمل اور کوشش ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ’’پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 123۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

پس ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ دے، ان دنوں میں پہلے سے بڑھ کر اس کی تسبیح کرے۔ اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا نہ صرف اظہار کرے بلکہ اپنے عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے تبھی روزوں کا فیض حاصل ہوتا ہے اور تبھی اس مقصد کو انسان حاصل کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ تم تقویٰ اختیار کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 458 مسند ابی ہریرۃ حدیث نمبر 9214 عالم الکتب بیروت 1998ء)

لیکن یہ آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ تب بنتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان اپنے ہر عمل کو کرے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اپنے سامنے رکھے۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں دن اور رات گزارنے کی کوشش کرے۔ تقویٰ پر چلے۔ تقویٰ کے بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہوں پر توجہ دلائی ہے اور فرمایا جو اس سوچ کے ساتھ روزے رکھے کہ تقویٰ اختیار کرنا ہے، ذکر الٰہی اور دعاؤں کے ساتھ اپنے دن رات گزارنے ہیں، اپنی

عبادتوں کے حق کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے تو اللہ نے فرمایا کہ یہ روزہ پھر میری خاطر ہے اور پھر میں ہی اس کی جزا ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون......حدیث 7492)

یعنی ایسے روزے دار پھر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ ان کی نیکیاں عارضی وقتی اور رمضان کے مہینے کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ حقیقی تقویٰ کا اِدراک ان کو ہو جاتا ہے۔ یہ نیکیاں پھر رمضان کے بعد بھی جاری رہتی ہیں۔ ایسے لوگ پھر ایک رمضان کو اگلے رمضان سے ملانے والے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اور اس کوشش سے اس رمضان میں سے گزرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا تقویٰ عارضی نہ ہو۔ ہمارے روزے صرف سطحی نہ ہوں۔ بھوکے پیاسے رہنے کے لئے نہ ہوں۔ رمضان کی روح کو سمجھے بغیر صرف ایک دوسرے کو رمضان مبارک کہہ کر پھر رمضان کی روح کو بھول جانے والا ہمارا رمضان نہ ہو بلکہ تقویٰ کا حصول ہمارے سامنے ہر سحری اور ہر افطاری کے وقت ہو۔ دن بھر کا ذکر الٰہی اور رات کے نوافل ہمیں تقویٰ کی راہیں دکھانے والے ہوں۔ ہم اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کا جواب اسی طرح الٹا کر دینے والے نہ ہو جائیں۔ اس کے بجائے ہم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کے جواب میں خاموش ہو جائیں۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے یہ جواب دیں کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ ہر زیادتی کے جواب میں اِنِّیْ صَائِمٌ کے الفاظ ہمارے منہ سے نکلیں۔ (صحیح البخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث 1894)

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری عزتیں، ہماری بڑائی کسی کو نیچا دکھانے یا اسی طرح ترکی بہ ترکی جواب دینے میں نہیں اور اپنے پر کی گئی زیادتیوں کا بدلہ لینے میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہے۔ اسی میں ہماری بڑائی ہے۔ اسی بات میں ہماری عزت ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کو عزت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات: 14) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہونے کا یہ معیار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس بارے میں ایک ارشاد ہے جو ایک اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔ اَب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے۔ اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے'' فرمایا: ''پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 239-238۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

پس یہ بڑا خوف دلانے والی تنبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے اور یہ رمضان کا مہینہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر انتہائی رحم کا سلوک ہے۔ پھر فرمایا کہ ان دنوں میں شیطان کو جکڑ کر میں نے تمہارے لئے یہ سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ تم آسانی سے تقویٰ اختیار کر سکو۔ ان احکامات پر چل سکو، چلنے کی کوشش کرو۔ میرا قرب پانے والے بن سکو لیکن اب بھی اگر روزے کے ساتھ بظاہر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہو لیکن اپنی اَناؤں اور جھوٹی عزتوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہو تو روزے کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر اگر ہم ان جالوں اور ان خولوں کو توڑ کر باہر نہیں نکلتے اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے تقویٰ کو حاصل کرنے کی طرف ہم توجہ نہیں دیں گے یا نہیں دیتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ دو عملی ہے اور ظاہری تقویٰ کا اعلان اور دل میں ناپاکیاں یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔ فرمایا کہ خوف کا مقام ہے اور یہ خوف کا مقام اَور بھی بڑھ جاتا ہے کہ کسی کے تقویٰ کا فیصلہ کسی انسان نے نہیں کرنا۔ یہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔ اور جب یہ فیصلہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے تو پھر سوائے توبہ، استغفار، تسبیح، تحمید اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا ورد اور ڈرتے ڈرتے دن بسر کرنا اور خدا تعالیٰ کے خوف سے راتیں

گزارنا، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔لیکن ہمارا خدا بڑا پیار کرنے والا خدا ہے۔قربان جائیں ہم اس پر کہ وہ یہ کہتا ہے کہ مَیں رمضان میں اپنے بندے کے بہت قریب آ گیا ہوں اس لئے فیض اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو اور تقویٰ کے حصول کے لئے میرے بتائے ہوئے طریق پر چلنے کی کوشش کرو تا کہ تم اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکو۔یہ کیمپ جو ایک مہینہ کا قائم ہوا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھا لو کہ اس میں خالصةً اللہ تعالیٰ کے لئے کی گئی نیکیاں تمہیں عام دنوں میں کی گئی نیکیوں کی نسبت کئی گنا ثواب کا مستحق بنانے والی ہوں گی۔

پس اٹھو اور میرے حکموں کے مطابق اپنی عبادتوں کو بھی سنوارو اور اس عہد کے ساتھ سنوارو کہ یہ سنوار اَب ہم نے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔اٹھو اور اپنے اعمال کو بھی خوبصورت بناؤ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناؤ اور اس ارادے سے بنانے کی کوشش کرو کہ اب ہم نے ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔اٹھو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا ہے اس کا حقیقی ادراک اس مہینے میں حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس سوچ کے ساتھ کرو کہ اب یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ (البقرة: 42) کہ میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت مت لو اور مجھ سے ہی ڈرو یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں جو دین ہیں ان کے بدلے میں دنیا کی خواہش نہ کرو۔یاد رکھو دین کے مقابلے میں دنیا بالکل حقیر چیز ہے۔پس یہ سوچ ہے جو ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے تبھی ہم رمضان کا حقیقی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔اور پھر اللہ تعالیٰ یہی نہیں کرتا کہ بندے کو کہہ دیا کہ تقویٰ اختیار کرو یہ میرا حکم ہے اور حکم عدولی کی تمہیں سزا ملے گی بلکہ فرمایا کہ اس تقویٰ کا تمہیں ہی فائدہ ہوگا اور پھر خدا تعالیٰ نے ان فوائد کا بھی ذکر فرما دیا جو اس دنیا کے بھی فوائد ہیں اور آخرت کے بھی فوائد ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شریعت کے طریق پر چلو گے اور احکامات پر عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ولی اور دوست ہو جائے گا۔فرمایا یہ دنیا والے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔اِنَّھُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا (ہود: 96) وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

اس لئے لوگوں کی پناہیں تلاش کرنے کی بجائے اس کامل پناہ کی تلاش کرو جو وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ہے (الجاثیہ: 20)۔جو متقیوں کا دوست ہے اور ان کی پناہ گاہ ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم کوئی بھی کام، کوئی بھی معاملہ میری خاطر کرتے ہو، میری رضا کے حصول کے لئے کرتے ہو، میرا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (التوبہ:4) یقیناً اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت مل جائے اسے اور کیا چاہئے۔اسے تو دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔اس کی تو دنیا و عاقبت سنور گئی اور اس خوبصورت انجام کا اللہ تعالیٰ نے خود کہہ کر بھی بتا دیا کہ تمہارا یہ انجام ہوگا، تمہاری دنیا و عاقبت سنور جائے گی۔فرمایا کہ یہ جو انجام ہے متقیوں کے لئے ہے۔دنیا دار اس انجام کو نہیں پہنچ سکتے۔جو لوگ دنیا والوں کی زیادتیوں پر صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں، دنیا والوں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے، دنیا والوں کی ظاہری طاقت دیکھ کر ان کے آگے جھکتے نہیں تو اِس دنیا میں بھی انہیں طاقت ملے گی اور انجام کار وہی فتحیاب ہوں گے انشاء اللہ۔

آج پاکستان میں یا بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو۔ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے۔ہم تمہیں اپنے گلے سے لگا لیں گے۔ہماری باتیں مان لو۔لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں۔جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں۔جن دنیاوی سہاروں پر بھروسہ کر کے یہ لوگ ظلم کا بازار گرم کر رہے ہیں یہی سہارے دیمک زدہ لکڑیوں کی طرح ٹوٹ کر خاک میں ملنے والے ہیں۔پس صبر سے کام لو۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر سے کام لو اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہو، اسی سے مدد مانگو تو یقیناً تم زمین کے وارث بنائے جانے والے ہو۔یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور آپ کے طفیل ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے کہ مسیح موعود کے آنے کے ساتھ دین

کا اِحیاء ہونا ہے اور تقویٰ پر قائم رہنے والوں نے ہی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے۔ قربانیاں تو دینی پڑیں گی۔ یہ قربانیاں ہی کامیابی کی راہ دکھانے والی ہیں۔ یہ قربانیاں ہی تقویٰ کا معیار بلند کر کے وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ (الاعراف: 129) کا انجام یعنی کہ انجام متقیوں کے ہاتھ میں رہتا ہے اس کی خوشخبری دینے والی ہیں۔ پس ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں بہتر انجام کی خبریں دے رہا ہے۔ آج اگر مُسلم اُمّہ بھی اس راز کو سمجھ کر مسیح موعود کی مخالفت کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگاروں میں شامل ہو جائے تو یہ بے چینی جو ہر مسلمان ملک کے افراد اور حکومتوں میں پائی جاتی ہے یہ ختم ہو جائے۔ فتنہ و فساد اور آپس کی لڑائیاں جو جہاد کے نام پر ایک دوسرے پر ظلم کر کے ہو رہی ہیں یہ محبت اور پیار میں بدل جائیں۔ پس نہ لیڈروں میں تقویٰ ہے، نہ علماء میں تقویٰ ہے اور نتیجۃً ان علماء کے تربیت یافتہ عوام الناس بھی حقیقی تقویٰ کا اِدراک نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان نام نہاد علماء اور شدت پسند گروہوں کے جال میں پھنس کر غلط اور تقویٰ سے کوسوں دور ہٹے ہوئے اعمال بجا لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نوجوان نسل کے جذبات ابھار کر انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا لالچ دے کر ان علماء نے ظلم کی راہ پر لگایا ہوا ہے۔ ان نوجوانوں اور عموماً مُسلم اُمّہ کو کوئی سمجھانے والا نہیں ہے کہ یہ تقویٰ نہیں ہے جس کو تم تقویٰ سمجھ رہے ہو۔ یہ نیکی نہیں ہے جس کو تم نیکی سمجھ رہے ہو۔ یہ جہاد نہیں ہے جس کو تم جہاد سمجھ رہے ہو۔ آپس میں کلمہ گوؤں کو قتل کرنا تقویٰ سے دُور لے جانے والی چیز ہے۔ مومن کی نشانی تو خدا تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ (الفتح: 30) کہ آپس میں رحم کے جذبات سے پُر ہوتے ہیں۔ یہ دلوں کے پھاڑ کر کے ظلمت پر تلے ہوئے جو لوگ ہیں یہ کہاں سے تقویٰ پر چلنے والے ہو گئے؟ کیا ایسے لوگوں کے انجام اللہ تعالیٰ بہتر کرتا ہے؟ کیا ایسے ظالموں کو خدا تعالیٰ زمین کا وارث بناتا ہے؟ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی ظلم پسند نہیں آ سکتا۔ جو خلافت خلافت کا نعرہ لگاتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ زمین میں خلافت دے کر اپنا جانشین بنانے والا ہے؟ وہ خدا جو رحمان خدا ہے کیا وہ ظلموں اور ظالموں کا مددگار ہو گا؟ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃٌ للعالمین بنا کر بھیجا ہے کیا وہ اپنے پیارے نبی کے نام پر دنیا میں ظلموں کو پنپنے دے گا؟ کبھی نہیں۔ خلافت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہو گئی۔ اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں۔ گزشتہ جمعہ یہاں ایک ٹی وی چینل والے آئے ہوئے تھے ان کو میں نے انٹرویو دیا۔ ان کو میں نے یہی کہا تھا کہ جس خلافت کو تم سمجھ رہے ہو کہ جاری ہونی ہے یہ کوئی خلافت نہیں ہے۔ خلافت جاری ہو چکی ہے اور ظلم سے نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تائید سے جاری ہونی تھی اور ہو گئی۔ کاش کہ مُسلم اُمّہ کو بھی یہ سمجھ آ جائے اور ان کے آپس کے جھگڑے اور فساد اور حکومتوں کے لئے کھینچا تانیاں ختم ہو جائیں۔ ان کے لئے بھی ہمیں رمضان میں دعا کرنی چاہئے کیونکہ ان کی وجہ سے غیر مسلموں کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بدنام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

یہ جو خلافت کی باتیں ہو رہی ہیں اس بات پر گزشتہ دنوں یہاں کے ایک پروفیسر نے جو مذہبی تعلیم پڑھاتے ہیں، خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی بیہودہ بکواس کی، بیہودہ گوئی کی۔ مسلمان علماء اور تنظیموں کے لیڈروں اور حکومتوں کے سربراہوں کو تو اپنی طاقت حاصل کرنے یا محفوظ کرنے کی فکر ہے۔ اسی فکر میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ ایسی بیہودہ گوئیوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے، اگر کوئی ان کا منہ بند کروانے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی کرتی ہے اور ہم نے اس کا جواب دیا۔ یہی لوگ اسلام کے مخالفین ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ اور بغض رکھنے والے ہیں۔ ان لوگوں نے اب ایک نئی فلم بنائی ہے جو سنا ہے آج واشنگٹن میں بھی اور برلن جرمنی میں بھی بیک وقت چلائی جائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ کے بارے میں ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ استہزاء کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی دنیا بھی برباد ہونے والی ہے اور عاقبت بھی۔ ان کو اپنے انجام نظر نہیں آ رہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اپنے بد انجام کو پہنچیں گے۔

دنیاوی طور پر قانون کے دائرے میں رہ کر جو احتجاج کرنا ہے یا جو کوشش کرنی ہے اس کے بارے میں کل ہی جب مجھے پتا لگا تو جرمنی کی جماعت کو مَیں نے کہہ دیا تھا۔ امریکہ والے بھی اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ لیکن آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپؐ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اور اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی چیز بھی ہے اور یہی تقویٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خوشکن انجام کی خبر دے رہا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔ آخر کار بہتر انجام متقیوں کا ہے۔ جب یہ دشمنانِ اسلام پارہ پارہ ہو کر ہوا میں اڑ جائیں گے اور کامیابیاں اور بہتر انجام حقیقی مومنین اور متقین کا ہی ہو گا۔ انشاء اللہ۔

مسلم اُمّہ کو بھی یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ شیطانی اور دجّالی طاقتیں بڑے طریقے سے انہیں ایک دوسرے سے لڑا رہی ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں فرقہ بازیاں ہیں۔ یہ فرقہ بازیاں اب کیوں ایک دم پیدا ہو گئیں۔ یہ باہر کی کچھ طاقتیں ہیں جنہوں نے ان میں فرقہ بازیاں پیدا کروائی ہیں تا کہ اسلام کو بدنام کرنے کا موقع ملے اور پھر اسلام کو اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے جو کچھ وہ کر سکتے ہیں وہ کرتے چلے جائیں۔ اندرونی حملہ یہ طاقتیں آپس میں لڑا کر اور بیرونی حملہ بیہودہ فلمیں بنا کر اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور زندگی کے بارے میں بیہودہ گوئیاں کر کے کر رہی ہیں۔ اور انہیں یہ پتا ہے کہ اس کے ردّعمل کے طور پر مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑے گی اور پھر دنیا میں جو فساد ہو گا اس کو لے کر یہ طاقتیں پھر اسلام کو بدنام کریں گی۔ ان شیطانی قوتوں نے ایک ایسا شیطانی چکر پیدا کر دیا ہے جس سے اب مسلمانوں کو باہر نکالنے والا کوئی نہیں۔ جو ایک راستہ ہے اس کا یہ انکار کر رہے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی مسلم اُمّہ کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ ان کو یہ نظر آ جائے کہ کن لوگوں کے نیک انجام کی اللہ تعالیٰ خوشخبری دے رہا ہے۔ کاش یہ مسیح موعود کو مان کر اسلام کی فتوحات کے نظارے دیکھنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ دوسروں کے متعلق یہ جو مَیں نے انجام کے بارے میں باتیں کی ہیں اس کو سن کر ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑ لینی چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا اور خلافت کا نظام ہم میں موجود ہے اور ہم ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں۔ روزوں کے ساتھ تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کی ذمہ داری لگا دی ہے کہ جماعت کی برکات سے، خلافت کی برکات سے حصہ لینے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہونے کا صحیح فیض پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے تقویٰ شرط ہے اور یہ رمضان کا مہینہ اس تقویٰ میں ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو۔ اس لئے ہر فرد جماعت کو اور ہر مومن بننے والے کی خواہش رکھنے والے کو اپنے انفرادی جائزے لیتے ہوئے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ رہنمائی فرمائی کہ فرمایا: وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام: 156) ۔ اور یہ قرآن ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے اور یہ برکت والی ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس اگر رمضان سے فیض پانا ہے، اگر اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے، اگر فلاح کے دروازے اپنے اوپر کھلوانے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا جن کا کوئی رہنما نہیں ہے، جو بکھرے ہوئے ہیں اور ہر اس شخص کے دھوکے میں آ جاتے ہیں جو اسلام کے نام پر اور دین کے نام پر ان کے جذبات بھڑکا دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن پر عمل کرو۔ اس کے احکامات کو دیکھو۔ ان کا حقیقی اِدراک حاصل کرو۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو بھیجا ہے تو ان کی نظر سے قرآن کریم کے احکامات کو غور سے دیکھو کہ وہی اللہ تعالیٰ نے سکھائے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عشق اور پیروی میں سکھائے

ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو قرآن کریم کے سات سو حکموں میں سے کسی ایک حکم کو بھی چھوڑتا ہے جان بوجھ کر اس کی طرف توجہ نہیں دیتا تو پھر ایسا شخص آپ کی جماعت اور آپ کی بیعت میں آنے کا عبث دعویٰ کرتا ہے۔ (ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26۔ یہ الفاظ میرے ہیں لیکن مضمون کا مفہوم یہی ہے۔ آپ اسے اپنی جماعت میں شامل نہیں سمجھتے تھے۔

پس جیسا کہ میں پہلے ایک اقتباس میں پڑھ آیا ہوں کہ یہ بڑے خوف کا مقام ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے رحم کے دروازے ان پر ہمیشہ کھلے رہیں گے اور کھلتے چلے جائیں گے جو تقویٰ پر چلتے ہوئے میرے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ پس اس کی برکات سے فائدہ اٹھالو۔ کسی حکم کو بھی معمولی نہ سمجھو۔ کیونکہ یہی راہ ہے جو تقویٰ پر چلانے والی اور متقی بنانے والی ہے۔ انسان بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے بعض احکامات کو اس لئے اہمیت نہیں دیتا کہ دنیا کے فوائد اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ دولت، اولاد، تجارتیں، دنیا کی دوسری ترجیحات اس کو زیادہ پُرکشش لگتی ہیں اور وہ ان کے حصول کے لئے بعض ایسی حرکتیں کر دیتا ہے جن کا تقویٰ تو کیا، عام اخلاق سے بھی دُور کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان عارضی دنیاوی فوائد کے لئے تم دین کو بھول رہے ہو اور میرے احکامات پر عمل نہیں کر رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ جھوٹ بول کر کسی دنیادار کی خوشامد کر کے دوسرے کے مال میں خیانت کر کے تم دنیاوی فوائد حاصل کرلو گے۔ کسی کا حق ظلم سے مار کر تم اپنی دولت میں اضافہ کرلو گے تو سنو کہ ہر قسم کا رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ وہ سب دولتوں کا سرچشمہ ہے۔ اگر خدا نہ چاہے تو تم یہ دولت کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تم عارضی طور پر یہ حاصل کر بھی لو تو یہ دولت تمہارے لئے خیر نہیں، شرّ بن جائے گی۔ انجام کار تم خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آؤ گے۔ پس اگر تم اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حلال رزق کی تلاش کرو اور حلال رزق متقیوں کو ہی ملتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایسے راستوں سے آتا ہے جس کا ایک عام انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا۔ وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ (الطلاق: 3-4) جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا: وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا۔ وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔'' فرمایا کہ ''جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا اس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے موقع سے بچالیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں''۔ (اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے جو متقی ہوں موقع ہی نہیں آنے دیتا جو جھوٹ بولنے پر مجبور کرنے والے ہوں) فرمایا کہ ''یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا یعنی خدائے رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا''۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 34)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا کہ مَیں اپنی جناب سے متقی کو رزق دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں (یہ الفاظ میرے ہیں) کہ جو تقویٰ کا دعویٰ کر کے پھر رزق سے تنگ ہیں۔ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ متقی ہیں، تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور

رزق میں بھی تنگی ہے تو پھر یا ان کی دنیاوی خواہشات بہت بڑھی ہوئی ہیں اور پوری نہیں ہو رہیں یا تقویٰ کا دعویٰ غلط ہے۔ ان کا تقویٰ پر عمل کرنے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔تقویٰ پر چلنے کا دعویٰ غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کی بات بہر حال غلط نہیں ہو سکتی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد5 صفحہ 244۔ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یو کے)

آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ لوگ بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ کفّار کے پاس، دنیاداروں کے پاس بڑی دولت ہے جو دین سے دور ہٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ کفار کے پاس بھی بڑا مال اور دولت ہے اور وہ عیش وعشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد1 صفحہ 421۔ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یو کے)

اور تجربات سے ثابت ہے کہ دنیاداری نے ان کو بے چین کیا ہوا ہے۔اور اسی وجہ سے انہوں نے اپنے سکون کے لئے مختلف طریقے اپنائے ہوئے ہیں۔نشوں میں گرفتار لوگوں کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ دنیاداری کی خواہشات جو ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں اس کی وجہ سے بے چینی ہے، بے سکونی ہے۔ اس کے سکون کے لئے وہ نشے کرتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص حقیقت میں متقی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کر رہا ہے تو تھوڑے سے بھی اس کو سکون مل جاتا ہے۔غیر ضروری خواہشات کا نہ ہونا بھی تو اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہے، فضل ہے۔ پس ایک احمدی کو اس طرف بھی نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے اور مال و دولت کا حصول ہو تو وہ بھی تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔اور پھر ایسے مال دار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔کل یا پرسوں ہی مَیں ایک کتاب دیکھ رہا تھا۔ بشیر رفیق صاحب نے چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے متعلق لکھی ہوئی ہے۔ اس میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک سیاسی لیڈر بڑے امیر تھے۔ یہاں آکر لندن میں ہوٹل میں ٹھہرتے تھے اور ایک پورا وِنگ ہوٹل کا بُک کرالیا کرتے تھے۔اپنی فیملی کے ساتھ آتے تھے۔ایک مرتبہ وہ آئے تو فیملی نہیں تھی۔ اکیلوں نے وِنگ بُک کرالیا اور انہوں نے کہا میرے پاس بڑی دولت ہے اور میں گُھٹ کے کمروں میں نہیں رہ سکتا تو میں نے تو پورے کا پورا وِنگ کرایا ہوا ہے۔ چوہدری صاحب سے انہوں نے پوچھا کہ آپ کہاں رہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ مَیں یہاں مشن ہاؤس کے فلیٹ میں کمرے میں بشیر رفیق صاحب کے ساتھ رہتا ہوں اور کھانا بھی ان کے ساتھ کھاتا ہوں۔ کہنے لگے کہ اتنا پیسہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو کیوں آپ تنگی کرتے ہیں۔خرچ کریں۔جس طرح میرے پاس دولت ہے مَیں خرچ کرتا ہوں۔ آپ کے پاس بھی دولت ہے خرچ کریں۔تو چوہدری صاحب پہلے تو سنتے رہے۔ پھر کہنے لگے کہ تم تو فضول خرچی کرتے ہو لیکن میں اگر پیسے بچاتا ہوں تو اس سے میں طلباء کی تعلیم کے اوپر خرچ کر رہا ہوں۔ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کر رہا ہوں اور بے انتہا ایسے لوگوں پر خرچ کر رہا ہوں جو مجبور ہیں۔ پس جو سکون مجھے یہ خرچ کر کے ملتا ہے وہ تمہیں دنیاداروں کو نہیں مل سکتا۔ چوہدری صاحب نے انہیں کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ کاش تمہیں بھی اس سکون کا پتا لگ جائے پھر تم یہ جو اپنی دولت خرچ کر رہے ہو، لُٹا رہے ہو تم اس کو اپنے اوپر لُٹانا حقیر سمجھو گے اور یہی تمہاری خواہش ہو گی کہ غریبوں کی ضروریات پوری کروں۔ (ماخوذ از چند خوشگوار یادیں از بشیر احمد رفیق صاحب صفحہ 360 تا362 مطبوعہ قادیان 2009ء)

پس یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کما کر بھی دنیا سے بے رغبتی کی ہے اور ایسے ہی متقی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہان میں جنتوں کی بشارتیں دی ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اس رمضان کے روزوں سے ایسا فیض پانے والے ہوں جو تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو مستقل ہماری زندگی کا حصہ بنا دے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے دونوں جہان کی جنتوں سے حصہ پانے والے ہوں۔ ہمارا اس دنیا کا بھی انجام بخیر ہو۔ آخرت کا بھی انجام بخیر ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر اسلام کی حقیقی تصویر بننے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اسلام کے خلاف دشمن کے ہر حملے کو اپنے قول، اپنے عمل اور اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچا کر رد کرنے والے ہوں۔ اس کو اس پر الٹانے والے ہوں۔ آج اسلام کے خلاف جو شیطانی قوتیں جمع ہوگئی ہیں ان کا مقابلہ حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اسلام کے خلاف یہ آج ایسے منصوبے بنا رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ان مسلمان ملکوں کو جال میں پھنسا کر ان پر حملہ کرو۔ عامۃ المسلمین کو اس چال کی سمجھ نہیں آ رہی اور عموماً تو شاید نہیں لیکن شاید بعض، ایک آدھ کوئی لیڈر ہو جو نیک نیت بھی ہوں تو ان کو بھی سمجھ نہیں آ رہی اور سمجھتے ہیں کہ غیروں کی مدد لے کر وہ کامیاب ہو رہے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اس جال میں پھنستے چلے جا رہے ہیں جہاں ان کو اپنی بربادی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

ہمارے سمجھانے سے تو ان کو سمجھ نہیں آتی۔ کوئی اثر ان پر نہیں ہوتا۔ جو امّت مسلمہ کے ہمدرد بلکہ بے چین ہو کر درد رکھنے والے ہیں ان کے یہ لوگ خلاف ہیں۔ پس اس کا علاج دعا کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور اُمّت مسلمہ کے لئے بھی رحم مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرتے ہوئے ان کو عقل دے۔ جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی مدد اور فضل سے مخالفین دین اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فرماتے ہیں:

”جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور اپنی بدروؤں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچتے رہتے ہیں۔ پس گویا وہ اس طرح پر يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کے وعدے سے فائدہ اٹھالیتے ہیں لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پرواہ نہیں رکھتے آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں اور خطرناک بیماریاں ان کو آ پکڑتی ہیں۔“

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 ص 337)

”دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو“

(حضرت مسیح موعودؑ، ملفوظات، جلد ۲، صفحہ ۷۳)

لندن (برطانیہ) کے معروف نواحی علاقے ساؤتھ آل (Southall) میں
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دستِ مبارک سے

مسجد دارالسلام کا افتتاح

افتتاح کی مناسبت سے منعقد کی جانے والی تقریب استقبالیہ میں
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شمولیت اور بصیرت افروز خطابات

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نمازِ مغرب وعشاء احبابِ جماعت سے مسجد میں اور ازاں بعد افتتاحی تقریب سے الگ الگ خطاب فرمایا متعدد ممبرانِ پارلیمنٹ، علاقے کے میئر، مختلف مذاہب کے نمائندگان، ممبران جماعت احمدیہ اور دیگر شرفاء سمیت آٹھ سو سے زائد معزّزین کی شمولیت۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن شہر کے معروف نواحی علاقے ساؤتھ آل میں نئی تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد دارالسلام کا افتتاح فرمایا اور اس سلسلے میں منعقد کی جانے والی استقبالیہ تقریب کو برکت بخشی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے روانہ ہوکر پانچ بجے سے کچھ پہلے یہاں رونق افروز ہوئے۔ عزیز دانش احمد حارث نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں پھولوں کا گل دستہ پیش کیا۔ اس موقعے پر بچوں کے ایک گروپ نے اپنے پیارے آقا کا استقبال بڑی محبت کے ساتھ عربی، پنجابی اور اردو میں پڑھے جانے والے ترانوں کے ساتھ کیا۔ ان بچوں میں سے اکثر واقفینِ نَو تھے۔ حضور پُرنور نے چار بج کر ستاون منٹ پر مسجد کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرما کر دعا کروائی۔ بعد ازاں مسجد کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔

معائنہ مسجد دارالسلام

جس جگہ مسجد کی یادگاری تختی نصب کی گئی ہے اسی منزل (گراؤنڈ فلور) پر لجنہ ہال ہے۔حضورِانور نے اسی ہال سے مسجد کے معائنے کا آغاز فرمایا۔ہال سے گزرتے ہوئے حضورِانور مسجد کی دوسری جانب تشریف لے آئے جہاں پر لفٹ لگائی گئی ہے۔حضورِ انور نے لفٹ کا معائنہ فرمایا اور پھر مسجد کے تہ خانے میں تشریف لے گئے۔تہ خانے کا ہال دیکھنے کے بعد کچن کا معائنہ فرمایا جہاں پر مرکزی ضیافت ٹیم عشائیے کی تیاری میں مصروف تھی۔حضورِاقدس نے اس ٹیم کے ممبران سے کچھ دیر گفتگو فرمائی۔اور پھر سیڑھیاں

سے ہوا۔مکرم مدثر سیّد نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں ان آیاتِ کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم فہد جاوید نے پیش کیا۔ پھر مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے حاضرین کو ساؤتھ آل میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ سے آگاہ کیا نیز اس مسجد کی تعمیر کے لیے مثالی مالی قربانی کرنے والی جماعتوں اور افراد کے نام دعا کی غرض سے پیش کیے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً سوا چھ بجے منبر پر رونق افروز ہوئے اور تشہد و تعوّذ کے ساتھ اردو زبان میں اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

چڑھتے ہوئے دوسری منزل سے گزرتے ہوئے جہاں پر مسجد کا مرکزی ہال ہے تیسری منزل پر تشریف لے گئے۔اس منزل پر مربی ہاؤس، لائبریری اور دفاتر وغیرہ موجود ہیں۔حضورِانور نے کچھ دیر اس منزل پر موجود فلیٹ میں قیام فرمایا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریباً پونے چھ بجے مسجد کے مرکزی ہال میں رونق افروز ہوئے اور نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں۔نمازوں کے بعد مکرم انس خان صدر جماعت احمدیہ ساؤتھ آل نے حضور پُرنور کی خدمت میں تقریب کا پروگرام پیش کیا۔

مسجد میں ہونے والی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم

حضورِانور نے فرمایا الحمدللہ کہ ساؤتھ آل جماعت کو خدا تعالیٰ نے اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہاں پر تقریباً ساٹھ سال سے احمدی آباد تھے، جماعت قائم تھی۔

حضورِانور نے فرمایا کہ مسجد بنانے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کی ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں۔اس علاقے میں غیر مسلموں کی تعداد بہت زیادہ ہے ان کو اسلام کی تعلیم کا صحیح نمونہ دکھانا اور مسلمانوں کی بھی جن کی آبادی تقریباً پچیس فیصد ہے اس بات کا قائل کرنا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم پیار اور محبت کی تعلیم ہے اسے ہمیں پھیلانا چاہیے تبھی ہم اسلام کا حقیقی پیغام دنیا میں پھیلا سکتے ہیں، تبھی ہم تمام دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے

تلے لا سکتے ہیں۔تبھی ہم دنیا میں توحید قائم کر سکتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے جو مقاصد بیان کیے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا مقصد توحید کا قیام بھی ہے۔پس توحید کے قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم جہاں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں، ان کو سنوار کر ادا کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں تا کہ پتہ لگے کہ یہ وہ تعلیم ہے جو خدائے واحد نے آخری شریعت کے ذریعے سے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اتری اس دنیا میں قائم کرنی چاہی۔ اور توحید کے پھیلانے کے لیے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی حیثیت سے بھیجا ہے۔

حضورِ انور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ جہاں اس مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں، اس کو آباد کرنے والے ہوں، اپنی نمازوں کو یہاں آ کر باقاعدگی سے ادا کرنے والے ہوں وہاں اس علاقے میں توحید کا پیغام پہنچانے والے بھی ہوں اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے والے ہوں۔

خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس کے بعد حضور پُرنور مسجد کے خواتین والے حصے میں تشریف لے گئے جہاں پر خواتین اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کی آمد کی خوشی میں خیر مقدمی ترانے پیش کیے۔ اس موقعے پر پیارے حضور نے چند بچیوں کو اپنے دستِ مبارک سے چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس ساڑھے چھ بجے کے قریب مسجد کے بالمقابل واقع ہائی اسکول کی عمارت میں رونق افروز ہوئے جہاں پر غیر از جماعت مہمانوں کے لیے تقریبِ استقبالیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

تقریبِ استقبالیہ

مسجد کے افتتاح کے سلسلے میں تقریبِ استقبالیہ کا اہتمام ویلیئر ز ہائی سکول (Villiers High School) کے ہال میں کیا گیا تھا۔

یاد رہے کہ 1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اپنے دورۂ یورپ کے دوران یہاں تشریف لائے تھے تو حضورؒ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام اسی سکول میں کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں ایلنگ کے ڈپٹی میئر نے حضورؒ کو خوش آمدید کہا تھا اور جماعت کے پُرامن پیغام کو سراہتے ہوئے اپنی طرف سے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی تھی۔ بعد میں حضورؒ نے اپنی تقریر میں ان کا شکریہ ادا فرمایا اور انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمتِ انسانیت کے تمام کاموں میں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

آج تقریباً اڑتیس سال بعد اسی ہال میں مسجد دار السلام کی تعمیرِ نَو کی خوشی میں منعقد ہونے والی استقبالیہ تقریب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچویں خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرکت فرما رہے تھے۔

تقریبِ استقبالیہ کے باقاعدہ آغاز سے پہلے مہمانانِ کرام کی حضورِ انور کے ساتھ ملاقات تھی۔ اس ملاقات کے لیے سکول کا ایک کمرہ مختص کیا گیا تھا جہاں پر معزز مہمانانِ کرام حضورِ انور کا انتظار کر رہے تھے۔

حضورِ انور اس ملاقات کے بعد تقریب میں شرکت کی غرض سے سات بجے کے قریب شمالی دروازے سے مرکزی ہال میں رونق افروز ہوئے۔تقریب میں علاقے کی حکومتی انتظامیہ جن میں ممبران پارلیمنٹ، ایلنگ کے میئر، پولیس افسران سمیت کئی معروف مذہبی، سیاسی اور کاروباری و دیگر معزز شخصیات شامل ہوئیں۔

اس تقریب میں میزبانی کے فرائض مکرم مبشر احمد (ممبر نیشنل عاملہ) نے سرانجام دیے۔ سات بجے کے کچھ بعد ضروری اعلانات کیے گئے۔ میزبان موصوف نے تعارفی کلمات کہے اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ پھر تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو مکرم اسامہ صیام نے کی۔ تلاوت کی جانے والی سورۂ یونس کی آیات 26 اور 27 کا انگریزی ترجمہ مکرم عدیل منہاس نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم سہیل قریشی (ریجنل امیر مڈل سیکس) نے جماعتِ احمدیہ کا تعارف اور ساؤتھ آل میں اس کی مختصر

تاریخ پیش کی۔
انہوں نے اس پُرمسرّت موقعے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر مہمانوں کے تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا اور سب کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مسجد دارالسلام میں مجموعی طور پر سات سو نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ نیز یہ کہ اس مسجد کے دروازے ہر مذہب کو ماننے والے لوگوں کے لیے کھلے ہیں۔
بعدازاں معزّز مہمانانِ کرام نے مختصر خطاب کیا جن میں سیما ملہوترا (ممبر آف پارلیمنٹ برائے فیلتھم اور ہیسٹن) اور وریندرا شرما (ممبر پارلیمنٹ برائے ایلنگ اور ساؤتھ آل) شامل ہیں۔ مہمانانِ کرام نے اپنی تقاریر میں پُرامن معاشرے کے لیے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

حضرت امیر المومنین ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

مہمانوں کی مختصر تقاریر کے بعد حضورِانور ایدّہ اللہ بنصرہ العزیز نے سات بج کر بائیس منٹ پر مہمانوں سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضورِانور نے اپنے خطاب میں مسجد کے افتتاح کے موقعے پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی کونسل اور یہاں کے رہائشیوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔
حضور پُرنور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد تمام دنیا کے لوگوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور ایک پُرامن معاشرے کا قیام ہے۔ اس سلسلے میں حضورِانور نے بانیٔ اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے بابرکت اسوہ سے بعض مثالیں بیان فرمائیں۔ حضورِانور نے ایک آیتِ قرآنیہ سے انسان کی پیدائش کا بنیادی مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ مقصدِ تخلیق انسان خدا کی عبادت ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا انسانوں کے شکریے کا محتاج نہیں۔ اس لیے اس کی عبادت کا حق اسی وقت ادا ہوسکتا ہے جب انسان اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور خدا تعالیٰ رحمان ہے، رحیم ہے، مہربان اور معاف کرنے والا بھی ہے۔
حضورِانور نے جماعتِ احمدیہ کے بے لوث خدمتِ انسانیت پر مبنی کاموں کا تذکرہ فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے متعدد ممالک میں قائم احمدیہ ہسپتالوں، سکولوں اور صاف پانی کے کنوؤں کا ذکر فرمایا۔ حضورِانور نے فرمایا کہ سچا مسلمان ہمیشہ خدمتِ انسانیت کے کاموں میں لگا رہتا ہے اور خدا کی صفات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی کے خلاف اپنے دل میں نفرت نہیں رکھتا نیز یہ کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسجد محبت کا گہوارہ ہوتی ہے۔
حضورِانور نے "محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اسلامی تعلیمات اور نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کا آئینہ دار ہے۔
حضور پُرنور نے اس موقعے پر یہاں کے احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ مسجد صرف عبادت کے لیے ہی استعمال نہ ہو بلکہ خدمتِ انسانیت کے کاموں کے لیے بھی اسے استعمال کیا جائے۔
حضورِانور کا خطاب پونے آٹھ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا جس کے بعد حضور پُرنور نے اجتماعی دعا کروائی۔ حاضرین اپنے اپنے طریق کے مطابق اس دعا میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔
اس تقریب میں چھ ممبرانِ پارلیمنٹ، ایلنگ کے میئر، لیڈر ایلنگ کونسل، لیڈر ہاؤنسلو کونسل، نو(۹) کونسلرز، صدر شری گرو سنگھ سبھا، چیئرمین ہندو کونسل یوکے، چیئرمین ہندو ٹیمپلز یوکے، مسیحی، زرتشتی اور یہودی مذاہب کے مذہبی رہنما و ممبران و دیگر سمیت آٹھ سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ تقریب کے بعد مہمانوں کے لیے مسجد کے دورے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔
تقریب کے بعد حضورِانور کچھ دیر ہال میں رونق افروز رہے اور مہمان حضورِانور سے شرفِ ملاقات حاصل کرتے رہے۔ بعدازاں حضور پُرنور ہال کے جنوبی دروازے سے باہر تشریف لے گئے جس کے کچھ دیر بعد قافلہ واپس اسلام آباد روانہ ہوگیا۔

جماعت احمدیہ ساؤتھ آل کی مختصر تاریخ

احمدیہ مسلم کمیونٹی ساؤتھ آل کا قیام 1961ء میں ہوا۔ اس وقت یہاں صرف 10 سے 15 احمدی آباد تھے۔ یہاں کے پہلے صدر مکرم صدق المرسلین خادم سید صاحب تھے۔ 1969ء میں نمبر 26 ہامبرو روڈ (Hambrough Road) ساؤتھ آل پر ایک چھوٹا سا مکان بطور نماز سنٹر کرایہ پر لیا گیا جہاں پر مقامی احمدی احباب کو ایک عرصے تک پانچوں نمازیں با جماعت ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

اکتوبر 1975ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی منظوری سے مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ کی تقرّری ساؤتھ آل مشن ہاؤس میں ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ساؤتھ آل کے پہلے مبلغ ہونے کی سعادت نصیب ہے۔ اُس وقت ساؤتھ آل جماعت میں گرین فورڈ (Greenford) اور ہیز (Hayes) کی جماعتیں شامل تھیں۔ بعد ازاں جیسے جیسے ممبرانِ جماعت کی تعداد بڑھتی رہی، یہ جماعتیں خودمختار ہوتی گئیں۔

پانچ سال کے قلیل عرصے میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور خلافت احمدیہ کی برکت سے یہاں کی جماعت کو نمبر 11 بوئڈ ایونیو (Boyd Avenue) پر قائم ایک عمارت مبلغ باون ہزار (52000) پاؤنڈز میں خریدنے کی توفیق ملی جس کا افتتاح ستمبر 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے فرمایا۔ حضورؒ اس وقت برطانیہ کی جماعتوں کے دورے پر تھے۔ حضورؒ نے اس کا نام 'دارالسلام' عطا فرمایا۔

خلافت رابعہ کے بابرکت قیام کے بعد جب 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ دورۂ یورپ پر تشریف لائے تو اپنے برطانیہ قیام کے دوران حضورؒ نے اس مشن ہاؤس کا بھی دورہ فرمایا۔ اس وقت احباب جماعت کو اپنے پیارے آقا کے ہاتھ پر تجدیدِ بیعت کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

مسجد دارالسلام کی تعمیرِ نو

خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی دعا کی برکت سے مخالفت کے باوجود مقامی کونسل نے جنوری 2014ء میں جماعت احمدیہ کو اس عمارت کو گرا کر یہاں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ پلاننگ وغیرہ کے بعد اس کو گرا کر اسے مسجد کی تعمیر کے لیے تیار کرنے کا عمل جولائی 2017ء میں شروع کر دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 8؍اکتوبر 2017ء کو بنفسِ نفیس تشریف لے جا کر مسجد دارالسلام کا سنگ بنیاد رکھا جس کے بعد اس مسجد کی تعمیر کا کام بڑی مستعدی کے ساتھ شروع کر دیا گیا۔

یہ مسجد تہ خانے کے علاوہ تین منزلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی منزل پر ایک ہال ہے۔ دوسری پر مسجد جبکہ تیسری منزل پر مربی ہاؤس، دفاتر اور لائبریری بنائی گئی ہے۔

ساؤتھ آل میں جن مبلغین کرام کو خدمت کی توفیق ملی ان میں مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب، مکرم ہادی علی چودھری صاحب، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب، مکرم لئیق احمد طاہر صاحب اور مکرم رانا مشہود احمد صاحب شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے لیے اس مسجد کا افتتاح مبارک فرمائے اور ممبرانِ جماعت کو توفیق دے کہ وہ اس مسجد کے قیام کے مقاصد پورے کرنے والے ہوں۔ آمین

''اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، خطبہ جمعہ ۱۳؍جنوری ۲۰۱۷ء)

سیرت النبیؐ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا ۝

آج اس مقدس وجود کا ذکر ہو رہا ہے جس کی قوت قدسیہ نے دنیا کو عجیب اور بے مثل کام دکھائے۔ کچھ ایسے رنگ میں اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی کہ فرشتوں کی تحمید وتقدیس اس کے سامنے ماند اور پھیکی پڑ گئی اور وہ سرنگوں اپنی لاعلمی کا اقرار کرنے لگے۔ کچھ اس شان اور عجیب قوت کے ساتھ بنی نوع انسان کو آلائشوں سے پاک کیا کہ ہزاروں لاکھوں کو رب العزت کے بندے بنایا، قدسیوں کی صف میں لا کھڑا کیا وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا۔ اس کی قوت قدسیہ نے مادر زاد اندھوں کو شفا بخشی اور اچانک دنیا نے یہ دیکھا کہ وہ دیکھنے لگے ہیں۔ پیدائشی بہروں اور گونگوں کو قوت سماعت وگویائی عطا کی اور معاً وہ سننے اور بولنے لگے۔ لولوں اور لنگڑوں کو اس کے دست شفا نے اچھا کر دیا اور تیز رَو توانا قدموں کے ساتھ وہ روحانی بلندیوں کی طرف دوڑنے لگے۔ صدیوں کے بیمار ہزار آزار لئے ہوئے اس کے پاس آئے اور دیکھو دیکھو کہ اس کی ایک جاں بخش نظر سے اچھے ہو گئے وہ جس کی دست نورانی کی پَرتو سے کتنے ہی نحیف ہاتھ طاقت، شوکت اور توانائی اور نور سے بھر گئے اور یدِ بیضا کی طرح چمکنے لگے۔

وہی ہمارا آقا جس کی حیات آفریں سانسوں نے صدیوں کے مردوں کو زندہ کیا اور جس کی مٹھی نے عرب کی ویران اور بے روح خاک کو ہاتھوں میں لیا تو ابوبکرؓ وعمرؓ، عثمانؓ وعلیؓ پیدا ہوئے۔ ہاں وہی ہمارا آقا دل وجان سے پیارا وہی محبوبوں میں محبوب محمدؐ جس کے سانسوں کے مہک نے لاکھوں مردوں کو زندہ کر دیا اور کتنے ہی زندوں کو مسیحا بنا دیا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

فقیروں کا ملجی اسیروں کا ماوٰی
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
پڑا ہر طرف غل وہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت وجبل نام حق سے
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا خوف ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی

آپؐ نے بے شمار آسمان ہدایت کے ستارے پیدا کئے اور آپؐ کے وصال کے بعد بھی یہ آپؐ کا غیر فانی نور زندہ رہا اور ہر صدی کے سر پر تاریک راتوں میں ضیاء پاشی کرتا رہا۔ آپؐ کی سانسوں کی برکت سے وہ مہدی آیا، وہ مسیح الزمانؑ پیدا ہوا جس نے ایک عالم کے مردوں کو جِلا دینی تھی اور مرتی ہوئی انسانیت کو حیات نو کا پیغام سنانا تھا۔ وہ جس کے وجود کے ساتھ اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب آجانا مقدر ہو چکا تھا۔ وہ آیا اور آپؐ ہی کے دم قدم کی برکت سے آیا۔ وہ شاہد آیا جس کے وجود کا ایک ایک ذرہ اس بات پر گواہ تھا کہ اس نے جو کچھ پایا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پایا وہ آیا اور اپنے محبوب آقا کے حسن واحسان کے گیت گاتا ہوا آیا۔ اس کے عشق ومحبت کے گیتوں میں ایک عجیب رس تھا اور وہ انوکھے سروں میں اپنے نفس کو مٹا کر اپنے محبوب کی بڑائی بیان کرتا رہا۔ اس کے گیت کچھ اس انداز کے تھے کہ ملائک بھی اس کے ہمنوا ہوئے اور فضا اس نغمہ عشق اور اس جیسے سینکڑوں نغمات عشق سے بھر گئی کہ:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلین ہے
وہ طیب و امیں ہے اُس کی ثناء یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقاء یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُسکا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم، روحانی خزائن جلد ۰۲ صفحہ: ۶۵۴)

جب آنحضور ﷺ نے دعویٰ فرمایا تو بجز خدا اور چند بندگان خدا کے کون تھا جو آپؐ کا حامی تھا؟ بڑے بھی آپؐ کی جان کے دشمن ہوئے اور چھوٹے بھی، امیر بھی اور غریب بھی، اپنے بھی اور غیر بھی، قریش کے ہر قبیلہ نے آپؐ کے قتل کا اجماع کیا۔ آپؐ کی سلامتی اور فلاح کے جواب میں ہر طرف سے گالیاں اور آزار آپؐ کے حصے میں آئے، جان کو بھی دکھ دیئے گئے اور جسم کو بھی، اوجڑیاں آپؐ کی پیٹھ پر اور خاک آپؐ کے بالوں میں ڈالی گئی لیکن صبر کے اس پہاڑ نے جسے خُلق عظیم عطا ہوا تھا ہر نفرت کا جواب شفقت اور ہر بغض کا جواب رأفت سے دیا۔ یہاں تک کہ آپؐ کے خلق عظیم اور مقبول دعاؤں کی طاقت نے جسے ہم قوت قدسیہ کہتے ہیں وہ حیرت ناک انقلاب برپا کیا جس کی نظیر پیش کرنے سے کائنات عاجز ہے۔ وہی جان لیوا دشمن جانیں آپؐ پر نچھاور کرنے لگے اور گالیوں کی جگہ دن رات کے درود نے لے لی۔ ماؤں نے اپنے جگر کے لعل پیش کر دیئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں پیشتر اس کے کہ آنحضور ﷺ کو کوئی گزند پہنچے۔ بیویوں نے خاوندوں کی قربانی دیں، بہنوں نے بھائی قربان کئے اور آپؐ کی سمت برسائے جانے والے تیر صحابہ نے بڑھ بڑھ کر اپنے چھاتیوں پر لئے۔

آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ نے وحشی انسانوں کو انسان اور پھر انسانوں کو مہذب انسان بنانے پر ہی بس نہیں کی اور بغض و کینہ کو عشق و وفا میں تبدیل کرنے پر ہی اکتفا نہ فرمائی بلکہ اس حد تک انھیں ہر خلق میں صیقل کیا کہ خدا تعالیٰ کی نظرِ انتخاب نے انہیں اپنے لئے چن لیا اور حرص و ہوا اور لات و منات کے بندے عباد الرحمن کہلانے لگے حضرت ابو ہریرہؓ نے جب کسریٰ کے رومال پر تھوکا تھا تو اس خیال سے کہ وہ ابو ہریرہؓ جو کئی کئی دن کے فاقے سے بے ہوش ہو جایا کرتے تھے آج آنحضور ﷺ کی قدموں کی برکت سے کسریٰ کے رومال پر تھوک رہا ہے بے اختیار ان کے منہ سے یہ کلمہ نکل گیا تھا کہ بَخ بَخ ابوھُریرۃ! واہ واہ ابو ہریرہ! تیری بھی کیا شان ہے! لیکن حق یہ ہے خدا کی قسم آنحضور ﷺ نے اپنے غلاموں کو لقاء اللہ کے جس بلند مقام پر پہنچا دیا تھا اس کے پیش نظر یقیناً وہ رومال زبان حال سے یہ پکار رہا ہوگا کہ بخ بخ یا کسریٰ! واہ واہ اے کسریٰ! تیری بھی آج کیا شان ہے! تیرے رومال پر آج محمد عربیؐ کا ایک دربان تھوک رہا ہے۔

حضرت خدیجہؓ نے کہا
خدا کی قسم! یہ کلام خدا تعالیٰ نے اس لئے آپ پر نازل نہیں کیا کہ آپ ناکام اور نامراد ہوں اور خدا آپ کا ساتھ چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ ایسا کب کر سکتا ہے۔ آپ تو وہ ہیں کہ آپ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور بیکس اور بے یار و مددگار لوگوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ وہ اخلاق جو ملک سے مٹ چکے تھے وہ آپ کی ذات کے ذریعہ سے دوبارہ قائم ہو رہے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور سچی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ کیا ایسے انسان کو خدا تعالیٰ ابتلاء میں ڈال سکتا ہے؟

آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ ایک انسان کی زندگی میں آنے والے تمام ممکنہ حالات میں تا قیامت بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل نمونہ ہیں۔ آخر وہ کیا کیفیات و حالات ہیں جو کسی انسان کی زندگی میں آ سکتے ہیں۔ بچپن، بچپن میں یتیمی، چھوٹی عمر میں پیاروں کی وفات کا دکھ، بزرگوں سے سلوک، غریبی، امیری، محکومیت، حکومت، حالت جنگ و امن، فتح پانا اور شکست کھانا، لاکھوں کا ساتھ ہونا اور اکیلا ہونا، غیر شادی شدہ ہونا پھر شادی کرنا، بیماری اور تندرستی، صاحب اولاد ہونا اور اولاد کا فوت ہونا، دوستوں کا دوست ہونا اور دشمنوں سے بھی حسن سلوک کرنا، ملازمت کرنا، تجارت یا کوئی اور کاروبار کرنا، مالی معاملات کا پیش آنا جن میں خرید و فروخت، قرض و رہن سب شامل، معاہدات کرنا

،کسمپرسی کی حالت میں ہونا اور پھر شہرت کی بلندیوں کو چھونا، عائلی زندگی کے بھی تمام پہلوؤں سے گزرنا ،نوکروں چاکروں والا ہونا' کنبہ والا ہونا، کسی کا ہمسایہ ہونا، وطن سے بے وطن ہونا، کسی یتیم یا بیوہ کا سرپرست ہونا، ایک سے زائد شادیاں کرنا اور ایک بیوی کرنا، جوانی، ادھیڑ عمری اور بڑھاپا، آزاد ہونا اور دشمن کے گھیرے میں آنا، مظلوم ہونا اور ظلم کا بدلہ لینے کا موقع ملنا، زخمی ہونا، قتل کی کوشش ہونا اور پھر بالآخر ایک بھرپور عظیم الشان زندگی گزار کر اس دنیا سے اپنے خالق سے حقیقی سے جاملنا۔

سیرت النبی ﷺ کے ایک پہلو پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہ نظر آتا ہے کہ پچیس سال یعنی جوانی بھر اور کسی حد تک جوانی ڈھلنے کے آغاز تک بالکل کنوارے اور مجرد رہے۔ مگر نہایت عفیف، نہایت پاکدامن کہ کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا حرام ،جوانی ہے مگر دیوانی نہیں۔ قویٰ ہیں مگر ان کا غلط استعمال نہیں جذبات ہیں مگر بے طریقہ نہیں۔ غرض آپ ﷺ تمام کنواروں اور غیر شادی شدہ لوگوں کیلئے کامل نمونہ ہیں۔

اس وقت ساری دنیا کا میڈیا اسلام ،مسلمان اور پیغمبر اسلام کے نام پر اور چند احمق نام نہاد مسلمان بھی گویا انہی کے آلہ کار بن کر سید ولد آدم حضرت محمد مصطفی ﷺ کا نام لیکر دنیا میں جو آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں ان حالات کے پیش نظر امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری جو راہنمائی فرمائی ہے کہ کس طرح ہم نے سیرت النبی ﷺ سے فائدہ اٹھانا ہے اور اپنے دلوں میں کونسی آگ لگانی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

پس یہ آگ ہے جو ہر احمدی نے اپنے دل میں لگانی ہے اور اپنے درد کو دعاؤں میں ڈھالنا ہے۔ لیکن اس کے لئے پھر وسیلہ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ہی بننا ہے۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو کھینچنے کے لئے، دنیا کی لغویات سے بچنے کے لئے، اس قسم کے جو فتنے اٹھتے ہیں ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ کی محبت کو دلوں میں سلگتا رکھنے کے لئے، اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے، آنحضرت ﷺ پر بے شمار درود بھیجنا چاہئے۔ کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔ اس پُرفتن زمانے میں اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کے لئے اپنی نسلوں کو احمدیت اور اسلام پر قائم رکھنے کے لئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے کہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجا کرو کیونکہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا، ------------ مجھ پر تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا ہی کافی ہے تمہیں جو حکم ہے وہ تمہیں محفوظ رکھنے کے لئے ہے۔

(تفسیر درمنثور بحوالہ ترغیب اصفہانی۔ مسند دیلمی بحوالہ درود شریف صفحہ 158۔ مرتبہ مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری۔ جدید ایڈیشن)

پس ہمیں اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے اس درود کی ضرورت ہے۔ باقی اس آیت اور اس حدیث کا جو پہلا حصہ ہے اس سے اس بات کی ضمانت مل گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مقام کو گرانے اور استہزاء کی چاہے یہ لوگ جتنی مرضی کوشش کر لیں اللہ اور اس کے فرشتے جو آپ پر سلامتی بھیج رہے ہیں ان کی سلامتی کی دعا سے مخالف کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آنحضرت ﷺ کی ذات

بابرکات پر حملوں سے ان کو کبھی کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اسلام نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے اور تمام دنیا پر آنحضرت ﷺ کا جھنڈا لہرانا ہے۔

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹیؓ کہتے ہیں کہ ”ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ فرماتے تھے کہ درود شریف کے طفیل اور کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جذب ہوجاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور فرمایا کہ درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔“

(اخبار الحکم جلد 7 نمبر 8 صفحہ 7 پرچہ 28 رفروری 1903ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔“ (برکات الدعا روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۰۔۱۱)

انسانی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے تحت ہی کامیابی کی راہ دکھا سکتی ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:

”میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقل مند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو“۔ (الفضل ۴ ؍ستمبر ۱۹۳۷ء)

برطانیہ کے طول وعرض میں

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الحمدللہ ماہ نومبر، دسمبر 2019ء اور جنوری 2020ء میں مرکزی ہدایت پر جماعت احمدیہ برطانیہ کے طول وعرض میں متعدد جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوئے۔

بالعموم یہ جلسے احباب جماعت کی تعلیمی۔تربیتی اور روحانی ترقی کا موجب ہوئے۔ہزاروں افراد نے جوش و خروش سے ان میں حصہ لیا۔ کیا بڑے اور کیا چھوٹے۔کیا مرد اور کیا عورتیں، کیا بچے اور کیا بچیاں سب ان جلسوں میں دلی محبت اور بڑے ذوق سے شریک ہوئے۔ الحمدللہ

ذیل میں گزشتہ تین ماہ میں برطانیہ کے 14 ریجنز میں منعقد ہونے والے جلسوں کا ایک اشاریہ درج ہے اور قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد اکناف عالم میں اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی برکت سے دلوں میں ایک پاک اور نیک تبدیلی کی روح پیدا فرمائے۔آمین

رپورٹ جلسہ سیرت النبیؐ جماعتہائے احمدیہ برطانیہ

ریجن	مقررین	جماعت	تعداد شاملین
لندن A	مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مکرم عمران احمد خالد صاحب(4)	اَپر پارک وانڈزورتھ ٹاؤن روہیمپٹن Mosque South مسجد فضل وانڈزورتھ	47 122 130 120 150

لندن B	مکرم رفیق احمد حیات صاحب مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب(7) مکرم راحیل احمد صاحب مکرم داؤد خان صاحب مکرم عدیل شاہ صاحب	کنگسٹن بیت الفتوح بیت الفتوح South مرٹن پارک ووسٹر پارک مالڈن مینر ہیمپٹن اینڈ یوویل بیت الفتوح ایسٹ بیت الفتوح ریجن	70 30 37 70 80 80 70 160 1000
بیت الاحسان	مکرم نثار آرچرڈ صاحب مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مکرم محمود طیب صاحب مکرم طاہر خالد صاحب	ومبلڈن ساؤتھ کارشالٹن والنگٹن مورڈن ساؤتھ ساؤتھ چیم چیم	 70 35
اسلام آباد	مکرم ہمایوں حنیف اویل صاحب مکرم منصور ضیاء صاحب مکرم عاطف رشید صاحب	اسلام آباد۔ آلڈر شاٹ کراولی ووکنگ	395 70 93
نارتھ ویسٹ	مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مکرم محمد احمد خورشید صاحب	مانچسٹر	500
ساؤتھ ویسٹ	مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مکرم عمار احمد صاحب مکرم ارشد محمود صاحب۔ مکرم منیر سوڈان صاحب مکرم شکیل احمد صاحب۔ مکرم کیمو کساما صاحب	کارڈف برسٹل ڈیون اینڈ کارنوال سوانزی	180 25 15 30
سکاٹ لینڈ	مکرم قریشی داؤد احمد صاحب	گلاسگو ڈنڈی	220 16
نارتھ ایسٹ	مکرم عطاء المجیب راشد صاحب(2) مکرم مبارک احمد بسرا صاحب مکرم صباحت کریم صاحب مکرم ثمر احمد شیخ صاحب مکرم انیق الرحمان صاحب مکرم طاہر سلیمی صاحب مکرم حسن سلیمی صاحب۔ مکرم ڈاکٹر قمر الدین صاحب	بریڈ فورڈ کیتھلے ہڈرز فیلڈ سپین ویلی ہارٹلے پول نیو کاسل شیفیلڈ	348 45 240 40 50 40 90

	مکرم سید ہاشم احمد صاحب۔ مکرم اکبر احمد صاحب مکرم ماہر احمد صاحب۔ مکرم عامر احمد صاحب	ڈونکاسٹر ساؤتھ سکنتھورپ	20
مڈل سیکس	مکرم عطاء المجیب راشد صاحب(2)۔ مکرم نثار آرچرڈ صاحب مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب۔ مکرم عطاء الرحمان خالد مکرم ظہیر خان صاحب۔ مکرم عتیق الرحمان صاحب	ہیز ہاؤنسلو نارتھ ساؤتھ آل بیت الواحد	180 140 140
مڈلینڈ	مکرم عبد الغفار احمد صاحب۔ مکرم منصور کلارک صاحب مکرم زرتشت لطیف صاحب۔ مکرم فخر آفتاب صاحب مکرم عقیل احمد کنگ صاحب۔ مکرم الیاس احمد صاحب مکرم حسن محمد صاحب۔ مکرم سلیمان خالد۔ مکرم کنول صاحب مکرم شیخ رفیق احمد صاحب۔ مکرم سید امتیاز احمد صاحب	برمنگھم برمنگھم لیسٹر کوونٹری ناٹنگھم بیت الغفور	90 125 120 30 65 170
ہارٹفورڈشائر	مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مکرم عثمان شہزاد بٹ۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب	لیوٹن سٹیونج	 80
ساؤتھ	مکرم عطاء المجیب راشد صاحب(2)۔ ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مکرم فیض احمد زاہد صاحب۔ مکرم رضا احمد صاحب مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب۔ مکرم محمد سروخ صاحب مکرم عابد انور صاحب۔ مکرم نصیر احمد ظفر صاحب	بیت السبحان بیت السبحان بیت السبحان کیٹفورڈ	132 140 300 107
		تھارنٹن ہیتھ کرائڈن ناربری	160 450 130
ایسٹ	مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب مکرم سفیر احمد خان صاحب	نیوہیم بیت الاحد	150 30
ویسٹ مڈلینڈز	مکرم نثار آرچرڈ صاحب۔ مکرم شفیع شاہنواز صاحب مکرم ہمایوں جہانگیر صاحب۔ مکرم منصور ضیاء صاحب۔ مکرم فخر آفتاب صاحب۔ مکرم عمیر صاحب	والسال وولورہیمپٹن	80 70
کل 14 ریجن	67 مقررین۔ کل تقاریر 88	64 جماعتیں	7714

یہ بات قابل ذکر ہے کہ احمدی احباب اور خواتین کے علاوہ 79 غیر مسلم احباب وخواتین نے بھی ان بابرکت اجلاسات میں شرکت کی اور آخر میں سوال وجواب میں بھی شامل ہوئے۔ احباب کی دلچسپی کے لئے برطانیہ کے نقشہ میں ان علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں یہ اجلاسات منعقد ہوئے ہیں۔

(رپورٹ: لئیق احمد طاہر۔ لندن)

برطانیہ میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا پھیلاؤ

رپورٹ سالانہ اجتماع ۲۰۱۹ء
مجلس انصاراللہ ویسٹ مڈلینڈز

الحمدللہ، مجلس انصاراللہ ویسٹ مڈلینڈز کا سالانہ اجتماع مورخہ ۹ جون ۲۰۱۹ کو مسجد دارالبرکات، برمنگھم، یوکے میں منعقد ہوا۔ امسال اجتماع کا تھیم برکات خلافت تھا۔ یہ ایک بہت اچھی منصوبہ بندی کے ساتھ کیا گیا اجتماع تھا چنانچہ تمام حاضرین اس سے بھرپور لطف اندوز ہوئے۔ اس اجتماع کی ایک مختصر مگر جامع رپورٹ پیش خدمت ہے۔

منصوبہ بندی

اس اجتماع کی تیاری اپریل میں ناظم اعلیٰ اجتماع، مکرم محمد اظفر احمد کی تقرری کے ساتھ شروع ہوئی۔ اجتماع کمیٹی کی تشکیل اور منظوری کے بعد اس کمیٹی کی تین میٹنگز ہوئیں جس میں اجتماع کی تیاری کے تمام مراحل کا نہ صرف جائزہ لیا جاتا رہا بلکہ اس میں مزید بہتری کی کوششیں بھی کی جاتی رہیں۔

تیاری اجتماع گاہ

سٹیج، ہال، رجسٹریشن اور مال ڈیسک، کھیلوں کا میدان اور تبلیغ نمائش کی تیاری کے لئے مورخہ ۸ جون ۲۰۱۹ کی شام کو ایک بھرپور وقارِ عمل کیا گیا۔

اجتماع کا دن۔ ۹ جون ۲۰۱۹ء
رجسٹریشن

الحمدللہ، ۱۴۰ انصار نے پورے ریجن میں سے اس اجتماع میں شمولیت کی اور یہ حاضری گذشتہ سال کی ۹۳ فی صد حاضری سے ۷ فی صد زیادہ تھی۔

پہلا سیشن

صبح ۱۰:۳۰ پر پہلا سیشن ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ ویسٹ مڈلینڈز کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس سیشن میں تلاوت، نظم اور عہد کے بعد تین تقاریر مندرجہ ذیل عنوانات کے ساتھ پیش کی گئیں:

۱۔ انصاراللہ کی ذمہ داریاں
۲۔ تعلیم القرآن کی اہمیت
۳۔ یوکے میں صحت کو لاحق مسائل

کھیلوں کے مقابلہ جات

پہلے سیشن کے فوراً بعد مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا:

۱۔ والی بال (۶ مجالس کی ٹیموں نے شمولیت کی)
۲۔ رسّہ کشی (۴ مجالس کی ٹیموں نے شمولیت کی)
۳۔ پیغام رسانی (۴ مجالس کی ٹیموں نے شمولیت کی)
۴۔ ٹیبل ٹینس (۲۰ انصار نے شرکت کی)
۵۔ گولہ پھینکنا (۲۰ انصار نے شرکت کی)
۶۔ ڈارٹس (۲۵ انصار نے شرکت کی)
۷۔ میوزیکل چیئر (۱۲ انصار نے شرکت کی)

اس سیشن کا اختتام محترم صدر صاحب، مجلس انصاراللہ یوکے، ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمان کی آمد پر رسہ کشی کے فائنل مقابلہ کے بعد ہوا۔ اس کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا اہتمام تھا۔

علمی مقابلہ جات

پہلے سیشن کے فوراً بعد تلاوت اور نظم کے مقابلوں کا انعقاد نماز ظہر سے پہلے اور تقاریر اردو و انگریزی (تیّار شدہ اور فی البدیہہ) کے مقابلوں کا انعقاد دوپہر کے کھانے کے بعد کیا گیا۔ ان مقابلوں کے دوران نماز عصر کے لئے وقفہ کیا گیا۔ علمی مقابلہ جات میں ۲۴ انصار نے بھرپور تیّاری کے ساتھ شرکت کی۔

دوسرا سیشن

یہ سیشن محترم صدر مجلس انصاراللہ، یوکے کی صدارت میں نماز ظہر کے بعد شروع ہوا۔ ناظم عمومی مجلس انصاراللہ ویسٹ مڈلینڈز، مکرم فرید محمود مبشر نے ریجن کی گذشتہ چار ماہ کی کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ دو تقاریر مرکز سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں نے کیں جس میں انہوں نے نیشنل چیرٹی واک فار پیس کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچائیں۔ صدر صاحب مجلس انصاراللہ یوکے نے مسرور آئی ہسپتال کی تکمیل اور اسکو چلانے کے اخراجات کی تفصیل پیش کی اور انصار بھائیوں کو اس مد میں دل کھول کر مالی مدد کرنے کی اپیل کی۔ بعد ازاں یہ سیشن صدر صاحب کی تقریر بعنوان برکات خلافت اور دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

اختتامی سیشن اور تقسیم انعامات

یہ سیشن مکرم نائب صدر، مجلس انصاراللہ یوکے، سیّد امتیاز احمد کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد ناظم اعلیٰ اجتماع نے رپورٹ پیش کی۔ مکرم، مولانا، عبدالغفار، مربّی سلسلہ احمدیہ نے ایک تقریر بعنوان برکات خلافت پیش کی اور آخر پر نائب صدر، انصاراللہ یوکے نے تقسیم انعامات کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دعا سے اس اجتماع کا اختتام ہوا۔

”روشنی کے وارث بنو،
نہ کہ تاریکی کے عاشق،
تا تم شیطان کی گزرگاہوں
سے امن میں آجاؤ“

(حضرت مسیح موعودؑ، کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۴۵)

بدلیں گے دعاؤں سے یہ حالاتِ کرونا

ٹل جائے گی تقدیر سے آفاتِ کرونا
بدلیں گے دعاؤں سے یہ حالات کرونا
رحمت سے خداوند کی مایوس نہ ہو تم
وا اس کا ہے در آؤ مناجاتِ کرونا
آئے گی بہار اب کے تو پھر پھول کھلیں گے
ہلکان نہ رو رو کے یُوں دن رات کرونا
بے چین ، فکر مند ، پریشان ہو گر تم
سجدوں میں بیاں سارے یہ حالات کرونا
ویران ہے معبد تو کلیسا بھی ہے خالی
دکھلائے گا کیا کیا یہ کرشمات کرونا
مجبور ہیں لاچار ہیں مشرق ہو یا مغرب
چہروں سے ہویدا ہیں علامات کرونا
ہر شخص حجابوں میں نقابوں میں ہے ملبوس
دیکھی ہیں عجب ہم نے کرامات کرونا
ہر شہر قرنطینہ و سُنسان پڑا ہے
ہر ملک میں ارزاں ہے یہ سوغات کرونا
مشکل ہو پہاڑوں سی تو ٹل جاتی ہے اس سے
اخلاص سے کچھ صدقہ و خیرات کرونا
غفلت کو کرو دُور کرو راضی خدا کو
الفت کی محبت کی شروعات کرونا

(انیس احمد ندیم۔ جاپان)

نرم زبان کا استعمال

مرتبہ :فرید احمد طاھر

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ. (آل عمران160)

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا اور تُو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نیز فرمایا: اُرْفُقِي فَاِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهُ (صحیح بخاری:6927) کہ نرمی اختیار کیا کرو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوگی یہ اسے مزین بنا دے گی اور جس چیز سے اسے نکال لیا جائے تو یہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔ (سنن ابی داؤد4808)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں۔ اسی لئے اپنے زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 262)

فرمایا: زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی قدر امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں! محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 11 مورخہ 24 مارچ 1901)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ جب انسان مرفہ الحال اور اکڑ باز ہو جاتا ہے تو وہ دکھوں میں مبتلا ہوتا ہے، اس وقت نجات کی راہ نہیں ملتی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایسے انسان ہیں کہ دعویٰ اسلام کرتے ہیں مگر عمل دیکھو تو بازار میں کفار کے اعمال اور ان کے اعمال برابر ہیں۔ نیک نمونہ دکھا کر دوسروں کو قائل کر سکتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی نسبت فرماتا ہے کہ اگر تُو نرم مزاج نہ ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد جمع نہ ہوتے۔

(خطبات نور صفحہ17)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ میں
اس موقع پر۔۔۔ توجہ دلاتا ہوں کہ اپنی تقریروں میں اخلاص اور ہمدردی کو مدنظر رکھیں۔ کوئی چبھتا ہوا یا سخت لفظ استعمال نہ کریں بے شک اعتراضات کے جواب دیئے جائیں مگر جواب اپنے اندر اخلاص اور محبت رکھتا ہو۔ ایسے درد اور خیر خواہی کے ساتھ ہو کہ معترض بھی اسے محسوس کرے اور اگر کوئی سخت سے سخت دل ہو تو بھی صداقت کی گرمی سے متاثر ہو کر حق قبول کر لے۔

(اختتامی تقریر جلسہ سالانہ 1940
انوار العلوم جلد 16 صفحہ 6)

فرمایا: احمدی افراد اپنے لباس و اطوار میں دوسرے لوگوں سے جدا نہیں ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم نے ان پر کچھ ایسا اثر کیا ہے کہ باوجود لباس وغیرہ میں تغیر نہ ہونے کے عام طور پر لوگ ان کو پہچان لیتے ہیں اور اس کی وجہ ان کے وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جن کے ذریعہ سے وہ دوسروں سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ ان کی زبانوں کا گالیوں اور فحش باتوں سے پاک ہونا، ان کا دوسروں کی خاطر تکلیف اٹھانا اور ایثار سے کام لینا، ان کے دھوکے اور فریب

سے بچنا، یہ ان کو ہر مجلس میں ممتاز کر کے دکھا دیتا ہے اور وہ آدمی بھی جو احمدی کیریکٹر سے واقف ہو لیکن ایک احمدی کا ذاتی واقف نہ ہو اسے ریل یا جلسہ یا دوسری اجتماع کی جگہوں میں پہچان لیتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 245)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں کہ رمضان میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کا حکم ہے۔ پھر اپنے اخلاق کے محاسبہ کرنے کا خاص طور پر حکم ہے۔ مثلاً کسی کو گالی نہیں دینی۔ سختی نہیں کرنی۔ اوّل تو کوئی مسلمان گالی دیتا ہی نہیں۔ اب بعض لوگ دینے لگ گئے ہیں۔ بہرحال سخت کلامی نہیں کرنی۔ پیار سے بات کرنی ہے۔ نرمی سے بات کرنی ہے۔ اخوت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ بد خلقی نہیں دکھانی۔ (خطبات ناصر جلد چہارم)

فرمایا: جب تم دوسرے سے ملو یا اس سے بات کرو تو زبان کی تیزی نہ دکھاؤ۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہیں خدا کی راہ میں جو تکلیفیں پہنچتی ہیں اور تمہارے دل میں غصہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے تمہارے اندر ایک ضعف پیدا ہو جاتا ہے مگر اس کے باوجود تم نے کسی پر زیادتی نہیں کرنی اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ گالیاں سن کے دعا دو۔

اس خُلق کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان کا استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا۔۔۔۔ وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندرنجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔۔۔۔ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں پر تو تو میں میں اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانئے کہ آپ ایک گندی نسل پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں۔۔۔۔ اس لئے میں نے محسوس کیا ہے کہ جب تک بچپن سے ہم اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھاتے، اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا اور ان کی بدخلقیاں بعض نہایت ہی خطرناک فساد پیدا کر سکتی ہیں جن کے نتیجے میں دکھ پھیل سکتے ہیں جماعتیں بٹ سکتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 نومبر 1989)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک حکم آپس میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنا ہے اور دوسروں کو اچھی بات کہنا ہے، نرمی اور پیار سے بات کرنا ہے۔ چبھتی ہوئی اور کڑوی بات نہ کرنے کا حکم ہے جس سے دوسروں کے جذبات کو تکلیف ہو۔ جیسا کہ فرمایا قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا یعنی لوگوں سے نرمی اور پیار سے بات کیا کرو۔ ایسے طریقہ سے جس سے کسی کے جذبات کو تکلیف نہ پہنچے۔ معاشرے میں اکثر جھگڑے زبان کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ اس عضو کو سنبھال لو تو جہنم سے بچ جاؤ گے۔ یہ بھی جہنم میں لے جانے کا ایک ذریعہ ہے۔ بعض لوگ بڑے نرم انداز میں بات کر دیتے ہیں جو کسی کی برائی ظاہر کر دے یا بڑے آرام سے نرم الفاظ میں کوئی چبھتی ہوئی بات کر دی اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے آرام سے بات کی تھی۔ دوسرا شخص ہی بھڑک گیا ہے۔ اس کو پتہ نہیں کیا تکلیف ہوئی۔ تو یہ چالاکیاں بھی کسی کے سامنے کہو گے تو شاید دنیا کے فیصلہ کرنے والوں کی نظر سے تو بچا لیں گی لیکن اللہ تعالیٰ تو دلوں کا حال جانتا ہے اس کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پس ایک احمدی کو باریکی میں جا کر اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر آپ یہ کر لیں گے تو ان ملکوں میں بھی اور دنیا میں ہر جگہ جہاں احمدیوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں، رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، دلوں میں بغض اور کینے پلتے بڑھتے ہیں ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھیں اور اس کے احکامات کو زندگیوں کا حصہ بنائیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انذار کے نیچے بھی آ سکتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 ستمبر 2005)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے اور نرم زبان استعمال کرنے سے اس معاشرہ کو جنت نظیر معاشرہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ظاہری صفائی

مرتبہ :فرید احمد طاہر

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ. (البقرة223)۔ یقیناً اللہ کثرت سے توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے (بھی) محبت کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفائی نصف ایمان ہے۔(مسلم کتاب الطهارة باب فضل الوضوء)

فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ ۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی پسند کرتا ہے صاف یعنی عیوب سے منزہ ہے اور صفائی پسند کرتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب النظافه)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَنَظَّفُوْ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ نَظِيفٌ تم نظافت پاکیزگی کو اختیار کرو کیونکہ اسلام ایک نظیف مذہب ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلنَّظَافَةُ تَدْعُوْ اِلَى الْاِيْمَانِ نظافت ایمان کی طرف بلاتی ہے۔گویا اسلام ایمان اور نظافت لازم وملزوم ہیں اگر مومن ہے تو لازماً صفائی پسند اور نظافت پسند ہوگا اور ایک صاف ستھرا انسان لازماً ایمان کی طرف کشاں کشاں چلا آئے گا۔

(فتاوی دار الافتاء المصرية)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس اُمورفطرت کا حصہ ہیں مونچھیں تراشنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے پورے صاف رکھنا، بغلوں کے بال کاٹنا، زیرِ ناف بال کاٹنا، استنجاء کرنا۔راوی کہتے ہیں کہ دسویں بات بھول گیا ہوں۔غالباً وہ کھانے کے بعد کلی کرنا ہے۔(مسلم کتاب الطهارة حديث:604)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کے اغراض اور خشوع اور خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے۔اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔(ر.خ جلد 10صفحہ319) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ. یعنی خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اُن کو بھی دوست رکھتا ہے جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔سو توابین کے لفظ سے خدا تعالیٰ نے باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی اور مُتَطَهِّرِين کے لفظ سے ظاہری طہارت اور پاکیزگی کی ترغیب دی۔

(ایّام صلح.ر.خ.جلد14صفحہ336)

فرمایا: جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے اور اپنی بدرووں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور اپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ (ر.خ.جلد14صفحہ337)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: لوگو! تم مومن کہلاتے ہو اور تم اس بات کو جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔وہ پاک ہے۔پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے۔(خطبات نور صفحہ1)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں :
انسانی تقاضوں میں سے ایک تقاضا صفائی پسندی کا ہے ۔جسم کو صاف رکھنا، منہ کو صاف رکھنا، کپڑوں کو صاف رکھنا اور ایسی اشیاء کا استعمال کرنا جو ناک کی قوت کو صدمہ نہ پہنچانے والی ہوں بلکہ اس کے لئے موجب راحت ہوں۔اس تقاضا کو بھی لوگوں نے غلطی سے تقویٰ اور نیکی کی اعلیٰ راہوں پر چلنے والوں کے طریق کے خلاف سمجھا ہے اور ایک ایسی راہ اختیار کر لی ہے کہ یا تو خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ طیب اشیاء فضول جائیں یا خدا کے بندے جو ان اشیاء کو استعمال کریں گنہگار ٹھہریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بناوٹی نیکی اور جھوٹے تقویٰ کی چادر کو بھی چاک کر دیا اور حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ خود پاک ہے اور پاک رہنے کو پسند کرتا ہے ۔آپؐ جہاں رہتے اکثر غسل فرماتے ۔کئی اُمور کے ساتھ غسل کو آپؐ نے واجب قرار دے دیا۔ چونکہ انسان اپنے گھر کے اشغال کی وجہ سے صفائی میں سُستی کر بیٹھتا ہے اس لئے آپؐ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے میاں بیوی کے تعلقات کے ساتھ غسل کو واجب قرار دیا۔ پانچوں نمازوں سے پہلے آپؐ ان اعضاء کو دھوتے جو عام طور پر گردوغبار کا محل بنتے رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس امر پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیتے۔ کپڑوں کی صفائی کو آپؐ پسند فرماتے ۔ جمعہ کے دن دھلے ہوئے کپڑے پہن کر آنے کا حکم دیتے اور خوشبو کو خود بھی پسند فرماتے اور اجتماع کے مواقع کے لئے خوشبو کا لگانا پسند فرماتے ۔ جہاں اجتماع ہونا ہو چونکہ مختلف قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں متعدی بیماریوں کے اثرات کے پھیلنے کا خطرہ ہوتا آپؐ وہاں خوشبودار مصالحہ جات اور ان جگہوں کو صاف رکھنے کا حکم دیتے ۔بدبودار اشیاء سے پرہیز فرماتے اور دوسروں کو بھی اس سے روکتے کہ بدبودار اشیاء کھا کر اجتماع کی جگہوں میں آئیں۔غرض جسم کی صفائی، لباس کی پاکیزگی اور ناک کے احساس کا آپؐ پورا خیال رکھتے اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کا حکم دیتے۔(انوار العلوم جلد10 صفحہ543)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں: اگر غور سے دیکھا جائے تو صفائی ہمارے سارے ہی حواس سے تعلق رکھنے والی چیز ہے۔ مثلاً لمس سے اور چھونے سے تعلق رکھنے والی صفائی یہ ہے کہ جن راہوں پر ہمارے بھائیوں نے چلنا ہے ان راستوں کو صاف کیا جائے۔ان کے گڑھوں کو پُر کیا جائے۔ جو غیر ہموار جگہیں ہیں ان کو ہموار کیا جائے تا کہ انہیں ٹھوکر نہ لگے۔ یہ شہر کی صفائی کا حصہ ہے اور اس کا تعلق لمس سے ہے۔ پھر صفائی کا تعلق ناک سے بھی ہے۔ربوہ میں سڑکوں پر یا راستوں پر یا ایسی جگہوں پر جن کے قریب سے ہم نے گزرنا ہے یا ہمارے بھائیوں نے گزرنا ہے ایسی گندگی نہ ہو کہ جس سے بدبو اُٹھ رہی ہو اور ہمارے ناک کراہت محسوس کریں۔۔ پس صفائی کا ایک یہ حصہ بھی ہے۔ پہلا حصہ تھا لمس سے تعلق رکھنے والی صفائی۔ ناہموار جگہوں کو ہموار کر دیں۔ راہوں کو ایسا بنا دیں کہ کسی کو ٹھوکر نہ لگے اور تکلیف نہ ہو کسی کو موچ نہ آئے اور دوسرے یہ ہے کہ ہمارے ناک بھی ربوہ کو صاف پائیں۔ پھر ایک صفائی یہ ہے کہ ہماری آنکھیں بھی ربوہ کو، ربوہ کی سڑکوں کو اور سڑکوں کے اردگرد جو جھاڑیاں اور درخت ہیں ان کو صاف دیکھیں۔ اس صفائی کا تعلق دیکھنے سے ہے۔کئی جگہ کانٹے دار جھاڑیاں اس طرح اگی ہوئی ہوتی ہیں کہ چلنے والے کو بے خیالی میں چبھ سکتی ہیں۔ یہ لمس سے تعلق رکھنے والی صفائی کا فقدان ہے لیکن وہ آنکھ کو بھی بُری لگتی ہیں کہ یہ کیا ہے۔ چند گھنٹے کا وقار عمل جس چیز کو صاف کر سکتا تھا اس میں غفلت اور سُستی برتی گئی ہے۔(خطبہ جمعہ 3 نومبر1978)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں: ظاہری سجاوٹ اور ظاہری زینت بھی سنت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی صاف ستھرے اور پاکیزہ اور زینت اختیار کرنے والے تھے اور آپؐ کے صحابہؓ بھی جہاں تک توفیق تھی ایسا ہی کرتے تھے۔
(خطبہ جمعہ 4 نومبر1983)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ** یعنی طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا حصہ ہے۔ اب دیکھیں مومن کے لئے صفائی کا خیال رکھنا کتنا ضروری ہے۔ اور یہ احادیث اکثر مسلمانوں کو یاد ہیں، کبھی ذکر ہو تو آپ کو فوراً حوالہ بھی دے دیں گے۔لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس پر عمل کس حد تک ہے؟ یہ دیکھنے والی چیز ہے، اگر ایک جگہ صفائی کرتے ہیں تو دوسری جگہ گند ڈال دیتے ہیں اور بدقسمتی سے مسلمانوں میں جس شدت سے صفائی کا احساس ہونا چاہئے وہ نہیں ہے۔ اور اسی طرح

اپنے اپنے ماحول میں احمدیوں میں بھی جو صفائی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں وہ مجموعی طور پر نہیں ہیں۔ بجائے ماحول پر اپنا اثر ڈالنے کے ماحول کے زیرِ اثر آجاتے ہیں۔ پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک میں اکثر جہاں گھر کا کوڑا کرکٹ اُٹھانے کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے، گھر سے باہر گند پھینک دیتے ہیں حالانکہ ماحول کو صاف رکھنا بھی اُتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنے گھر کو صاف رکھنا۔ ورنہ تو پھر اس گند کو باہر پھینک کر ماحول کو گندا کر رہے ہوں گے اور ماحول میں بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بن رہے ہوں گے۔ اس لئے احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ262,261)

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کے اس حصہ صفائی کی طرف توجہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات اور ان ارشادات پر عمل کرنے اور ہمیں اپنے آپ کو، اپنے گھروں اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہر خیر طلب کرنے اور شر سے بچنے کی ایک جامع دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ. وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ. وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ. (ترمذی)

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی۔ تُو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچنا لازم ہے۔

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق اسقدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں؟ پُرانے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تاکہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں۔ اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے اُسے اجازت تو دے دی لیکن پھر فرمایا، کیا تمھارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اُس نے کہا، یا رسول اللہ آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آجکل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سنکر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ یا انہیں کونسی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے مگر آجکل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بنا پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ

(از تصنیف: فخرالحق شمس صاحب)

ولادت اور خاندانی حالات: حضرت نواب محمد علی خان صاحب کاتعلق ایک معزز خاندان غوری سے ہے آپ ریاست مالیرکوٹلہ کے رئیس تھے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب یکم جنوری 1870ء کو اپنے والد کی چوتھی بیگم نواب بیگم صاحبہ بنت سردار خان صاحب کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ بہت شفیق تھیں اور صفائی کا بہت خیال رکھتیں۔ آپ کو اپنے والد سے بے حد محبت تھی۔ جب آپ ساڑھے سات سال کے تھے کہ والد وفات پا گئے۔ آپ انکا بہت محبت سے ذکر کیا کرتے تھے۔

تعلیم اور بچپن: جب آپ چھ سال کے ہوئے تو آپ کے والد نے آپ کو سب سے اعلیٰ ادارے چیفس کالج انبالہ بھیجا جہاں رؤسا کے بچے زیرِ تعلیم ہوتے تھے۔ آپ کے ساتھ ملازم، اتالیق، گھوڑے اور سواری الغرض کافی عملہ بھیجا گیا۔ سکول میں آپ کے اساتذہ نے ہمیشہ اچھا سلوک کیا۔ آپ اکثر باوقار طور پر دوسرے لڑکوں سے الگ تھلگ رہتے۔ آپ نے کبھی انگریزی لباس نہ پہنا۔ آپ ٹینس کھیلتے۔ آپ کو ہر چیز کی دریافت کا فطرتاً شوق تھا۔

پہلی شادی: آپ کا نکاح 14 سال کی عمر میں خالہ زاد مہر النساء بیگم صاحبہ سے ہو چکا تھا۔ 21 سال کی عمر میں رخصتانہ ہوا۔ کسی قسم کی کوئی رسوم نہ ہوئیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا سفر مالیرکوٹلہ: آپ کے والد شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے مگر آپ کو 14 سال کی عمر میں اس مسلک سے دوری پیدا ہوگئی۔ حضرت نواب صاحب کے خاندان کے ایک معزز فرد کے حضرت اقدسؑ سے اچھے تعلقات تھے جس کی وجہ سے حضورؑ مالیرکوٹلہ تشریف لائے۔

حضرت نواب صاحب نے اپنے استاد صاحب سے حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر سنا تھا۔ جب حضورؑ مالیرکوٹلہ تشریف لائے تو نواب صاحب تعلیم کے سلسلہ میں باہر گئے ہوئے تھے۔ حضرت اقدسؑ سے آپ کی خط و کتابت 1889 میں شروع ہوئی۔ اور 20 سال کی عمر میں تلاشِ حق کی خاطر مالیرکوٹلہ کا عیش و آرام چھوڑ کر قادیان کا تاریخی سفر کیا۔

سلسلہ احمدیہ میں شمولیت: بعد ازاں بعض سوالات کا اطمینان بخش جواب پانے کے بعد آپ نے بیعت کا خط لکھا۔ رجسٹر بیعت میں آپ کا بیعت نمبر 210 اور تاریخ 19 نومبر 1890 درج ہے۔

حضرت نواب صاحب نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کی کہ میں حضرت مولوی نورالدینؓ سے قرآن مجید پڑھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کے ارشاد پر مولوی صاحب مالیرکوٹلہ تشریف لے گئے اور چند ماہ قیام کیا۔

قادیان ہجرت: حضرت نواب صاحب کی قادیان میں ہجرت میں بہت سی روکیں تھیں۔ ظاہری دولت و حشمت، مال و منال جاگیریں اور وطن چھوڑ کر قادیان آنا بہت مشکل تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی توجہ، شفقت اور دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ تمام مشکلات آسان کر دیں۔

ہجرت کے بعد آپ اپنے دو کچے کمروں میں آ کر ٹھہرے جو ''الدار'' سے ملحق تھا۔ آپ کے بیٹے نواب عبدالرحمٰن صاحب کہتے ہیں کہ اس مکان کی تنگی کی یہ حالت تھی کہ ایک کوٹھڑی جس میں ایک پلنگ تھا حضرت والد صاحب اور خالہ جان (دوسری والدہ) رہتے تھے اور تینوں بھائی دوسرے کمرے میں جسکی چھت بارش ہونے پر گرنے کا خطرہ ہوتا تو والد صاحب ہمیں اپنے کمرے میں بلا لیتے اور ہم نیچے بستر لگا کر سوتے۔

حضرت اقدسؑ کی مہمان نوازی: حضرت مسیح موعودؑ آپ سے بہت شفقت اور محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ تقریباً چھ ماہ تک حضورؑ کے ہاں سے کھانا آتا رہا جس کا انتظام حضرت اماں جان خود فرماتیں۔ اتنے لمبے عرصے کی مہمان نوازی کے بعد حضورؑ نے بمشکل کھانے کا اپنا انتظام کرنے کی اجازت دی۔

پہلی بیوی کی وفات اور ان سے اولاد: 1898 میں آپ کی پہلی بیوی وفات پا گئیں۔ ان سے آپ کے چار بیٹے پیدا ہوئے۔ چوتھے بیٹے والدہ کی وفات کے چند روز بعد ہی فوت ہو گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کی زوجہ کا جنازہ غائب پڑھایا۔

دوسری شادی: حضرت مسیح موعودؑ کے مشورہ اور تحریک پر

حضرت نواب صاحب نے اپنی مرحومہ اہلیہ کی چھوٹی بہن محترمہ امتہ الحمید بیگم صاحبہ سے شادی کر لی۔ان سے آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔یہ اہلیہ بھی 1906 میں وفات پا گئیں۔ان کا جنازہ بھی حضرت مسیح موعودؑ نے پڑھایا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے نکاح:

17 فروری 1908 کو حضرت مسیح موعودؑ کی بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے بعوض چھپن ہزار روپے حق مہر پر حضرت خلیفہ اولؓ نے پڑھایا اور رخصتانہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد 14 مارچ 1909 میں ہوا۔

حضرت نواب صاحب کی اکلوتی بیٹی حضرت نواب بو زینب بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے ہوا۔(حضرت بو زینب صاحبہ،حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی دادی محترمہ ہیں)اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی صاحبزادی حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کا نکاح آپ کے صاحبزادے نواب محمد عبد اللہ خان صاحب سے ہوا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے بطن سے آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔جن میں سے حضرت صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بنیں۔

ایک تاریخی سعادت: حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت نواب صاحب کو خط بھجوایا کہ قادیان آتے ہوئے اپنا فونوگراف ساتھ لیتے آئیں تا کہ غیر ممالک میں دعوت الی اللہ کی غرض سے کچھ پیغام بھرے جائیں۔چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی نظم

آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے

اور کچھ دیگر نظمیں اور تقریریں بھری گئیں ۔

علم دوست شخصیت: آپ ایک علم دوست شخصیت تھے۔آپ کا روپیہ ہمیشہ نیک کاموں میں خرچ ہوا۔آپ نے ایک انجمن مصلح الاخوان قائم کی اور ایک سکول قائم کیا۔آپ نے سرسید کی مساعی میں دل کھول کر چندہ دیا۔آپ کو تعلیم کی عام ترویج کا بہت شوق تھا۔مدرسہ احمدیہ کے لئے کئی مرتبہ مالی تعاون کیا اور آپ کی ہی اعلیٰ ہمتی سے قادیان کالج قائم ہوا۔

رشوت سے نفرت اور فطری سخاوت: حضرت نواب صاحب کی زندگی ایک مردِ مومن کی عملی تصویر ہے۔آپ کو رشوت سے بہت نفرت تھی۔اس کے لئے آپ کو بہت سا مالی نقصان بھی اٹھانا پڑا۔آپ نہایت عالی حوصلہ اور مستقل مزاج بزرگ تھے۔طبیعت نہایت منکسر المزاج تھی۔

آپ کی فطرت میں سخاوت کا طبعی جوش تھا اور بسا اوقات آپ اپنی ضرورتوں پر دوسروں کو مقدم کر لیتے تھے۔جماعت کے غرباء آپ کی فیاضیوں سے آسودگی کی زندگی بسر کرتے۔آپ کبھی غمزدہ نہ ہوئے ہمیشہ چہرہ پر خوشی اور مسرت رہتی،اللہ پر کامل توکل اور بھروسہ تھا۔آپ بہترین سیرت کے مالک تھے۔حد درجہ کا اخلاص رکھتے تھے جو آپ کی دعوت الی اللہ کی جدوجہد اور مالی خدمات سے ظاہر ہوتا ہے۔آپ ابدال کے رنگ میں بہترین سیرت کے مالک تھے اور اس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے کئی رنگ میں کیا۔

خلیفہ اول سے عقیدت و محبت: حضرت نواب صاحب حضرت خلیفۃ الاول سے حد درجہ اخلاص اور اطاعت کا تعلق رکھتے تھے۔اسی کا نتیجہ تھا کہ آخری دو ہفتے نواب صاحب کو حضورؓ کی عیادت و خدمت کا بہترین موقع میسر آیا۔

حضرت نواب صاحب کا جماعت میں مقام:

حضرت نواب صاحب کا مقام جماعت احمدیہ میں بہت بلند ہے۔خلافتِ اولیٰ اور ثانیہ کے قیام میں آپ کی سعی بلیغ اور مساعی جمیلہ تاریخ احمدیت کا سنہری باب ہیں۔آپ اعلیٰ درجہ کا علمی ذوق رکھتے۔آپ قابل اور عالم اشخاص کی قدر کرتے اور انکے ساتھ عزت سے پیش آتے۔آپ نے اردو اور عربی قواعد تالیف فرمائے۔

انکساری اور فروتنی: آپ کی طبیعت میں بہت انکسار تھا۔بیت الذکر میں نماز کے لئے تشریف لاتے تو عموماً سب سے آخری صف میں جوتیوں کے قریب بیٹھ جاتے۔اگر حضرت مسیح موعودؑ ارشاد فرماتے تو آگے چلے جاتے۔آپ کے دل میں حد درجہ فروتنی کے باعث آپکا دل غرباء،ملازمین اور ضرورتمندوں کے لئے جذبات محبت وشفقت سے پُر رہتا۔ان سے حسنِ سلوک سے پیش آتے۔اقارب سے بھی بہت حسنِ سلوک اور مروت سے پیش آتے۔

حجۃ اللہ کا خطاب: یکم مارچ 1903 کو صبح کی سیر میں حضرت اقدسؑ نے نواب صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آج رات ایک کشف میں آپ کی تصویر ہمارے سامنے آئی اور اتنا لفظ الہام ہوا ’’حجۃ اللہ‘‘۔

اس الہام کے بعد آپ نے حتی المقدور دعوت الی اللہ کی اور کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

مالی قربانی: آپ نے متعدد مواقع پر مالی قربانی کی تحریکات میں حصہ لیا، عمارات کی درستگی کروائی جن میں مدرسہ احمدیہ، منارۃ المسیح اور مرکزی لائبریری شامل ہیں۔ آپ نے رفاہِ عامہ کے کام سرانجام دیئے سڑکیں بنوائیں، مریضوں کی امداد کے لئے رقم فراہم کی۔ ان کے علاوہ سلسلہ کے پہلے اخبار الحکم کی اعانت، دار الضعفاء کیلئے زمین اور الفضل کے اجراء میں اعانت بھی آپ کی مالی قربانیوں کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ میں خدمات: آپ کو 1900 سے 1918 تک مختلف عہدوں پر سلسلہ کی خدمات کا موقع ملا ان میں میگزین ریویو کے اسسٹنٹ فنانشل سیکریٹری اور پھر فنانشل سیکریٹری، صدر انجمن احمدیہ کے امین، صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ناظر اور دو سال تک صدر انجمن احمدیہ کے جنرل سیکریٹری کے عہدے شامل ہیں۔

اخلاقِ فاضلہ: آپ صالح، نیک، پابندِ شریعت زاہد اور عابد انسان تھے۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپ کسی پر اعتراض نہ کرتے، نہ ہی کسی کا شکوہ کرتے اور نہ اسے پسند کرتے۔ نہ غیبت کرتے اور نہ سنتے۔ ادب اور حفظِ مراتب کے بے حد پابند تھے۔ حضرت نواب صاحب ایک شیر مومن تھے۔ آپ اپنے بڑے بھائیوں، بزرگان رفقاء کرام اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کیلئے بے حد احترام کا جذبہ رکھتے۔ حضرت نواب صاحب استقامت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپ حد درجہ عفت پسند اور پردہ کے حد درجہ پابندی کے حامی تھے۔ نمازوں کی ادائیگی، روزہ، تلاوت قرآن کریم، مشاغل دینیہ وغیرہ میں ہمہ وقت مصروف رہتے۔

آخری علالت اور وفات: حضرت نواب صاحب کی آخری علالت لمبا عرصہ رہی۔ اس بیماری میں آپ کامل سکون سے زندگی کے کاموں میں مصروف رہے۔ آخر 10 فروری 1945 کو بعمر 75 سال حضرت نواب صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کی تدفین احاطہ خاص میں ہوئی جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا مزار مبارک ہے۔

نظم

کلامِ محمود 1946ء کراچی کے سفر میں

ایک دل شیشہ کی مانند ہوا کرتا ہے
ٹھیس لگ جائے ذرا سی تو صدا کرتا ہے

مَیں بھی کمزور مرے دوست بھی کمزور تمام
کام میرے تو سبھی میرا خدا کرتا ہے

ہوش کر دشمنِ ناداں یہ تُو کیا کرتا ہے
ساتھ ہے جس کے خدا اُس پہ جفا کرتا ہے

زندگی اُس کی ہے دن اُس کے ہیں راتیں اُس کی
وہ جو محبوب کی صحبت میں رہا کرتا ہے

قلبِ مومن پہ ہے انوارِ سماوی کا نزول
روشن اس جگ کو یہ اللہ کا دِیا کرتا ہے

اطاعت کی اہمیت و برکات

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
”جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنے ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔“

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین حدیث نمبر: ۳۴۴۱)

محترم خواجہ رشید الدین قمر صاحب

خواجہ رشید الدین قمر صاحب 25 دسمبر 1933ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولوی قمر الدین صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں پہلے صدر خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت سرانجام دینے کی سعادت ملی۔

ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کے ذریعہ ہوا جن کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تحریرات میں کئی جگہ فرمایا ہے۔

عشق خلافت آپ کے رگ رگ میں بسا ہوا تھا۔ بزرگانِ دین اور مربیانِ سلسلہ کا انتہائی درجہ کا احترام آپ کے دل میں تھا۔ جماعت کے لئے انتہائی درجہ کی غیرت رکھتے تھے۔ نہ کبھی نظام کے خلاف کوئی بات کی اور نہ ہی کبھی کسی ہلکے سے شائبہ والی بات کو بھی برداشت کیا۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے اور اپنا حصہ جائیداد بہت پہلے 2000ء میں ہی ادا کر دیا تھا۔

پابندئ نماز کے لئے فکر مند رہتے۔ کسی بھی حالت میں یہی کوشش ہوتی کہ نماز وقت پر اور باجماعت ادا کی جائے۔ تہجد گزار اور دعا گو تھے۔ آخری دنوں میں ہسپتال میں بھی جس حد تک ممکن ہوا نماز باجماعت پڑھنے کی کوشش کی۔

بے حد منکسر المزاج تھے۔ نہایت ملنسار اور ہر ایک سے مسکرا کر ملنا ان کا معمول تھا۔ ان کے خاندان والے اور اکثر ملنے والے ان کے بارہ میں یہی رائے رکھتے ہیں کہ انتہائی فرشتہ صفت انسان تھے۔

برٹش ایئر ویز کی 33 سالہ ملازمت کے دوران رات کی شفٹ اسی لئے لی تھی کہ جماعتی خدمات کے لئے دن کا وقت مل سکے۔ اس وجہ سے بعض اوقات نیند بھی پوری نہیں کر سکتے تھے۔ مگر اس کے باوجود جماعتی خدمت کے دوارن کبھی ماتھے پر شکن تک نہ آنے دی۔

رشتوں کو نبھانا بخوبی جانتے تھے اور اس کے لئے اپنے سے کم عمر والوں سے بھی معافی مانگ لیا کرتے تھے تا کہ رشتوں میں خرابی پیدا نہ ہو۔

میرے ساتھ بھی بعض اوقات اگر کہیں محسوس ہوا کہ ان سے کوئی ایسی بات ہو گئی ہے (جو مجھے خود تو کبھی محسوس بھی نہ ہوئی) تو ملنے پر یا فون پر خاص طور پر یہ کہتے کہ لگتا ہے مجھ سے زیادتی ہو گئی ہے اور معافی کی درخواست کرتے۔ بلکہ مجھے شرمندگی ہوتی اور مَیں ان کو کہا کرتا کہ اول تو ایسی کوئی بات ہی نہیں لیکن آپ نے جو کہا بڑے ہونے کے ناطے آپ کا حق تھا۔ پھر بھی معافی پر اصرار کرتے۔

بڑوں اور چھوٹوں سب کا بے حد احترام کرتے۔ اور ان کی کسی بھی پریشانی پر ان کے لئے ہر ممکن دعاؤں سے بھی مدد کرتے۔ اکثر ضرورت مندوں کی مالی مدد تک بھی اس طرح کرتے کہ کسی دوسرے کو خبر تک نہ ہو۔

کوئی بھی بیمار ہوتا تو اس کے لئے ہر ممکن کوشش کر کے مناسب علاج ڈھونڈتے اور پھر اگر کسی دوا یا کسی اور چیز کی ضرورت ہوتی تو اس تک پہنچانے کی بھی ہر ممکن کوشش کرتے۔

اپنی انتہائی بیماری میں بھی اپنی اہلیہ کا خیال رکھتے۔ ان کے آرام کی فکر رہتی۔ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے کہ وہ دوائیں وقت پر لے رہی ہیں۔

اپنے کام خود کرنے کی عادت آخری وقت تک رہی۔ اپنے کام کے لئے کسی دوسرے کو تکلیف دینا پسند نہ کرتے۔ ان کا ذہن خدا کے فضل سے آخری وقت تک چاق و چوبند رہا۔ اور کئی امور پر فکر کا اظہار کرتے رہے۔

بچوں کی دنیا

عاصی صحرائی

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں۔کلمہ کے معنے کی طرف غور کرو لا الہ الا اللہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کرتا ہے کہ میرا معبود بجز خدا کے اور کوئی نہیں۔الہ ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنے معبود اور محبوب اور اصل مقصود کے ہیں اس کے معنے یہ ہیں کہ جب تک خدا کو مقدم نہ کیا جاوے جب تک خدا کو مقصود نہ ٹھہرایا جاوے انسان کو نجات حاصل نہیں ہوسکتی جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے اور کوئی اس کا پیارا نہیں رہتا بجز خدا کے کوئی اس کا معبود نہیں رہتا اور بجز خدا کے کوئی اس کا مطلوب نہیں رہتا یہ کلمہ شریف ایک اللہ کے سوا تمام الٰہوں کی نفی کرتا ہے (مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۹۸۸۔۹۸۷)

”میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے“ (حقیقۃ الوحی ص ۶۵۔۶۴) اسی کلمہ کا تقاضا ہے کہ قرآن کریم سے بہت پیار کیا جائے اس کی تلاوت باقاعدہ کی جائے اور اس کی دل و جان سے پیروی کی جائے۔اسلام کے ارکان پانچ ہیں۔اور یہ پانچوں ہی ضروری عبادات ہیں جن کو بجالائے بغیر کوئی شخص حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا۔پہلی عبادت تو کلمہ کی حقیقت سمجھ کر سارے نفسانی بتوں کو لا کے گرز سے توڑ کر خدا کے سوا سب کی نفی کرنا اور ہر بات میں خدا کو مقدم کرنا اور محمد ﷺ کے قدموں پر قدم رکھنا ،پانچوں وقت نمازیں شرائط کے مطابق ادا کرنا،رمضان کے روزے رکھنا، مال پاس ہو تو زکوۃ دینا،اور زندگی میں ایک بار خدا کے گھر کا حج کرنا ہے۔

اللہ تعالی نے اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور ہم جو احمدی ہیں ہم اسی عہد کے ساتھ آپ کی جماعت میں داخل ہوئے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔اور اس راہ میں جو بہت مشکل اور کٹھن راہ ہے ہم آپ کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور اس راہ میں جو بھی قربانی ہم سے طلب کی جائے گی اسے پیش کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔خواہ وہ جان کی ہو، مال کی ہو وقت کی ہو،عزت کی ہو یا خود اپنے آپ کو، یا اولاد کو وقف کرنے کی صورت میں ہو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قلم اور زبان کی روحانی جنگ میں ہم کس طرح غالب آئیں گے اور وہ کون سے ہتھیار ہیں جن کو استعمال کر کے یہ عظیم جنگ جیتنی ہے۔کیا وہ توپیں تلوار دوسرے جنگی ہتھیار ہیں یا خودکش حملے ہیں ۔۔۔نہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں وہ کوئی دوسری قسم کے ہتھیار ہیں جن کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک کو مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بچی لیس ہونا پڑے گا جن کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار،توبہ، دینی علوم کی واقفیت خدا تعالی کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۳۔) ”انسان کی خداترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اسے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے۔کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ

کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔ دولت منداس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں'' (ازالہ اوہام ص ۴۴۰)

''روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے روزے سے کشوف پیدا ہوتا ہے'' (ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۷۹م،ع،ا،ق ص ۱۰۰۰) ''صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے'' (ملفوظات جلد چہارم ص ۲۵۶)

پس نماز سب سے ضروری عبادت ہے جو لوگ اپنی زندگی کا مقصد عبادت نہیں بلکہ دنیاوی چیزوں کا حصول سمجھتے ہیں اور پھر ان کی زندگی بظاہر خوشحال ہو جاتی ہے وہ نمازوں میں غافل ہو جاتے ہیں ان کو نماز میں رقت حاصل نہیں ہوتی نہ نماز میں کوئی مزا آتا ہے ایک بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ سمجھتے تو وہ یہی ہیں کہ ہمیں ایمان حاصل ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ سچے ایمان کی نعمت سے محروم ہیں۔ اس لئے ہم سب کو ہمیشہ نماز کے آئینہ میں بار بار اپنا چہرہ دیکھتے رہنا چاہیئے۔ مومن تو خدا کے نزدیک وہ ہیں جو هم علی صلوا تهم یحافظون کے مصداق ہیں یعنی پورے فکر اور سنجیدگی کے ساتھ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں کہ کوئی نماز کام میں رہ نہ جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے''۔ (ملفوظات جلد پنجم ص ۴۵۰) نیز فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہمارے راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہ دکھلا دیں گے اور ادھر یہ دعا ہے۔ اهد نا الصراط المستقیم۔ سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہاں سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے''۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ ص ۳۹-۳۸۔ الفضل لندن ۳۰ ستمبر ۲۰۱۰)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متواتر ارشادات کی تعمیل میں نظام جماعت اور ذیلی تنظیموں کا فرض ہے کہ وہ مستقل طور پر جائزہ لیتے رہیں کہ ہم میں سے کوئی ایسا تو نہیں جو فکر سے باقاعدہ نمازیں نہ پڑھتا ہو کیا ہم اپنی ہر میٹنگ میں اور اجلاس میں اس کا جائزہ لیتے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو فوراً اس پر عمل شروع کر دینا چاہیئے۔ خدا نے نمازوں میں غفلت برتنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ یہ بہت ہی فکر والی بات ہے۔ نمازوں کو فکر سے باقاعدگی سے سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر نہ پڑھنا غفلت میں شمار ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویل للمصلین الذین هم عن صلواتهم ساهون (ماعون) یعنی ان نمازیوں پر ویل یعنی برائی حسرت افسوس اور ہلاکت ہے۔ جو اپنی نمازوں میں غافل رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ تیس تیس برس تک برابر نماز پڑھتے ہیں پھر کورے کے کورے ہی رہتے ہیں کوئی اثر روحانیت کا اور خشوع خضوع کا ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا یہی سبب ہے کہ وہ (ایسی) نماز پڑھتے ہیں جس پر خدا تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے ایسی نمازوں کے لئے ویل آیا ہے۔۔۔۔ اس لئے نماز کو سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھے''

(ملفوظات جلد دوم ص ۳۴۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں ''نماز میں غفلت کئی طرح سے ہوتی ہے۔

نمبر ۱ بعض لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں، رسمی طور پر مسلمان کہلاتے ہیں مگر کبھی ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ نماز کا پڑھنا مسلمان کے واسطے فرض ہے اور جب تک وہ اپنے عین کاروبار کے درمیان وقت نماز آنے پر تمام دنیاوی خیالات کو بالائے طاق رکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتا تب تک اس میں اسلامی نشان نہیں پایا جاتا۔۔۔۔

(حقائق الفرقان جلد ۴ ص ۴۸۰)

نمبر ۲ وہ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں مگر کبھی کبھی جس دن کپڑے بدلے یا صبح کے وقت جب ہاتھ منہ دھویا اور نماز بھی اتفاق سے پڑھ لی۔ یا چند ایسے دوستوں میں قابو آ گئے جو نماز پڑھتے ہیں۔ وہاں ان کے درمیان مجبوراً پڑھ لی۔ یہ لوگ بھی غفلت کرنے والوں میں شامل

ہیں۔

نمبر۳ پھر کچھ ایسے لوگ ہیں جو پڑھتے تو ہیں مگر بسبب تکبر کے یا بسبب سستی کے، اپنے گھروں میں پڑھ لیتے ہیں ہر وقت اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ جب نماز کا وقت آیا تو اسی جگہ جلدی جلدی نماز پڑھ لی گویا ایک رسم ہے۔ جس کو ادا کرتے ہیں۔ یا ایک عادت ہے جس کو پورا کرتے ہیں۔ مسجد میں جانا اور جماعت کو پانا ان کے نزدیک ایک بے فائدہ امر ہے۔ یہ لوگ بھی غافلین میں شامل ہیں۔ اکثر آج کل کے دنیوی رنگ میں بڑے لوگوں میں اگر کسی کو نماز کی عادت ہے (تو ایسی ہے)

نمبر۴۔ بعض لوگ مسجد میں بھی جا کر نماز پڑھتے ہیں مگر بے دلی کے ساتھ۔ ان میں "تعدیل ارکان کا خیال نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف پوری توجہ سے نہیں جھکتے۔ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں۔ اور نماز کے اندر وساوس کو اور غیر خیالات کو بلاتے ہیں"

(حقائق الفرقان جلد۴ ص ۴۸۰)

ہر احمدی خالص ہو کر ظالموں اور ظلموں سے نجات کے لئے دعا کرے

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرالعزیز خطبہ جمعہ ۷۔ اکتوبر ۲۰۱۱ء میں فرماتے ہیں۔

"صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔ پس اُن صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جُھک جائیں دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کر لیں۔ آج دعائیں ہی ہیں جو ہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی جو پاکستانی نہیں ہیں وہ اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔........ ہر احمدی خالص ہو کر ظالموں ظلموں سے نجات کے لئے دعا کرے۔ یہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ اور اسی کی طرف بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ مجھے یاد ہے خلافت رابعہ میں جب میں ربوہ میں تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ پاکستان کے حالات کے متعلق دعا کی، حالانکہ اس وقت کے حالات آج کل کے حالات کا عشر عشیر بھی نہیں تھے۔ کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ خواب میں مجھے یہ آواز آئی کہ اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جُھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔ میں پہلے دن سے جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی حالتوں کی درستی کی طرف اور دعاؤں کی طرف بہت توجہ کریں"۔

(روزنامہ الفضل ۱۱۔ اکتوبر ۲۰۱۱ء)

جب وقت دیکھنے والی گھڑیاں نہیں تھیں

پرانے زمانے میں دھوپ گھڑی ہوا کرتی تھی۔ دھوپ کے آنے جانے سے سایہ لمبا یا کم ہوتا تھا۔ لوگ اسی سے اندازہ لگا لیا کرتے تھے۔ لیکن گھڑی کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود تھی۔ رات کو ستاروں کے نکلنے اور ڈوب جانے سے وقت کا اندازہ انسان لگایا کرتا تھا۔ اور قطبی ستارے سے سمت کا اندازہ لگا کر انسان سفر کرتا تھا۔ اور رات کے وقت چاند سے بھی وقت کا اندازہ لگایا کرتا تھا۔

کام کی باتیں.

☆ ایک لمحہ کی قدر اس شخص سے پوچھیں جو اولمپکس کے مقابلوں میں سونے کا تمغہ نہ حاصل کر سکا۔ ☆ ایک سیکنڈ کی قدر اس شخص سے پوچھیں جو ابھی ابھی کسی حادثے سے بال بال بچا ہے

۔☆ایک منٹ کی قدر اس شخص سے پوچھیں جس نے اپنی بس کو چھوٹتے ہوئے دیکھا مگر اس میں سوار نہ ہو سکا۔☆وقت کی قدر اس شخص سے پوچھیں جس کے والدین بوڑھے ہو گئے لیکن وہ ان کی خدمت نہ کر سکا۔☆عزیزو! وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا گزرا ہوا کل ماضی بن جاتا ہے مستقبل کیا ہے اس کا علم کسی کو نہیں، وقت کی قدر کریں۔

نقرس Gout

یعنی جوڑوں کے درد اور ورم کی شکایت غذائی بے اعتدالیوں کے علاوہ گرمی اور نمی کی وجہ سے اور جسم میں پانی کی کمی کی وجہ سے بھی لاحق ہوتی ہے۔اس سلسلے میں ہونے والی تحقیق کے مطابق ۳۵ سینٹی گریڈ سے زیادہ گرم اور ہوا میں ۱۷ ڈگری نمی کی وجہ سے نقرس کی تکلیف میں اضافہ ہوجاتا ہے۔بوسٹن یونیورسٹی اسکول آف میڈیسن نے اس تحقیق کے بعد مشورہ دیا ہے کہ نقرس کے مریضوں کو زیادہ پانی اور دیگر مشروب پینے سے فائدہ ہوتا ہے اور درد کی تکلیف اور شدت میں کمی ہوجاتی ہے۔

مسکراؤ اور مسکراتے ہی چلے جاؤ!

ایک دوست دوسرے دوست سے: میں نے آج ایک فقیر کی جان بچائی۔دوسرا دوست: وہ کیسے؟ پہلا دوست: میں نے ایک فقیر سے کہا کہ میں اگر تمہیں ایک ہزار روپیہ دوں تو تم کیا کرو گے؟ فقیر بولا میں خوشی سے مرہی جاؤں گا۔تو میں نے اسے ہزار کا نوٹ دکھا کر اپنی جیب میں واپس ڈال لیا۔

۲۔میاں بیوی کہیں جا رہے تھے ان کو راستہ میں سائیکل کا ایک پیڈل نظر آیا خاوند نے خوشی سے اٹھا کر اپنی بیگم کو کہا۔بیگم پیڈل تو مل گیا ہے باقی سائیکل خرید کر اس میں ڈال لیں گے۔

۳۔جج مجرم سے: تم آج تیسری بار عدالت میں آئے ہو، تمہیں شرم آنی چاہیے۔مجرم: (معصومیت سے) جناب آپ تو روزانہ ہی آتے ہیں۔کیا آپ کو آتی ہے؟

جامن!

جامن موسم گرما کا ایک مشہور و معروف سستا اور ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہونے والا پھل ہے۔اس کا درخت قد آور ہوتا ہے اور بعض درخت 50 گز تک اونچے ہوجاتے ہیں۔شاخیں چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔پتے لمبے تقریباً ایک بالشت، رنگت سبز سیاہی مائل، مزاج خشک سرد ہوتا ہے۔وٹامن ''سی'' سے بھرپور، سائٹرک ایسڈ کا خزانہ، معدہ اور آنتوں کی جلن، کمزوری اور خراش دور کر کے بھوک کو بڑھاتا ہے۔جامن میں پیاس کی شدت اور خون کی تپش کو کم کرنے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے۔وہ احباب جو ذیابیطس کے مریض ہیں انہیں جامن ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔کیونکہ جامن خون میں شکر کی مقدار کو بڑھنے سے روکتا ہے۔صفراء کو کم کرتا ہے، معدہ کو طاقت دیتا ہے اور جگر کے لیے بے حد مفید ہے۔جامن نمک لگا کر کھانا چاہئے اور جامن کھانے کے معاً بعد پانی پینے سے گریز کرنا چاہئے۔

قلعہ آگرہ۔

یہ قلعہ سب سے پہلے لودھی خاندان کا تھا۔جس کی تعمیر اینٹ اور پتھر سے ہوئی تھی۔اکبر بادشاہ نے آگرہ کو مستقل پائے تخت بنایا تو 1563ء میں پرانا قلعہ مسمار کر کے سنگ سرخ سے نیا قلعہ بنانے کا حکم دیا جو شہر کی مشرقی جانب دریائے جمنا کے کنارے نصف دائرے کی شکل میں ایک نہایت مضبوط، خوبصورت اور عظیم الشان عمارت ہے۔اس کی فصیل بہت چوڑی اور بلند رکھی گئی۔کیونکہ شاہی خاندان کی سکونت کے علاوہ دفاعی مقاصد بھی پیش نظر تھے۔فصیل میں 20 برج، چار دروازے اور دو کھڑکیاں تھیں۔
شاہ جہان کے عہد حکومت میں قلعے کی اندرونی عمارتوں میں بہت

ردّوبدل ہوا۔اوپر پرانی عمارتوں کی جگہ نئی عمارتیں نہایت خوش وضع ،خوبصورت اورزیادہ تر سنگ مرمر سے بنوائی گئیں۔اب صرف دو دروازے کھلے ہیں،باقی کھڑکیاں اوردروازے بند کردیئے گئے۔دیوان عام اوردیوان خاص بھی شاہ جہان ہی کے عہد میں بنے۔عالمگیر سے پہلے فصیل کے باہردس گز کا فاصلہ چھوڑ کرایک فصیل بنوادی جواندرونی فصیل سے بلندی میں کم ہے۔چونکہ مغلوں کے زیادہ تر محفوظ خزانے اسی قلعے میں تھے۔بند ہونے والے دروازوں میں سے ایک ہتیا بول نام دروازہ بھی تھا اس کی جگہ پتھر کے دوہاتھی آمنے سامنے کھڑے کرکےان کی سونڈوں سے محراب کی شکل بنائی گئی تھی۔کھلے دروازوں میں ایک کا نام دہلی دروازہ ہے جس کا رخ دہلی کی جانب ہے۔دوسرے کا نام امرسنگھ دروازہ ہے۔ یہ غالبًا اس لیے مشہور ہوگیا کہ اس کے اندر امرسنگھ راٹھور کا محلّہ تھا۔ان کے اندر کی خاص عمارتیں یہ ہیں۔دیوان عام،دیوان خاص،شیش محل،خاص محل،حمام،موتی مسجد،نگینہ مسجد،جہانگیر محل، کتب خانہ، جودھا بائی،مثمن برج،جس میں شاہ جہاں کا دورِنظر بندی میں گزرا۔پھراس میں مچھلی بھون اورتہہ خانے، پتھر کے دونہایت خوبصورت تخت بھی ہیں۔

انمول موتی

☆کائنات کی انمول چیزوں میں سے ایک چیز ''احساس'' ہے جودنیا کے ہرانسان کے پاس نہیں۔☆کسی کی مدد کرتے وقت اس کے چہرے کی طرف مت دیکھو،ہوسکتا ہے اُسکی شرمندہ آنکھیں تمہارے دل میں غرور کا بیج بودیں۔

ذراسوچیں

رشتوں میں مادیت،دودھ میں پانی،ایمان میں منافقت،مرچ میں سرخ اینٹیں،ہلدی میں رنگ،دیسی گھی میں کیمیکل،اَدرک میں کیمیکل والا پانی،گوشت میں پانی فلنگ،ہوٹلوں میں مردار گوشت،دوستی میں خودغرضی،نوکری میں رشوت،نماز میں دکھاوا،اور کہتے ہیں حکمران ٹھیک نہیں۔

عجیب بات ہے

جن کھوپڑیوں میں بھوسہ یا بارود بھرا ہے اُن سروں کی قیمت کروڑوں میں ہے۔لیکن جن کی کھوپڑیاں تخلیق کے سرچشمہ ہیں اُن کی جیبیں ہی نہیں معدے بھی خالی ہیں۔

علاماتِ قیامت

آپ ﷺ نے فرمایا۔فتنے بہت ہونگے۔نمازوں کو ضائع کرنا۔کثرت سے قتل ہونگے۔زکٰوۃ کوتاوان سمجھا جائے گا۔فاسق لوگ امام بن جائیں گے۔امانت میں خیانت کی جائے گی۔قیامت کے قریب علم اُٹھ جائے گا۔قرآن مجید ہوگا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔لوگ حج پرسیروتفریح کے لئے جائیں گے۔دوست کوقریب اور باپ کودور سمجھا جائے گا۔مسجدوں میں دنیاوی آوازیں بلند کی جائیں گی۔مرد بیوی کا مطیع اور ماں باپ کا نافرمان ہوگا۔قیامت کے قریب زلزلے کثرت سے آئیں گے۔عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہونگی۔۷۳فرقے مسلمانوں میں ہونگے مگرایک کے سواسب جہنمی ہونگے۔عوام اپنی ڈوربے دین لوگوں کے ہاتھوں میں دیں گے۔میری اُمت برے اعمال میں بنی اسرائیل کے قدم بہ قدم چلے گی۔(یہ حدیث صحاح ستہ سے نقل کی گئی ہیں)

معلومات

سرزمین پاکستان کونہروں کی،تھائی لینڈ کوآزادلوگوں کی،استنبول کو

مساجد کی زمین کہا جاتا ہے۔

مالدیپ کو موتیوں کی، بنگلہ دیش کو دریاؤں کی، بغداد کو خوابوں کی افغانستان کو پھلوں کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ پاکستان کو اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے۔ کوہ قاف روس میں واقع ہے۔ ترکی کے ایک شہر کا نام اُردو ہے۔ کویت میں کوئی دریا نہیں افغانستان میں کوئی سمندر نہیں، چین میں کوئی چڑیا نہیں۔

جو نہیں جانتا۔ جو نہیں جانتا اور وہ نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا، وہ بے وقوف ہے اس سے بچو! جو جانتا ہے اور وہ نہیں جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے، وہ سویا ہوا ہے، اس کو جگاؤ جو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے وہ عقلمند ہے اس کے پیچھے چلو!۔

دُرِّثمین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نُور ہے نُور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
مُصطفٰےؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

براہِ کرم آپ ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔
''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889 سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔
درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔
آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

۔کتاب کا نام: مصنف/ مرتب/ مترجم کا نام:۔ایڈیشن: مقام اشاعت:
۔تاریخ اشاعت:۔ناشر / طابع:۔تعدادصفحات: زبان:۔موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:

انچارج ریسرچ سیل، پی او باکس 14 چناب نگر ربوہ پاکستان

آفس:0092476214953
Res:0092476214313,
Mob:00923344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل:research.cell@ saapk org

انچارج ریسرچ سیل ربوہ

گلدستہ

قال اللہ تعالیٰ

یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں انکے حق داروں کے سپرد کیا کرو۔اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت ہی سننے والا اور گہری نظر رکھنے ولا ہے۔ (النساء : 59)

قال رسول اللہ ﷺ

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہوا، اگر وہ امین اور دیانت دار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔

(مسلم کتاب الزکوٰ)

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارہ میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت چاہے اپنی امانت کو واپس لے سکتا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام- روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 161-162)

ارشاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

پس یاد رکھیں کہ امانت کی بہت بڑی اہمیت ہے۔اور جتنے زیادہ عہدیداران، جماعت اور افراد جماعت گہرائی میں جا کر امانت کے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے، اتنے ہی زیادہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوتے چلے جائیں گے۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔نظام جماعت مضبوط ہوگا۔نظام خلافت مضبوط ہوگا۔آپ کی نظام سے وابستگی قائم رہے گی۔خلافت کے نظام کو مضبوط کرنے کیلئے خلیفۂ وقت کی تو یہی دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے متقیوں کا امام بنائے۔تو پھر ان دعاؤں کے مورد، ان کے حامل تو وہی لوگ ہوں گے جو اپنی امانتوں کا پاس کرنے والے، اپنے عہدوں کا پاس کرنے والے، اپنے خدا سے وفا کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور تقویٰ پر قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 3 تا 9 اکتوبر 2003- صفحہ 5 تا 7)

عزیز ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر لبیک کہتے ہوئے ہمیں مستحق طلبا کی مدد کرنی ہے۔ سکول، کالج، مساجد اور ہسپتال بنانے جیسے خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت کرتے ہوئے مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خدا کرے کہ ہم امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے والوں میں سرفہرست ہوں۔

اوپر درج کئے گئے خدمت خلق کے کسی بھی شعبے میں کوئی وعدہ لکھوانے کے لئے یا ادائیگی کے لئے آپ براہ راست خاکسار سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک میں جا کر ہمیں وقف عارضی کی طرف بھی توجہ دلائی تھی۔ اس سال ہم کچھ احباب پندرہ روزہ وقف عارضی پر سینیگال بھجوانا چاہتے ہیں جو اردو پڑھا سکیں یا کوئی بھی خدمت کر سکیں۔ جو ممبر وقف عارضی کے لئے اخراجات برداشت کر سکے ضرور کوشش کرے۔ تفصیلات کے لئے خاکسار سے یا مجلس عاملہ کے ممبران سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ہر چند کہ ہماری ایسوسی ایشن بہت چھوٹی سی ہے اور ہماری کوششیں بہت معمولی سی ہیں لیکن اسکے باوجود حضور انور قدم قدم پر ہماری رہنمائی فرماتے ہیں اور ہماری عاجزانہ سی کوششوں کی بھی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ پیارے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

والسلام

مبارک صدیقی

صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو۔ کے

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا سالانہ اجلاس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت

TICOSA کے صدر اور مجلس عاملہ کا انتخاب۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مختصر خطاب

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا سالانہ عشائیہ مورخہ 9 فروری 2020ء کو بعد نماز عشاء ایوان مسرور میں منعقد ہوا۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر ازراہ شفقت رونق افروز ہو کر اجلاس کو برکات سے نوازا۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (TICOSA) کا برطانیہ میں قیام بارہ سال قبل ہوا۔ تعلیم الاسلام کالج کی سعادتوں میں سے ایک بہت بڑی سعادت یہ ہے کہ اس سرزمین پر خلفائے وقت کے مبارک قدم پڑتے رہے۔ ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلے سے قبل ربوہ میں قائم اسی کالج سے گریجوایشن کی تھی۔

جماعتِ احمدیہ کی دیگر ایسوسی ایشنز کی طرح اس تنظیم کا انتظامی ڈھانچہ بھی بہت عمدہ ہے اور یہ اپنے کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی ہے۔

ممبرانِ ایسوسی ایشن ہر دو سال بعد اپنے صدر اور انتظامیہ کے نام بذریعہ انتخاب تجویز کر کے منظوری کے لیے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش کرتے ہیں۔ صدر کی انتظامیہ میں جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال، سیکرٹری تجنید، سیکرٹری ضیافت، سیکرٹری صحتِ جسمانی وغیرہ شامل ہیں۔

یہ سال TICOSA کے انتخابات کا سال تھا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال) کو انتخاب کے لیے نمائندہ مقرر فرمایا۔ لہٰذا اس اجلاس کے درمیان انتخاب کی کارروائی بھی عمل

میں لائی گئی۔

ممبران کی ایک کثیر تعداد نماز مغرب سے قبل اسلام آباد پہنچ چکی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد ممبران مسرور ہال میں پہنچ گئے۔ محترم مبارک احمد ظفر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے انتخاب کے قواعد پڑھ کر سنائے اور کچھ نصائح یوں کیں:

اللہ تعالیٰ نے کسی بھی عہدے یا ذمہ داری کے انتخاب کیلئے قرآن کریم میں منتخب کرنے والوں اور منتخب ہونے والوں کیلئے جو آفاقی اور بنیادی اصول بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰٓى أَهْلِهَا ۙ
وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ
إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۵۹﴾

یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔

- اگر ہر قسم کے انتخابات کے وقت ایمانداری کے ساتھ اسلام کے اس بنیادی اور آفاقی اصول کو مدنظر رکھیں تو آج دنیا کے مختلف ممالک کی عوام اپنے حکمرانوں کی نا اہلی اور بد انتظامی کی وجہ سے جس بے چینی اور بے اطمینانی سے دوچار ہوتے ہیں وہ نہ ہوں۔
- آج کے انتخاب میں بھی یہی اُمید رکھی جاتی ہے کہ آپ سب قرآن کریم کے اس بیان فرمودہ اصول کو مدنظر رکھیں گے۔ اب جو انتظامیہ کی طرف سے مقرر کردہ قواعد وضوابط ہیں وہ بھی پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔
- ایسوسی ایشن کے تمام ممبران ووٹ دینے کے اہل ہیں۔
- یہ الیکشن دو سالوں کیلئے ہوں گے۔ صدر تین ٹرمز سے زیادہ منتخب نہیں ہوسکتا۔ تاہم باقی عہدوں کیلئے یہ شرط نہیں ہے۔
- ووٹ Show of hand کے ذریعہ ہی ہوگا۔
- Canvassing کی اجازت نہیں ہے۔
- انتخابات کے نتائج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائے جائیں گے اور حتمی فیصلہ حضور انور ہی فرمائیں گے۔
- چونکہ مبارک احمد صدیقی صاحب تین ٹرمز پوری کر چکے ہیں اس لئے قاعدہ کے مطابق ان کا نام تو پیش نہیں ہوسکتا۔ لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ان کا نام بھی اس انتخاب میں بطور صدر پیش ہو سکے گا۔ اس لئے جو دوست ان کا نام بطور صدر پیش کرنا چاہیں، وہ بخوشی پیش کر سکتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریب میں شمولیت کے لیے نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد ایوانِ مسرور میں رونق افروز ہوئے۔ حضورِ انور کے تشریف لانے پر اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو کہ مکرم حافظ مسعود احمد صاحب نے کی۔ مکرم مرزا عبد الباسط صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام مترنّم پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم مبارک احمد صدیقی صدر TICOSA برطانیہ نے مختصر طور پر گزشتہ چھ سال کی مساعی کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ TICOSA برطانیہ کو ساؤ ٹومے میں پرائمری سکول تعمیر کرنے کی توفیق ملی جس میں اس وقت 350 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح بورکینا فاسو میں مسرور کالج کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ صدر صاحب نے بتایا کہ فروری 2019ء میں TICOSA جرمنی اور یوکے کے مابین باسکٹ بال کا ٹورنامنٹ کروایا گیا۔ اسی طرح گزشتہ سالوں کے دوران صحبتِ صالحین کے تحت متعدد نشستیں منعقد کی گئیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے آج کے انتخاب کے نتائج کے بارے میں فرمایا کہ میں نے مبارک صدیقی صاحب کا نام پیش کرنے کی منظوری دے دی تھی اور انہی کے زیادہ ووٹ ہیں۔ نیز مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کو منظور شدہ انتظامیہ کا اعلان فرمانے کا ارشاد فرمایا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ چار سال پہلے مورخہ 6 مارچ

کو ہونے والے TICOSA کے انتخابات کی صدارت حضورِ انور نے ازراہِ شفقت خود فرمائی تھی۔

بعد ازاں حضور پُرنور نے محفل سے مختصر دورانئے کے خطاب میں ازراہِ شفقت TICOSA کے پراجیکٹس کی تعریف فرمائی اور انہیں افریقہ کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی خدمتِ انسانیت کے کام مزید بہتر طور پر اور بڑے پیمانے پر کرنے کی تحریک فرمائی۔

عشائیہ سے پہلے مکرم مبارک صدیقی صاحب نے اپنے منظوم کلام میں سے چند اشعار حاضرین کی خدمت میں پیش کیے۔ بعد ازاں نو بجے کے قریب حضورِ انور نے دعا کے ساتھ اس تقریب کا باقاعدہ اختتام فرمایا۔

تقریبِ عشائیہ کے بعد اگلا مرحلہ گروپ تصاویر کا تھا۔ چنانچہ حضورِ انور ایوانِ مسرور میں تصاویر کے لیے مخصوص کیے جانے والے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں پر TICOSA کی انتظامیہ، ساٹھ سال اور اس سے اوپر کی عمر کے ممبران، ایسوسی ایٹ ممبران اور تقریب میں موجود تمام احباب کی الگ الگ تصاویر ہوئیں۔ اس کے بعد حضورِ انور کی خصوصی اجازت کے ساتھ جرمنی میں ہونے والے باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں اوّل پوزیشن لینے والی ٹیم کی تصویر ہوئی۔ آخری تصویر میں تعلیم الاسلام کالج میں پڑھانے والے بعض اساتذہ شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ TICOSA کے لیے حضور انور کی آمد مبارک فرمائے اور اس ایسوسی ایشن کو حضور انور کے منشاءِ مبارک کے مطابق بہترین انداز میں خدمتِ انسانیت کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

> ”درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو“
>
> (حضرت مسیح موعودؑ، ملفوظات، جلد ۳، صفحہ ۳۸)

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے سالانہ اجلاس میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ممبران کو قیمتی نصائح

”ماشاء اللہ.. یہ رپورٹ بتا رہی ہے کہ اس دفعہ آپ نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں۔ اچھے کام تو کرتے ہوں گے پہلے بھی لیکن بڑے کام کئے ہیں۔ ایک اسکول بنا کر دیا ہے۔ اور اس کو اب جاری رکھنا چاہیئے۔ اسکول بنا کر یہ نہ سمجھیں کہ تعلیم الاسلام کالج یونین نے جو کام کرنا تھا، کرلیا ہے۔ افریقہ میں اور بھی اسکولوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ اسپتالوں کی ضرورت ہے۔ پرائمری اسکول بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ اور بھی بہت سارے دوسرے پراجیکٹس ہیں۔ مسجدیں ہیں، اس میں اگر آپ حصہ ڈالنا چاہیں تو ڈالنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں جو ہیں طلباء ٹی آئی اسکول کے۔ نظارت تعلیم کے ذریعہ بھی اسکالر شپ دیتے ہیں کہ نہیں۔ (عرض کیا: جی حضور) فرمایا: اچھا... اسکو بھی جاری رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق بھی دیتا رہے۔“

مجلس عاملہ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ برائے سال 2020-2021ء

گزشتہ دنوں ایسوسی ایشن کے سالانہ ڈنر کے موقع پر آئندہ دو سالوں کیلئے عہدیداران کے انتخاب ہوئے تھے۔ اس کی رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی اور ازراہ شفقت حضور انور نے منظوری فرمائی ہے۔

منظور شدہ عہدیداران کی فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کیلئے مبارک فرمائے اور احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

مبارک صدیقی
صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن، برطانیہ

1-	صدر	مکرم مبارک صدیقی صاحب
2-	نائب صدر	مکرم بشیر اختر صاحب
3-	جنرل سیکرٹری	مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب
4-	سیکرٹری مال	مکرم منان اظہر صاحب
5-	سیکرٹری تجنید	مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب
6-	سیکرٹری تقریبات	مکرم ظہیر جتوئی صاحب
7-	سیکرٹری ضیافت	مکرم مرزا عبدالرشید صاحب
8-	سیکرٹری سپورٹس	مکرم رانا عرفان احمد صاحب
9-	سیکرٹری اشاعت	مکرم سیّد نصیر احمد صاحب
10-	سیکرٹری ایسوسی ایٹ ممبرز	مکرم میر شفیق صاحب

حضرت معاذ بن عبد اللہؓ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شدید اندھیری رات میں بارش تھی تو ہم رسول کریم ﷺ کے پاس گئے تاکہ آپؐ دعا کریں۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: پڑھو! میں چپ رہا۔ آپؐ نے پھر فرمایا: پڑھو! تو میں چپ رہا! پھر آپؐ نے فرمایا: پڑھو! تو میں نے عرض کیا کہ کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور معوّذ تین (سورۃ فلق اور ناس) ہر شام اور ہر صبح کو تین تین بار پڑھ لیا کرو۔ یہ ہر چیز کے مقابل تمہارے لئے کافی ہو جائے گی۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہؐ)

محترم چوہدری محمد علی مضطر صاحب کے ساتھ خاکسار کی پہلی ملاقات کا ذکر۔ مبارک صدیقی

برطانیہ میں گرمیوں کا خوشگوار موسم تھا۔ بیت الفتوح مسجد میں نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد میں اور میرے عزیز دوست زاہد ندیم صاحب جو جرمنی سے تشریف لائے ہوئے تھے دیر تک بلکہ رات گئے تک کار پارک میں بیٹھے اپنے پیارے شہر کی باتیں کرتے رہے۔ زاہد ندیم صاحب سے غیر رسمی گفتگو کی میری یہ پہلی نشست تھی اس سے پہلے ایم ٹی اے پر ہی انہیں دیکھا سنا تھا۔ دوران گفتگو بزرگ شخصیت اور عہد ساز شاعر محترم چوہدری محمد علی صاحب کی شفقتوں کا ذکر چل نکلا۔ ندیم صاحب محترم چوہدری صاحب کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کا اور چوہدری صاحب کی شفقتوں کا ذکر کر رہے تھے۔ میں سراپا شوق بڑے رشک سے انکی باتیں سن رہا تھا۔

میں نے بھی ایک واقعہ بتایا کہ ایک مرتبہ میں شہرِ عزیز گیا۔ شام ہوئی تو میں پیدل ہی ان گلیوں میں پھرتے ہوئے لطف اندوز ہونے لگا کہ کیسے بچپن میں ہم ان گلیوں سے گزرا کرتے تھے۔ چلتے چلتے دیکھا کہ ایک کوٹھی نما گھر کے سامنے سفید رنگ کی ٹویوٹا کار میں ایک نوجوان کسی کا منتظر تھا۔ مجھے دیکھ کے وہ نوجوان کار سے نکلا اور تعجب سے کہنے لگا آپکی صورت انتخاب سخن والے مبارک صدیقی صاحب سے ملتی ہے۔ میں نے عرض کی کہ وہی ہوں۔ کمال صاف گو اور راست باز نوجوان تھا۔ جھجکتے ہوئے کہنے لگا آواز بھی مبارک صدیقی کی ہے لیکن حلیہ وہ نہیں لگ رہا۔ چونکہ میں یہی سننے کا عادی ہوں اس لئے مجھے تعجب نہ ہوا۔ (محترم عبدالکریم قدسی صاحب بھی جب پہلی بار لندن تشریف لائے تو خاکسار محمود ہال میں وقار عمل کر رہا تھا۔ میرا نام پوچھنے لگے میں نے جب بتایا تو کہنے لگے کیا لندن میں دو مبارک صدیقی ہیں۔ ایک تو وہ ایم ٹی اے والے بھی ہیں؟) خاکسار نے عرض کی کہ یہ عاجز جان بوجھ کے سادہ پھرتا ہے کہ کہیں نظر نہ لگ جائے۔)

بہر حال بات ہو رہی تھی چوہدری محمد علی صاحب کے گھر کے باہر کھڑے اس صاف گو نوجوان کی۔ میرے پوچھنے پر کہنے لگا کہ چوہدری محمد مضطر صاحب نے کسی شادی میں بطور مہمان جانا

ہے،انہیں لینے آیا ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اسی بہانے اتنی بزرگ دعا گوشخصیت سے زندگی میں پہلی بار ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے گا۔

محترم چوہدری صاحب باہرتشریف لائے تو خاکسار نے عقیدت سے بڑھ کے سلام کیا۔فوراً پہچان گئے اور بہت شفقت اور دلنوازی سے گلے لگا کے ملے۔ کچھ دیر تک ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کا حال احوال اشکبار آنکھوں سے دریافت فرماتے رہے۔ پھرفرمانے لگے کہ میں ایک شادی میں جارہا ہوں۔ میں انکا مہمان ہوں آپ میرے مہمان ہیں،اس لیے میرے ساتھ چلیں۔ میں نے عرض کی کہ میرے لئے تو بہت سعادت ہے لیکن میں پچھلے کئی گھنٹوں سے ان بابرکت گلیوں کی اُڑتی دھول میں پیدل پھر رہا ہوں۔ میرا حلیہ شادی میں جانے والا ہرگز نہیں۔کمال شفقت سے مجھے چپ چاپ کار میں بیٹھنے کا حکم دیا۔

راستے میں امام وقت کی عنایات کا برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے مجھے انکے ہونٹ لرزتے اور پورا جسم کانپتا اور آنکھیں اشکبار دکھائی دے رہی تھیں۔امام وقت ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کی محبت میں ایسے سرشار تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ محبت سے انکا دل پھٹا جارہا ہے اور اگر حضور سامنے ہوں تو ممکن ہے فرط جذبات سے وہ حضور کے پاوں سے لپٹ جائیں۔

شادی والے گھر پہنچے تو دراز قد اور وجیہہ شخصیت کے مالک دولہے نے آگے بڑھ کے محترم چوہدری صاحب کا والہانہ استقبال کیا۔چوہدری صاحب میری طرف اشارہ کرتے ہوئے استقبال کرنے والوں کوفرمانے لگے کہ آج میں آپکے لیے یہ تحفہ لایا ہوں۔ پھر مجھے وہاں مہمانوں کے علاوہ دولہے سے بھی ملنے کا موقع ملا اور شادی کی تقریب کے دوران بھی محترم چوہدری صاحب خلافت کی برکات کا ذکر فرماتے رہے۔

شادی سے واپسی پر مجھے کہیں اور جانا تھا میں نے کار چلانے والے نوجوان کو کہا کہ بس مجھے ریلوے پھاٹک کے قریب اتار دیں آپ سیدھے اپنے راستے پر جائیں میں پیدل ہی چلا جاوں گا۔چوہدری صاحب کی شفقت کہ کہانہیں ہم آپکو وہاں تک چھوڑ آتے ہیں۔راستے میں میں نے عرض کی کہ مجھے دعا میں ضروریاد رکھیں۔فرمانے لگے دعا کے لئے صرف اس بابرکت وجود کوکہیں جنہیں میں بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں اور جن کی دعاوں کی قبولیت کے نظارے،ہم سب دیکھتے ہیں۔

اس دن مجھے معلوم ہوا کہ نامورلوگ یونہی نامورنہیں ہوتے۔

محترم چوہدری صاحب کی شفقت میرے دل پرنقش ہوگئی اور اب ہمیشہ ان کا نام سنتے ہی دل سے دعا نکلتی ہے۔ویسے نیکی کوئی بھی کسی کی نہیں بھولتا یہ الگ بات ہے کہ وہ اظہار نہ کرے۔میرا واقعہ ختم ہو چکا تھا اور میں انتظار کر رہا تھا کہ اب ندیم صاحب کی باری ہے۔زاہدندیم صاحب کے چہرے پر ایک پراسرارقسم کی مسکراہٹ چمک رہی تھی۔واقعہ ختم ہوا تو زاہدندیم صاحب کہنے لگے کہ آپکو پتہ ہے وہ دولہا کون تھا۔میں نے کہا کہ نہیں لیکن بھلا نوجوان معلوم ہوتا تھا۔ندیم صاحب کہنے لگے وہ دولہا خاکسار عاجز زاہدندیم تھا جو اس وقت آپکی کار میں آپکے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔کہنے لگے میرے پاس اس موقع کی تصویر بھی موجود ہے،جب آپ محترم چوہدری محمد علی صاحب کے ہمراہ میری شادی میں شریک ہوئے تھے اور وہ تصویر میں کچھ عرصہ قبل آپکو بجھوا بھی چکا ہوں۔

سخاوت کی بہترین مثال

”بھائی مجھےتھوڑا سا شہد دے دیں.. مجھے شدید ضرورت ہے،مجھے ایک بیماری ہے،اس کا علاج شہد سے ممکن ہے۔“

”افسوس! میرے پاس اس وقت شہد نہیں ہے،ویسے شہد آپ کومل سکتا ہے.. لیکن آپ کو کچھ دور جانا پڑیگا،ملک شام سے ایک بڑے تاجر کا تجارتی قافلہ آرہا ہے۔وہ تاجر بہت اچھے انسان ہیں۔مجھے امید ہے وہ آپ کی ضرورت کے لیے شہد ضرور دے دیں گے۔“

ضرورت مند نے ان کا شکریہ ادا کیا اور شہر سے باہر نکل آیا تا کہ قافلہ وہاں پہنچے تو تاجر سے شہد کے لیے درخواست کر سکے۔آخر قافلہ آتا نظر آیا۔وہ فوراً اُٹھا اوراس کے نزدیک پہنچ گیا۔اس قافلے کے امیر کے بارے میں پوچھا۔لوگوں نے ایک خوبصورت اور بارونق چہرے والے شخص کی طرف اشارہ کر دیا۔اب وہ ان کی خدمت میں

حاضر ہوا اور بولا:

’’حضرت! میں ایک بیماری میں مبتلا ہوں۔ اس کے علاج کے لیے مجھے تھوڑے سے شہد کی ضرورت ہے۔ انھوں نے فوراً اپنے غلام سے فرمایا:

’’جس اونٹ پر شہد کے دو مٹکے لدے ہیں، ان میں سے ایک مٹکا اس بھائی کو دے دیں۔‘‘

غلام نے یہ سن کر کہا: ’’آقا! اگر ایک مٹکا اسے دے دیا تو اونٹ پر وزن برابر نہیں رہ جائیگا۔‘‘

یہ سن کرانھوں نے فرمایا: ’’تب پھر دونوں مٹکے انھیں دے دیں۔‘‘

یہ سن کر غلام گھبرا گیا اور بولا: ’’آقا! یہ اتنا وزن کیسے اٹھائے گا؟‘‘

اس پر آقا نے کہا: ’’تو پھر اونٹ بھی اسے دے دو۔‘‘

غلام فوراً دوڑا اور وہ اونٹ مٹکوں کے ساتھ اس کے حوالے کر دیا۔ وہ ضرورت مند ان کا شکریہ ادا کر کے اونٹ کی رسی تھام کر چلا گیا۔ وہ حیران بھی تھا اور دل سے بے تحاشہ دعائیں بھی دے رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا، یہ شخص کس قدر سخی ہے، میں نے اس سے تھوڑا سا شہد مانگا۔ اس نے مجھے دو مٹکے دے دیے۔ مٹکے ہی نہیں، وہ اونٹ بھی دے دیا جس پر مٹکے لدے ہوئے تھے۔

اِدھر غلام اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آقا نے غلام سے کہا: ’’جب میں نے تم سے کہا کہ اسے ایک مٹکا دے دو تو تم نہیں گئے، دوسرا مٹکا دینے کے لیے کہا تو بھی تم نہیں گئے، پھر جب میں نے یہ کہا کہ اونٹ بھی اسے دے دو تو تم دوڑتے ہوئے چلے گئے۔ اس کی کیا وجہ تھی۔‘‘

غلام نے جواب دیا: ’’آقا! جب میں نے یہ کہا کہ ایک پورا مٹکا دینے سے اونٹ پر وزن برابر نہیں رہیگا تو آپ نے دوسرا مٹکا بھی دینے کا حکم فرمایا، جب میں نے یہ کہا کہ وہ دونوں مٹکے کیسے اٹھائے گا تو آپ نے فرمایا کہ اونٹ بھی اسے دے دو۔ اب میں ڈرا کہ اگر اب میں نے کوئی اعتراض کیا تو آپ مجھے بھی اس کے ساتھ جانے کا حکم فرما دیں گے۔ اس لیے میں نے دوڑ لگا دی۔‘‘

اس پر آقا نے کہا: ’’اگر تم اس کے ساتھ چلے جاتے تو اس غلامی سے آزاد ہو جاتے۔ یہ تو اور اچھا ہوتا۔‘‘

جواب میں غلام نے کہا: ’’آقا! میں آزادی نہیں چاہتا، اس لیے کہ آپ کو تو مجھ جیسے سینکڑوں غلام مل جائیں گے، لیکن مجھے آپ جیسا آقا نہیں ملیگا۔ میں آپ کی غلامی میں رہنے کو آزادی سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔

خلافت ثانیہ کا مبارک دور

خلافت ثانیہ کا مبارک دور 14 مارچ 1914ء کو شروع ہوا اور 8 نومبر 1965 کو ختم ہوا۔ یہ ایک تاریخ ساز دور تھا حضرت مصلح موعودؓ نے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے جس نے جماعت کی علمی و روحانی ترقی اور تعلیم و تربیت میں نہایت اہم کردار ادا کیا ور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ جماعت کامیابی و کامرانی کے ساتھ فتح و نصرت کی نئی منزلوں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی مقبول دعاؤں کا عظیم ثمرہ تھے۔ آپ کا وجود قبولیت دعا کا ایک زندہ اور مجسم معجزہ تھا۔ دعاؤں کے ساتھ آپ کو ایک عجیب نسبت تھی اپنی جماعت کے نام ایک پیغام میں فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے قدم کو ڈگمگانے سے محفوظ رکھے۔ سلسلہ کا جھنڈا نیچا نہ ہو۔ اسلام کی آواز پست نہ ہو، خدا کا نام ماند نہ پڑے، قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ اور خود عمل کرو اور دوسروں سے عمل کراؤ۔ زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں ہوتے رہیں۔ خلافت زندہ ہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔ صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تمہارا ہو اور تم اس کے ہو۔ آمین‘‘

(الفضل 11 نومبر 1965)

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے

2020ء

جامعہ احمدیہ یوکے کی درجہ ممہدہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ (تحریری امتحان وانٹرویو) 15اور 16جولائی 2020ء کو انشاءاللہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ہوگا۔ داخلہ ٹیسٹ میں شمولیت کے قواعد حسب ذیل ہیں:۔

تعلیمی معیار

درخواست دہندہ کے کم از کم چھ مضامین میں جی سی ایس ای (GCSE) کم از کم تین مضامین میں اے لیولز (A-Levels) یا اس کے مساوی تعلیم میں C گریڈ سے کم گریڈ یا 60% سے کم نمبر نہ ہوں۔

عمر

جی سی ایس ای (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 17 سال اور اے لیولز (A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 19 سال ہونی چاہیئے۔

میڈیکل سرٹیفکیٹ

درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی طرف سے میڈیکل سرٹیفکیٹ انگریزی زبان میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونا چاہیئے۔

تحریری ٹیسٹ وانٹرویو

درخواست دہندہ کا ایک تحریری ٹیسٹ اور ایک انٹرویو ہوگا۔ جس میں سے ہر دو میں پاس ہونا لازمی ہے۔ انٹرویو کیلئے صرف اسی کینڈیڈیٹ کو بلایا جائے گا جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائے گا۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کیلئے قرآن کریم ناظرہ، وقف نو سلیبس اور انگریزی وار دو زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا بنیادی نصاب ہوگا۔ تاہم ترجمہ قرآن کریم اور کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی کینڈیڈیٹ کا اس طور پر جائزہ لیا جائے گا کہ اس میں ان کے پڑھنے کا رجحان موجود ہے کہ نہیں۔

درخواست دینے کا طریق

درخواست، متعلقہ درخواست فارم پر درج ذیل دستاویزات کے ساتھ ہی قابل قبول ہو گی، <u>نامکمل درخواست پر کارروائی نہیں کی جائے گی</u>:۔

۱۔ درخواست فارم مع تصدیق نیشنل امیر صاحب۔

۲۔ درخواست دہندہ کی صحت کی بابت میڈیکل سرٹیفکیٹ (بزبان انگریزی)۔

۳۔جی سی ایس ای/اے لیولز کے سرٹیفیکیٹ کی مصدقہ نقل۔ نتیجہ کے انتظار کی صورت میں سکول یا ٹیوٹر کی طرف سے متوقع گریڈز(Projected Grades)پر مشتمل خط۔

۴۔پاسپورٹ کی مصدقہ نقل۔

۵۔درخواست دہندہ کی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

۶۔درخواست دہندہ کے برتھ سرٹیفیکیٹ کی مصدقہ نقل۔

متفرق ہدایات

۱۔درخواست میں کینڈیڈیٹ کے نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔

۲۔مصدقہ درخواست جامعہ احمدیہ یوکے میں 30مئی 2020ءتک پہنچنی لازمی ہے،اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جائے گی۔

۳۔جامعہ احمدیہ یوکے کا ایڈریس درج ذیل ہے:۔

Jamia Ahmadiyya UK
Branksome Place
Hindhead Road
Haslemere
GU27 3PN
Tel: +44(0)1428647170
+44(0)1428647173
Mob:+44(0)7988461368
Fax: +44(0)1428647188

۴۔رابطہ کیلئے جامعہ احمدیہ کے اوقات سوموار تاہفتہ صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے)

شرائطِ بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے 12 جنوری 1889ء میں ایک اشتہار بعنوان ''تکمیلِ تبلیغ'' شائع فرمایا جس میں وہ دس شرائط بیعت جو جماعت میں مشہور و معلوم ہیں اوراب ہر بیعت فارم پر چھپی ہوئی ہوتی ہیں، تحریر فرمائیں اور وہ یہ ہیں۔

اوّل:

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:

یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:

یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خداتعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم:

یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:

یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسُر اور نعمت اور بلا میں خداتعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:

یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:

یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:

یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت درمعروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

Goldsmith since 1940
114 London Road, Morden,
Surrey, SM4 5AX
Tel: 0208 5406101
Mob: 07717831652
Doll's
Jewellery & Boutique
www.dollsltd.com
Jamaat 22 ct Gold Jewellery available Gold price only no making, no polish, nothing extra
Diamond rings professional...
...Platinum, White gold and Yellow Gold
22ct Gold rings
Laser engraved with English Translation
Bridal Wear
22ct Gold Jewellery
for all Occasions
It's your choice
Coats
We have our own range of coats. See the new collection in store..
MENS Eternal rings and other styles with laser engraved wording and English translation inside

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ

پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ (البقرة: 149)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ ٹارگٹ

1000

واقفین عارضی

سکیم میں 30 جون 2020 سے پہلے شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں

Temporary Devotion- A Way of Reforming the Inner-Self

ذکر الٰہی
ZIKRE ILAHI

تربیت
TARBIYYAT

تبلیغ
TABLIGH

تعلیم القرآن
TALIMUL QUR'AN

آپ اپنی سہولت کے تحت دو ہفتے یا ایک ہفتہ یا تین دن کیلئے

وقف عارضی سکیم میں حصہ لے سکتے ہیں

براہ مہربانی آن لائن فارم پُر کریں یا اپنی جماعت کے صدر صاحب سے فارم حاصل کریں

www.nqc.org.uk

شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی یو کے

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن

info@nqc.org.uk

بُشریٰ لَکُمْ

Waqfe Arzi

Temporary Devotion- A Way of Reforming the Inner-Self

تعلیم القرآن — TALIMUL QUR'AN
تبلیغ — TABLIGH
تربیت — TARBIYYAT
ذکرالٰہی — ZIKRE ILAHI

Snapshot of Waqfe Arzi Rules

Application:

Every participant shall fill in the application form online at www.nqc.org.uk at least two weeks before the start date.

Period of Waqf:

The duration of Waqfe Arzi (short-term dedication) can range from a minimum of three days to a maximum of six weeks. You can take part as is convenient for you.

Expenses:

Waqfe Arzi is done at one's own expense. Every participant shall be responsible for his/her travel and food expenses. However, accommodation will be provided in the mosque or mission house free of cost .

Where to Go:

The Centre will decide the most appropriate place according to one's own circumstances. Lajna members can do their Waqfe Arzi locally. (Further detail is in the booklet).

What to Do:

The devotee shall spend his/her time in Zikre Ilahi (remembrance of Allah), offering Tahajjud prayers in addition to obligatory prayers, recitation of the Holy Qur'an, teaching of the Holy Qur'an, visiting the sick and elderly people, Tarbiyyat and Tabligh activities and promoting Waqfe Arzi scheme in cooperation with and under the direction of the president of the delegated Jama'at. Further details can be found at www.nqc.org.uk/waqf-e-arzi.

National Talimul-Qur'an & Waqfe Arzi Dept.

Ahmadiyya Muslim Association UK

info@nqc.org.uk

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ

Vie with each other in good deeds. (2:149)

Be among the

1000 Waaqfeen Arzi

by the end of June 2020 Insha-Allah

A target given by Huzoor Aqdas (ABA)

Temporary Devotion- A Way of Reforming the Inner-Self

تعلیم القرآن — TALIMUL QUR'AN

تبلیغ — TABLIGH

تربیت — TARBIYYAT

ذکر الٰہی — ZIKRE ILAHI

Please apply online for the period of

Two Weeks/One Week/Three Days

www.nqc.org.uk

National Talimul-Qur'an & Waqfe Arzi Department

Ahmadiyya Muslim Association UK

info@nqc.org.uk